وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا

اور جب تم لوگوں (میں سے کچھ) نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے
(البقرۃ)

واقعۂ کربلا اور اس کے متعلقات پر پانچ بہترین خطبات کا مجموعہ

# خطباتِ محرم

سیدنا حسینؓ
اور اہلبیتِ رسولؐ

واقعۂ کربلا اور
چند شبہات

سیدنا معاویہؓ
اور ولیعہدی یزید

رسوماتِ محرم و
قاتلین حسینؓ

سیدہ اُمامہ
بنت ابو العاصؓ

احسان کریم حیدری

مکتبہ خلافت راشدہ
سلام مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی

Scanned with CamScanner

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ط

اور جب تم لوگوں (میں سے کچھ) نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے
(البقرۃ)

واقعۂ کربلا اور اس کے متعلقات پر پانچ بہترین خطبات کا مجموعہ

# خطباتِ محرم

سیدنا حسینؓ اور اہلبیتِ رسولؐ

واقعۂ کربلا اور چند شبہات

سیدنا معاویہؓ اور ولیعہدی یزید

رسوماتِ محرم و قاتلین حسینؓ

سیدہ اُمامہ بنت ابو العاصؓ

احسان کریم حیدری

مکتبۂ خلافتِ راشدہ
سلام مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب:............................خطبات محرم

مؤلف : ..............................احسان کریم حیدری

کل صفحات:..................................۱۱۴

بااہتمام :.................................... مولانا فتح دین انڈھڑ، محمد کلیم حسینی

ناشر:........................................ مکتبہ خلافت راشدہ دکان نمبر ۱۳

سلام مارکیٹ نزد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

آل عمران پرنٹنگ پریس

فون: 4575080

## ملنے کے پتے

۱:.....مکتبہ عثمانیہ نزد گورنمنٹ ہائی اسکول جام پور ضلع راجن پور۔

۲:.....آفتاب دینی کیسٹ ہاؤس بھٹی چوک جام پور ضلع راجن پور۔

۳:.....عظیم کتاب گھر بلاک نمبر ۱۰ ڈیرہ غازی خان۔

۴:.....نیو قرآن پاک ہاؤس شاہی بازار پنو عاقل ضلع سکھر۔

۵:.....مکتبہ الحبیب دکان نمبر ۳ سلام کتب مارکیٹ نزد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۶:.....مکتبہ البنوریہ نزد جامع بنوری ٹاؤن کراچی۔

۷:.....ادارہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد۔

Scanned with CamScanner

# انتساب

اپنے شفیق و قابل صد احترام والدین کے نام!
جنہوں نے گونا گوں مسائل کے باوجود مجھے علوم دینیہ
کی تکمیل کا موقع عنایت فرمایا۔

اپنے ان مکرم اساتذہ و شیوخ کے نام! جنہوں
نے مجھ ناکارہ کو دینی علوم پڑھائے اور سمجھائے۔

امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور
قائدین کرام کے نام جنہوں نے چڑیا کے بچوں کو عقابی
بال و پر عطا کر کے مجھ جیسے عاجز و کمزور انسان کو بھی حق
گوئی کا حوصلہ دیا۔

اللہ رب العزت مجھے و میرے والدین گرامی و
اساتذہ و شیوخ اور معزز قائدین کو دارین کی کامیابی کو
کامرانی نصیب فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

Scanned with CamScanner

# سچ بتا اے تعزیہ دار شہید کربلاؑ

سچ بتا اے تعزیہ دار شہید کربلاؑ
تیری اس رسم غیر اسلامی کا ہے ، مقصد کیا؟
تو نے سوچا بھی کبھی اے پیرو ابن علیؓ
کیا غلامان امامت کا طریقہ ہے یہی؟
اپنی ہستی کو کیا ہے تو نے وقف شور وشین
کیا یہی تھی! تجھکو تعلیم امام المشرقینؑ؟
آخری دم تک رہا جو حاملِ صبرو رضا
کیا اسی کے واسطے ہے! یہ تیری آہ و بکا ؟
جس نے سارے خاندان کو کردیا حق پہ نثار
اے گریباں چاک کیا تو ہے اسی کا سوگوار ؟
مسکرادیتا تھا جو دشمن کے ہر ایک وار پر
کیا! اسی کے واسطے تو پیٹتا ہے اپنا سر ؟
ننھے بچے کی شہادت پہ نہ رویا جو کبھی
کیا! اسی پہ کررہا ہے آج تو نوحہ خوری؟
جو جوان بیٹے کو گھائل دیکھ کر صابر رہا
پڑھ رہا ہے آج تک! کیا تو اسی کا مرثیہ؟
ظلم سہہ کر بھی کبھی جن بیبیوں نے اُف نہ کی
کیا! انہی کے سوگ میں ہے آج یہ حالت تیری؟
صبر سے جو دیکھتی تھیں ماہ پاروں کا لہو
نوحہ گر ہے کیا انہی کا نام لیکر کوبہ کو؟
شرم کر اس تعزیہ داری پر تجھ کو ناز ہے
بت شکن تھے ابن حیدرؓ اور تو بُت ساز ہے

Scanned with CamScanner

# تقریظ

## استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت علامہ عبدالحیؒ صاحب

(فاضل دیو بند و لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے کہ ہر انسان ازدواجی زندگی میں منسلک ہوتا ہے اس کی نسبت میں توافق طبع اور مذہبی وحدت لازمی جز ہے کیوں کہ اسلام میں مشرک کے ساتھ نکاح کا تصور بھی نہیں ہے۔ اور ''الطیبات للطیبین'' واضح ہے۔

اگر بقول بعض افتراق پیدا کرنے والوں کے بنی امیہ اور بنی ہاشم میں اسلام کے بعد سلسلہ بغض وعناد اور مخالفت ہوئی تو معصومہ دو جہاں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا علیؓ کو سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا (جو بنی امیہ کے خاندان کی چشم و چراغ تھیں) کے نکاح کا کیوں مشورہ دیتیں اور یہ انتخاب کیوں کرتیں؟

اور اگر کھچاؤ، بغض یا مخالفت ہوتی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس مشورہ کو کیوں قبول کرتے۔ قرآن مجید آپ ۱۰۳ آل عمران ۴۔۷ پر نگاہ فرمائیں

اذا کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا۔الخ؟

تاریخ کی روشنی میں جب دیکھا جائے تو خود سرکار دو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین معصومہ صاحبزادیاں خاندان بنی امیہ کو دیں اور اسی وجہ سے سیدنا عثمان بن عفان ''ذی النورین'' کا خطاب ملا (جس طرح نہج البلاغہ میں ہے) اور تینوں رسول مقبول علیہ السلام کی حقیقی بنات تھیں اس تناظر میں دیکھنے کے بعد معلوم ہوا سیدنا علیؓ

Scanned with CamScanner

اور سیدنا عثمانؓ وسیدنا ابوالعاص وسیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ زینب وغیرہ میں نہ صرف محبت تھی بلکہ وہ رشتہ داری کی وجہ سے مستقبل کی توقعات بھی ایک دوسرے سے وابستہ کر چکے تھے۔

کیا سیدہ اسماء بنت عمیس زوجہ جعفر طیارؓ بعد شہادت حضرت طیارؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عقد نکاح میں نہیں آئیں؟ اور پھر یہ خاتون بعد رحلت سیدنا ابوبکرؓ کے حضرت علی کے رشتہ ازدواج میں نہیں آئیں؟

یہ "**رحماءبینھم**" کا عملی ثبوت ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الالباب** تو سیدہ امامہؓ کا نظام حضرت علی سے نکاح ان سب مفروضہ توہمات ختم کر دیتا ہے اور "**الف بین قلوبکم**" کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

نیز عزیز مولف کے چار خطبات جو شہادت حسینؓ اور واقعہ کربلا سے متعلق ہیں وہ بھی نگاہوں سے گزرے ان میں آل رسولؐ، خلفائے ثلاثہؓ، ازواج مطہراتؓ، اور خاندان علیؓ کے درمیان جن تعلقات کی نقاب کشائی کی گئی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ خطباء اور واعظین کے لئے یہ خطبات ایک علمی سرمایہ ثابت ہوں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف کے علم میں اضافے فرمائے اور ان خطبات کو مؤلف کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

محمد عبدالحیٔ عفی عنہ
فاضل دیوبند و لکھنؤ
خطیب جامع مسجد محمدی جام پور
ضلع راجن پور

Scanned with CamScanner

# تقریظ

## حضرت مولانا عبدالغفور ندیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

راہنما سپاہ صحابہؓ صوبہ سندھ وخطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ

اہل اسلام اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں، کہ اللہ رب العزت نے انہیں مکمل واکمل دین عطا کیا ہے، جس میں اب کسی اضافے یا کمی کی قطعاً گنجائش نہیں، لیکن دین سے ناواقف بعض کم شل واعظین نے اپنے من پسند افکار کو بہترین لفاظی کر کے دین میں شامل کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے، جس کی وجہ سے عوام الناس عجیب تذبذب کا شکار ہیں، اور ان کے لئے اصل اور نقل کی پہچان مشکل ہوگئی ہے، تاہم اس دور پرفتن میں ایسے حق گو اور حقیقت شناس علماء کی بھی کمی نہیں، جو احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیکر صحیح اور شفاف تعلیمات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا کو مطلع کر رہے ہیں۔

زیر نظر خطبات میں مصنف نے محرم کے فضائل ومناقب جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں، بیان کرنے کے ساتھ ساتھ محرم کے حوالے سے رائج ہونے والی رسومات کی حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے، اور نواسئہ رسول، جگر گوشئہ بتول حضرت سیدنا حسین بن علیؓ کے فضائل ومناقب اور سیرت وکردار پر بھی تحقیقی گفتگو کی ہے، جس سے عوام الناس کے ذہنوں میں پائے جانے والے فاسد خیالات کا سد باب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ خطبات جہاں ابھرتے ہوئے خطباء وواعظین اور مقررین کیلئے گرانقدر سرمایہ ہیں، وہاں عوام الناس کی ذہنی الجھنوں کے تدارک کیلئے بھی مشعل راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

میری دعاء ہے، کہ خداوند عالم مصنف کی اس کوشش کو نافع خلائق بنائیں۔آمین

(حضرت مولانا) عبدالغفور ندیم (مدظلہ العالی)

17/2/2001

Scanned with CamScanner

# رائے گرامی

## محترم ڈاکٹر خالد نواز فاروقی صاحب

بسم رب الشہداء والمجاہدین

خطبات محرم نو جوان خطیب برادرم احسان کریم صاحب کی علمی کاوشوں کا ایک انتہائی مختصر لیکن جامع مجموعہ ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج تک مسلمانوں کو اپنی صحیح تاریخ پڑھنے کا اور جاننے کا موقع نہیں ملا۔ نو جوان طبقہ تو درکنار ہمارے اہل علم حضرات نے بھی آج تک واقعہ کربلا کے متعلق مسلمان نو جوان نسل کی صحیح ترجمانی نہیں کی۔

میرا خود بھی ارادہ تھا کہ اگر مصروفیات کچھ کم ہوں تو انشاء اللہ مؤرخین کی تمام کتابوں کا مختصر خلاصہ منظر عام پر لے آؤں۔ میری اس تمنا کو برادرم احسان کریم صاحب زید مجدہ نے اپنے پانچ خطبات کی صورت میں کسی نہ کسی طرح پورا کیا۔

دُعا گو ہوں کہ اللہ موصوف کے علم میں مزید ترقی عطا فرمائے اور ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز یہ ضرور کہونگا کہ ہمارے نو جوانوں نے تھوڑی سے بھی محنت کی تو یقیناً رافضیت، پرویزیت اور قادیانیت جیسے مکروہ فتنوں سے ہم ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائیں گے۔

خاکپائے اسلاف

احقر خالد نواز فاروقی

خادم سپاہ صحابہؓ پاکستان (مرکزی ڈپٹی سیکرٹری)

۳۰ شوال ۱۴۳۱ھ

Scanned with CamScanner

# رائے گرامی

## جناب محمد الیاس زبیر صاحب

امابعد! مسلمان ہونے کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مقدس مذہبی شخصیات کے بارے میں مکمل علم ہو تا کہ وہ انہیں مشعل راہ بنا کر دنیا و آخرت کی فلاح کا سامان کر سکے۔

مگر بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں ان مقدس شخصیات کے بارے میں جاننے اور مطالعہ کرنے کا شوق ہی نہیں رہا۔ چہ جائیکہ ان کے سیرت و کردار اور کارناموں کا مکمل علم ہو۔

خصوصاً آج نوجوانوں میں کھیل کود، گانے بجانے اور سینما بینی کا شوق تو روز بروز پروان چڑھ رہا ہے مگر اسلامی تاریخ اور مقدس اسلامی شخصیات کا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کم علم یا پھر نام نہاد مولوی حضرات کی بلا دلیل تقاریر اور تحریرات (جو قرآن و حدیث سے متصادم اور شرع کے بالکل خلاف ہوتی ہیں) سے مذہبی عقائد و نظریات کی خرابی زوروں پر ہے۔ خصوصاً تاریخی واقعات میں واقعہ کربلا جس بگاڑ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے اس سے اسلام کی پوری عمارت لرز کے رہ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ آج اگر کوئی شخص قرآن و حدیث اور اسلامی عقائد کے حوالے سے اس واقعہ پہ گفتگو کرنے کی غلطی کرے تو فوراً اس پر یزیدی ہونے کا فتویٰ دھر دیا جاتا ہے۔

زیر نظر ''خطبات محرم'' میں مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح، سیدنا حسینؓ کے فضائل، واقعہ کربلا کی مذہبی و تاریخی حیثیت، سیدنا فاروق اعظمؓ و سیدنا علیؓ کی باہمی رشتہ داریوں، دیگر صحابہ کرامؓ سے تعلق اور قاتلان حسینؓ کی نقاب کشائی کے لئے ہمارے عزیز

Scanned with CamScanner

مولانا احسان کریم حیدری نے جو کوشش کی ہے وہ امت مسلمہ خصوصاً سپاہ صحابہؓ کے لئے بڑا عظیم کام سرانجام دیا ہے۔

سپاہ صحابہ کے تمام کارکن ان خطبات کو خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوست و احباب اور رشتہ داروں کو بھی مطالعہ کروائیں۔

میں اللہ پاک سے دعاء کرتا ہوں کہ ان خطبات کو مصنف کے لئے صدقہ جاریہ بنائے (آمین) اور مطالعہ کرنے والوں کو محرم کی شرکیہ اور غیر دینی رسومات سے بچنے اور دشمنان حسینؓ و دشمنان اسلام کی شناخت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

انجینئر محمد الیاس زبیر (صاحب)

جنرل سیکریٹری سپاہ صحابہ کراچی

فنانس سیکریٹری سپاہ صحابہؓ صوبہ سندھ

24-1-2001 شب ایک بجے

Scanned with CamScanner

# فہرست خطبات


**۱۔ سیدنا حسین ابن علیؓ اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم**

محرم الحرام ماہ مبارک

سیدنا حسینؓ اور اولاد رسولؐ

خاندان علیؓ اور خلفائے ثلاثہؓ

**۲۔ اسلام اور افراط و تفریط (واقعہ کربلا اور چند شبہات)**

اسلام اور راہ اعتدال

ولیعہدی اور شرعی حیثیت

صحابہ کرامؓ اور سیدنا حسینؓ

**۳۔ سیدنا معاویہؓ اور ولیعہدی یزید**

حضرت حسینؓ کا سفر کربلا

واقعہ کربلا اور اجتہاد صحابہؓ

تقیہ اور شہادت حسینؓ

**٤۔ محرم الحرام اور رسومات وبدعات**

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات

خطیب اور اظہار حق

رسومات محرم اور قاتلین حسینؓ

**۵۔ زوجہ علی المرتضیٰؓ سیدہ امامہؓ بنت ابو العاصؓ**

سیدنا علیؓ کی ایک زوجہ کا ذکر کیوں؟

سیدہ فاطمہؓ اور سیدہ امامہؓ

فضائل امامہ بنت العاص


Scanned with CamScanner

# حرفے چند دریں خطبات

نحمده ونصلی رسوله الکریم

اما بعد! واقعہ کربلا ......... اور شہادت سیدنا حسینؓ ابن علیؓ ......... تاریخ اسلام کے ان افسوس ناک واقعات میں سے ایک ہے ......... کہ جسے سبائیت اپنے نظریات کی ترویج واشاعت ......... کی خاطر روزِ اول ہی سے بطور آڑ استعمال کرتی چلی آ رہی ہے ......... سبائی مؤرخین نے ......... تاریخ پر اپنے تسلط کے باعث ......... اس واقعہ پر فرضی و وضعی داستانوں کے وہ دبیز پردے چڑھائے ......... کہ حقائق کی اصل شکل وصورت مسخ ہوکے رہ گئی ......... یہاں تک کہ ان فرضی داستانوں کے سامنے مظلومیت ......... اور جبر وستم ......... کی حقیقی داستانیں بھی ......... ہیچ بلکہ ناپید نظر آنے لگیں .........

تاریخ اسلام کے دریچوں سے جھانکا جائے ......... تو سیدنا حسینؓ کی ......... شہادت کے علاوہ حضرت سمیہؓ ......... حضرت بلالؓ ......... حضرت خبابؓ بن الارت ......... حضرت خبیب عدیؓ ......... حضرت زنیرہؓ ......... سے لیکر سیدنا حمزہؓ ......... کے گیارہ ٹکڑوں اور مظلوم مدینہ ......... امیر المومنین سیدنا عثمان غنیؓ ......... کی مظلومانہ شہادت تک ......... ایسے ہزاروں اندوہناک واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں ......... کہ روح کانپ اٹھتی ہے ......... انسان لرزہ براندام ہوکے رہ جاتا ہے ......... مگر سوائے واقعہ کربلا کے کہ مظلومیت و جبر وستم ......... کے دوسرے

Scanned with CamScanner

واقعات نہ کسی دانشور کے نوک قلم پہ آتے ہیں.......... نہ ان کے بیان کے لئے کسی
روشن خیال زبان میں حرکت پیدا ہوتی ہے.......... ان کی تمام تر تقاریر و تحریرات
مظلومیت کے ان روح فرسا واقعات سے خالی نظر آتی ہیں.......... ہمارے
ریڈیو.......... ٹی وی.......... اخبارات.......... اور قلم کار ان روح فرسا
..........واقعات کو "**کان لم یکن**".......... کے مصداق قابل ذکر سمجھتے ہی نہیں..........
بلکہ زبان و قلم کی ساری حرکات.......... کربلا کی ان فرضی داستانوں کے لئے وقف
ہو کے رہ گئی ہیں.......... جن میں حقائق کی موجودگی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں
ہوتی.......... ایام عاشورہ میں واقعہ کربلا.......... جس افراط و تفریط کے ساتھ پیش کیا
جاتا ہے.......... وہ سب کے سامنے ہے.......... قصہ گو واعظین اور لکیروں کے فقیر
بادشاہ اپنے مواعظ و خطبات میں.......... "مجالس".......... کا رنگ بھرنے کے لئے کئی
داؤ پیچ کھیلتے ہیں.......... منگھڑت اور فرضی داستانوں کے سہارے رافضیت کی..........
ہم نوائی کا پورا پورا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں.......... اس کی خاطر اگر انہیں
اسلامی عقائد سے بغاوت کرنی پڑے.......... یا پھر صحابہ کرامؓ پر انگشت زنی.......... تو
یار لوگ اس سے بھی گریز نہیں کرتے..........

ان کے برعکس حضرات علمائے حق.......... (کثر اللہ سوادہم) نے ہر دور میں
تحریر و تقریر کے میدان میں.......... اسلامی عقائد.......... مقام صحابیت..........
حقائق کا لحاظ کرتے ہوئے.......... واقعہ کربلا کے بیان میں احتیاط و اعتدال کا پہلو
رکھا ہے.......... ساتھ ساتھ فرضی و وضعی داستانوں کی تردید کا فرضی منصبی بھی..........
حضرات نے بخوبی سرانجام دیا.......... جو آج کے حق گو واعظین و مقررین کے لئے
سرمایہ افتخار اور تحریری تقریری میدان کا بحر بیکنار ہے.......... جس سے استفادہ کر کے وہ

Scanned with CamScanner

قوم کی صحیح سمت میں ........ رہنمائی کا فریضہ بطریق احسن انجام دے سکتے ہیں ........

زیر نظر تقاریر بعنوان ........ ''خطبات محرم'' ........ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے ........ ایک عرصہ سے بندہ کی خواہش تھی ........ کہ محرم میں حق گو واعظین اور خطباء کے لئے مختصر اور جامع تقاریر کا ایسا مجموعہ وجود میں لایا جائے ........ (۱) جو شہادت حسینؓ ........ اور محرم ........ سے متعلقہ دیگر مسائل میں اکابرین اہلسنت کے مسلک کے عین مطابق ........ اور افراط وتفریط سے پاک ہو ........ (۲) اسی میں عظمت حسینؓ کے بیان کے ساتھ خلفائے راشدینؓ ........ وازواج مطہراتؓ ........ کے مناقب ........ مزید برآں حضرت حسینؓ ........ اور خلفاء ثلاثہؓ وازواج مطہراتؓ کے درمیان رشتہ داریوں ........ اور تعلقات کا ذکر بھی کیا جائے ........ (۳) صحابہ کرامؓ ........ خصوصاً سیدنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ ........ کی ذات گرامی پر کئے جانے والے بیہودہ ........ اعتراضات کے جواب دیئے جائیں ........ (۴) اس سے خواص ........ (خطباء وفضلاء) ........ وعوام یکساں استفادہ کرسکیں ........

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ........ اپنے ان خطبات جمعہ کو لکھنا شروع کیا جو ........ محرم ۱۴۲۰ھ بمطابق اپریل مئی ۱۹۹۹ء ........ جامع مسجد مکی بائجی چوک پنو عاقل ضلع سکھر میں ہوئے ........ جماعتی احباب نے بھی ان کے شائع کرانے کا مشورہ دیا ........ لہٰذا اپنی دیرینہ خواہش ........ اور احباب کے مشورہ کے باعث ان خطبات کو بنصرت ایزدی تحریری صورت دی ........ حوالہ جات کے ماخذ کا اضافہ بھی کیا ........ تاکہ بوقت ضرورت تلاش میں آسانی رہے ........

خطبات کا طرز اسلوب تقریری ہے ........ تحریری نہیں ........ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ تقاریر ہی کی تحریری شکل ہے ........ دوسرا اس وجہ سے بھی کہ مطالعہ اور معلومات

Scanned with CamScanner

کے لئے بڑی بڑی ضخیم کتب موجود ہیں.......... جن تک رسائی اور پھر مطالعہ کر کے ان سے براہ راست تقریر تیار کرنا.......... خصوصاً طلباء کرام اور نو واردین اسٹیج کیلئے خاصا مشکل مرحلہ ہوتا ہے.......... اسی لئے عموماً طلباء و خطباء اصل ماخذ اور ضخیم کتب کی بجائے تحریری خطبات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں.......... جہاں انہیں مرتب تقاریر بھی ملتی ہیں.......... اور معلومات کا بیش بہا ذخیرہ بھی.......... درجہ بالا دو وجوہات کے پیش نظر.......... ان خطبات کو کتابی مضمون کی شکل دینے کی بجائے علیٰ حالہ باقی رکھا گیا ہے.......... تا کہ حق گو فضلاء.......... طلباء واعظین.......... اور خطباء بوقت ضرورت ان سے خامہ فرسائی کر سکیں..........

آخر میں قارئین سے مؤدبانہ التماس ہے.......... کہ چونکہ سہو و خطاء فطرت انسانی کا لازمی جز ہے.......... اور پھر بندہ ادنیٰ طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ کوچۂ تصنیف و تالیف میں نو وارد بھی ہے.......... اس لئے اگر قارئین دوران مطالعہ کسی کمی و بیشی پر مطلع ہوں.......... تو اپنے مفید مشوروں اور ناصحانہ تنقید سے ضرور نوازیں.......... ان کی یہ کرم فرمائی میرے آئندہ تالیفی و تصنیفی سفر میں.......... بہترین معاون ثابت ہوگی.......... رب العزت سے دعاء ہے.......... کہ وہ میری اس حقیری کوشش کو قبول فرما کر اسے عامۃ الناس کے لئے نافع و ذریعہ ہدایت.......... اور میرے لئے.......... میرے اساتذہ و مشائخ.......... اور میرے والدین.......... کے لئے ذریعہ نجات بنائیں.......... (آمین)

والسلام

العبد الحقیر

احسان کریم حیدری عفی عنہ

(فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

Scanned with CamScanner

# پہلا خطبہ

نواسہ رسول ﷺ جگر گوشۂ بتول سیدنا

# حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ

اور

# اہلبیت رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۶ محرم ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء
بروز جمعہ بمقام جامع مسجد مکی بائیجی چوک پنوعاقل

Scanned with CamScanner

اما بعد! فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ قال الله تبارک و تعالیٰ فی القرآن والفرقان الحمید

محمد رسول الله والذین معه اشداءُ علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من الله ورضوانا سیما هم فی وجوههم من اثر السجود ذلک مثلهم فی التورٰة و مثلهم فی الانجیل کزرع اخرج ......................منهم مغفرةً واجراً عظیماً۔

(سورۃ فتح پارہ نمبر ۲۶ آیت نمبر ۲۹)

قال النبی صلی الله علیه وسلم! الله الله فی اصحابی لا تتخذ وهم من بعدی غرضاً فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم۔

وقال علیه الصلوة والسلام! ان الحسن والحسین هما ریحانای من الدنیا او کما قال علیه السلام!

صدق الله خالقنا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

Scanned with CamScanner

**واجب الاحترام دوستو بزرگو اور عزیز ساتھیو!** بحمد اللہ کریم محرم الحرام سے نئے اسلامی سال ۱۴۲۰ھ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس لئے پہلے تو میں نئے اسلامی سال کے آغاز پر آپ حضرات کو اپنی جانب سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں.......... خالق ارض و سما کی بارگاہ عالیہ میں التجا ہے کہ اللہ عزوجل اس سال کو پوری امت مسلمہ کے لئے خیر و برکت کا سال بنائیں.......... آپ حضرات بھی دعا فرمائیں کہ یہ نیا سال امت مرحومہ کی عظمت رفتہ کی واپسی کے لئے سنگ میل ثابت ہو.......... اور مسلمانان عالم ایک مرتبہ پھر دنیا کی امامت کا منصب سنبھالنے کے لئے بیدار ہو جائیں۔ آمین

**واجب الاحترام دوستو!** جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلامی سال کی ابتداء محرم الحرام سے ہوتی ہے.......... اور محرم ہجری سال کا پہلا اور بڑا محترم مہینہ ہے.......... محرم کے معنی ہی محترم یعنی احترام والے مہینے کا ہیں.......... یہ بھی اس کی ایک خصوصیت ہے کہ یہ مہینہ "**اشھر حرم**" میں داخل ہے یعنی حرمت والے مہینوں میں.......... محرم الحرام کی یہ فضیلت وحرمت اسلام سے بہت پہلے کی ہے.......... سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا حسینؓ کی خوش نصیبی کے کیا کہنے.......... کہ انہیں ایسے محترم مہینے میں شہادت نصیب ہوئی۔ ملت اسلامیہ کے لئے تو محرم محترم و برکت والا مہینہ ہے، جو ملت اس مبارک مہینے کو بھی منحوس سمجھتی ہے وہ خود منحوس ہے.......... ورنہ اس مہینے میں نہ کوئی نحوست ہے.......... اور نہ کوئی بدبختی..........

اس ماہ کی دسویں تاریخ یعنی عاشورہ کا روزہ مسنون ہے (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۵۴، مسلم شریف ج ۱ ص ۳۵۷، غنیۃ الطالبین اردو ترجمہ ص ۳۱۶ مترجم عبدالدائم جلالی) فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "دسویں محرم کے روزے سے سارے سال کے گناہ معاف ہو جاتے

Scanned with CamScanner

ہیں......... مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ اس سے صغیرہ گناہ مراد ہیں......... نہ کہ کبیرہ......... کبیرہ گناہوں کی بخشش کے لئے صدق دل سے توبہ اور آئندہ وہ کام نہ کرنے کا عزم ضروری ہے......... یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لئے بہتر یہی ہے......... کہ دسویں کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا دوسرا روزہ بھی ساتھ ملالیا جائے......... کیونکہ یہود بھی فرعون سے نجات پانے کی خوشی میں اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ (فتاوٰی رحیمیہ ج ۲ ص ۳۸۰ مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

تاریخ اسلام میں محرم الحرام کو اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں دو عظیم شہادتیں ہوئیں......... پہلی شہادت یکم محرم کو......... مراد مصطفیٰ اور دوسرے خلیفہ راشد امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ کی ہے......... جن کے بے نظیر و مثالی کردار......... فتوحات و کارنامے......... خدمات اسلام اور شہادت......... پرمبنی گزارشات گذشتہ جمعہ کی گفتگو میں عرض ہو چکی ہیں......... اس پر مزید گفتگو تکرار کے مترادف ہوگی......... محرم میں ہونے والی دوسری شہادت نواسہ رسولؐ......... جگر گوشہ زہراؓ......... علی المرتضیٰؓ کے نور نظر سیدنا حسینؓ کی ہے......... جو ۱۰ محرم ۶۱ ھ کو کربلا کے مقام پر ہوئی......... ان دونوں یعنی حضرت حسینؓ.........اور سیدنا فاروق اعظمؓ......... دونوں کی شہادتیں اپنی اپنی جگہ برحق ہیں......... جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا......... لیکن سیدنا حسینؓ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے یہ نہیں بھولنا چاہئے......... کہ آل رسولؐ اور حضرت حسینؓ سے مسلمانوں کی عقیدت اور والہانہ محبت کو دیکھتے ہوئے......... اسلام کے پردوں میں چھپے ہوئے یہودی نقیبوں......... اور تقیہ باز مؤرخین نے اپنے زہر آلود قلم کے ذریعے......... واقعہ کربلا اور شہادت حسینؓ سے متعلق بہت ساری بے سروپا......... منگھڑت اور فرضی روایات گھڑ گھڑ کے عام کرڈالی ہیں......... سبائی مؤرخین نے اس واقعہ کے بارے میں اس قدر جھوٹ بولا اور لکھا

Scanned with CamScanner

ہے ......... کہ آج واقعہ کربلا کو شرعی اصول اور تاریخی حقائق کے مطابق بیان کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے ......... بظاہر بڑی بڑی معتبر و مستند کتابیں بھی ایسی بے سروپا روایات سے محفوظ نہیں رہیں ......... اس لئے ......... کہ ان سب کتابوں کا ماخذ ''مقتل حسینؓ'' نامی کتاب ہے ......... جس کے مصنف ابو مخنف لوط بن یحیٰ ......... کے متعلق محدثین کی رائے ہے کہ یہ قابل بھروسہ آدمی نہیں ......... ابن عدی رحمہ اللہ علیہ کے بقول ابو مخنف متعصب رافضی ......... یعنی صحابہؓ کا دشمن ہے (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۴۱۹ حرف الام) ......... لہٰذا ان تاریخی کتابوں سے بھی ایسی روایات لی جائیں گی ......... جو قرآن و حدیث اور مقام صحابیت سے متصادم نہ ہوں۔ آج جس انداز میں شہادت حسینؓ کے قصے بیان کئے جاتے ہیں ......... شہادت کے بیان میں جھوٹ سچ کا امتیاز کئے بغیر جو ذاکرانہ طرز اپنائی جاتی ہے اس کے باعث اکابرین نے احتیاطاً شہادت حسینؓ کے ایسے بے بنیاد قصے بیان کرنے کو ناجائز اور حرام بتلایا ہے (رسالہ رسومات محرم اور تعزیہ داری ناشر صدیقی ٹرسٹ کراچی) ......... کیونکہ ان میں جھوٹ کا اختلاط حد سے زیادہ ہے ان حالات میں جھوٹ سچ کی تمیز ہر کسی کے بس کی بات نہیں ......... میں خود بھی اس عنوان پر لمبی چوڑی گفتگو کا ارادہ نہیں رکھتا تھا ......... اسی احتیاط کی بناء پر ......... مگر اغیار کی ''مجلسوں'' اور کچھ اپنوں کے جلسوں میں فرضی روایات کی بھرمار اشارے و کنائے میں صحابہ کرامؓ ......... بالخصوص سیدنا معاویہؓ کی ذات گرامی پر حملے ......... واقعہ کربلا کو ناول اور افسانے کی صورت میں عوام الناس کے سامنے پیش کرنا ......... ان غیر شائستہ حرکات کا تقاضہ ہے ......... کہ قرآن و حدیث اور تاریخی حقائق کی روشنی میں سیدنا حسینؓ کے سیرت و کردار ......... اور واقعہ کربلا کی اصلیت بیان کر کے ......... تمام فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا جائے ......... پھر محدث جلیل علامہ خلیل احمد سہارنپوریؒ کا وہ فتویٰ بھی نظروں سے

Scanned with CamScanner

گزرا.......... جس میں آپ نے مدح صحابہؓ.......... منقبت خلفائے راشدینؓ
.......... اور صحیح روایات کے ساتھ.......... محرم کے ایام میں سیدنا حسینؓ کے ذکر خیر کی
اجازت مرحمت فرمائی ہے.......... اس لئے میں چاہتا ہوں کہ قرآن وحدیث اور
تاریخی حقائق کے ذریعے واقعہ کربلا.......... اور اس کے متعلقات پر مفصل گفتگو
کروں.......... اس پوری گفتگو میں میری کوشش رہے گی کہ یہ گفتگو قرآن وحدیث اور
مستند تاریخی حوالہ جات سے باہر نہ ہو.......... اور ذاتی رائے زنی کے بجائے ہر بات
اسلامی اصولوں کو سامنے رکھ کر کی جائے۔

**گرامی قدر دوستو!** جب قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا حسینؓ کی
سیرت بیان کی جائے گی.......... تو صحابیؓ اور نواسہ رسولؐ ہونے کے ناطے..........
حضرت حسینؓ کے جمیع فضائل ومناقب.......... اور عظمت کردار کا تذکرہ ضرور ہوگا
.......... جب تاریخی حقائق کے ذریعہ سیدنا حسینؓ کا ذکر خیر ہوگا.......... تو خلفائے
ثلاثہؓ.......... ازواج مطہراتؓ.......... اور خاندان علیؓ کے تمام افراد باہم محبت کی مالا
میں پروئے.......... اور آپس میں "**رحماء بینھم**" کی روشن تصویر بنے نظر آئیں
گے۔ میں نہیں سمجھتا.......... کہ قرآن وحدیث کی رو سے حضرت حسینؓ کا کردار بیان
ہو.......... پھر حسینؓ کے فضائل کا مکمل طور پر احاطہ نہ ہو سکے.......... کہ اس کیلئے
کذب بیانی کا سہارا لینا پڑے.......... تاریخ کے منتشر پاروں سے حسینؓ کا سوانحی
خاکہ بیان ہو.......... اور پھر خلفائے ثلاثہؓ اور خاندان علیؓ کے درمیان محبت وعقیدت کی
مثالیں سامنے نہ آئیں.......... کم از کم میری ناقص عقل کے مطابق یہ قطعاً ناممکن
ہے.......... بہر حال توجہ فرمایئے.......... ہم حضرت حسینؓ کے حالات زندگی پر
طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہیں۔

**گرامی قدر دوستو!** سیدنا حسین ابن علیؓ.......... خاندان بنو ہاشم کی

Scanned with CamScanner

چشم و چراغ ......... سیدنا علی المرتضیٰؓ کے دوسرے فرزند ......... رسالت مآب کی چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے لخت جگر ......... اور حضور علیہ السلام کے چوتھے نواسے ہیں ......... آپ کی پیدائش کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں اصابہ میں ابن حجر عسقلانی نے تین قول نقل فرمائے ہیں ......... ایک ۴ ہجری کا ......... دوسرا ۶ ہجری ......... اور تیسرا ۷ ہجری کا (ج اص ۳۳۱ مطبوعہ مصر) حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ علیہ مہتم دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب ''شہید کربلا اور یزید'' میں حضرت حسینؓ کی ولادت اور صحابیت پر تفصیلی بحث کی ہے (ص ۲۶ تا ۳۴) اور ان روایات کو ترجیح دی ہے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے وقت آپ عمر مبارک کا سات برس ہونا بیان کیا گیا ہے ......... مگر باوجود اسکے یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت حسینؓ کے سن ولادت کے تعیین میں اختلاف ہے ......... اگر حضرت فاطمہؓ کا نکاح واقعہ احد کے بعد تسلیم کیا جائے تو یہ ۷ یا ۶ ہجری کی پیدائش کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے ......... جیسا کہ بخاری کے حاشیہ پر ......... علامہ کرمانی کے حوالہ سے حضرت فاطمہؓ کی نکاح کو واقعہ احد کو بعد ذکر کیا گیا ہے ......... جسے دوسرے اقوال پر فوقیت دی گئی ہے ......... بہرحال وقت کے اختصار کے باعث اس بحث سے کنارہ کشی کرتے ہوئے میں اسی پہ اکتفاء کرتا ہوں ......... حضرت حسینؓ نے اس عالم بے ثبات میں آنکھیں کھولیں تو پہلی نگاہ نبوتؐ کے نورانی چہرے پر پڑی ......... نبوتؐ کے زیر سایہ تربیت پائی ......... وہ عظیم المرتبت شخصیت کے لبوں کو فخر دو عالم نے چوما، نبوتؐ نے آنکھوں پر بوسہ دیا ......... جسم رسالت مآبؐ کے مشابہ (بخاری ج اص ۵۳۰ مناقب الحسن والحسینؓ) تقویٰ و زہد میں اپنی مثال آپ ......... یہاں تک کہ نماز کا وقت آتا ......... تو خشیت الٰہی سے کانپ اٹھتے، اتنے مقدس ومحترم کہ شانہ رسالتؐ پر سواری کی ......... کسی نے دیکھا تو کہا'' **نعم الفرس تحتکما** '' ......... اس جملے

Scanned with CamScanner

پر نبوت کی لسان مبارک نے حرکت کی۔۔۔۔۔۔ فرمایا "**نعم الفارسان هما**" یعنی اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی دیکھو کتنے اچھے ہیں (کنز العمال ج ۱ ص ۱۵۶، بحوالہ: بیان اتحاد) اگر سواری پر نگاہ پڑی ہے تو سواروں کے مقام کو بھی دیکھو۔۔۔۔۔۔ اندازہ کرو کہ جنہیں ایسی مقدس شخصیت کے کندھے نصیب ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ خود کس مرتبے کے مالک ہونگے۔۔۔۔۔۔ پیغمبر کی ذات کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ اتنا قرب کہ نبوت نے لب کشائی فرمائی۔۔۔۔۔۔ "**ان الحسن و الحسین هماریحاناى من الدنيا**" حسن و حسین دنیا میں میری خوشبو ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ عظمت وجلالت شان کہ نبوت گویا ہوئی۔۔۔۔۔۔ "**ان الحسنؓ والحسینؓ سیدا شباب اهل الجنة**" حسنؓ حسینؓ تو جوانوں کے سردار ہیں۔۔۔۔۔۔ زبان مبارک سے الفاظ نکلے "**اللم هو لاء اهل بيتى**" یہ میرے اہلبیت ہیں۔۔۔۔۔۔ پھر فرمایا **ابنائ وابنابنتى** حسنؓ حسینؓ میرے بیٹے اور نواسے ہیں (ترمذی ج ۲ ص ۲۱۸ ابواب المناقب) یہ تو وہ فضائل ہیں جو احادیث میں وارد ہوئے ہیں پھر یہ قابل رشک اور بے مثال امتیاز بھی انہی دو بھائیوں کو حاصل ہوا۔۔۔۔۔۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب انہی دو حضرات سے جاری ہوا۔۔۔۔۔۔ اس لئے آج جو شخص سید اور آل رسولؐ ہونے کا دعویدار ہے۔۔۔۔۔۔ تو اسے پہلے حضرات حسنینؓ سے تعلق ثابت کرنا ہوگا۔۔۔۔۔۔ تب جاکر وہ اپنے دعویٰ میں سچا سمجھا جائے گا۔

**گرامی قدر!** میں اپنی گفتگو کے آغاز میں اس بے جا پروپیگنڈے کی تردید بھی ضروری سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔۔ جو آج بڑی شدومد کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ آل رسولؐ میں صرف سیدہ فاطمہؓ اور ان کی اولاد شامل ہے۔۔۔۔۔۔ رسالت مآب کی باقی تین بیٹیاں اور ان کی اولادیں آل رسولؐ میں داخل نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ پروپیگنڈہ بالکل غلط، بے بنیاد اور خلاف حقیقت ہے۔۔۔۔۔۔ جس کی کوئی دلیل اور اصلیت نہیں۔۔۔۔۔۔ بلکہ پیغمبر علیہ السلام کی چاروں صاحبزادیاں زینبؓ۔۔۔۔۔۔ رقیہ

Scanned with CamScanner

".........ام کلثومؓ......... فاطمۃ الزہراؑ......... تینوں صاحبزادے.........
قاسمؓ......... عبداللہؓ......... ابراہیم.........ؓاور سارے نواسے ونواسیاں آل میں
داخل ہیں......... دراصل حضور علیہ السلام کے دو صاحبزادے.........قاسمؓ.........
عبداللہؓ چاروں صاحبزادیاں زینبؓ......... رقیہؓ......... ام کلثومؓ......... اور فاطمۃ
الزہراؑ......... ام المومنین سیدہ خدیجہؓ کے.........بطن سے ہوئیں...... (اسد الغابہ ج۷ص
۸۳حرف الف) صاحبزادوں کا تو بچپن میں ہی انتقال ہو گیا مگر چاروں صاحبزادیاں سن بلوغ
کو پہنچیں......... ان کے نکاح ہوئے اور اولادیں بھی ہوئیں......... بڑی
صاحبزادی سیدہ زینبؓ کا نکاح حضرت ابو العاصؓ سے ہوا......... ان سے حضرت
ابو العاصؓ کے دو بچے امامہؓ اور علیؓ بن ابو العاص پیدا ہوئے......... زینبؓ کے
صاحبزادے جو کہ حضور علیہ السلام کے نواسے تھے بالغ ہوئے......... قاضی سلیمان
منصور پوری نے ''رحمۃ للعالمین'' (ج۲ص۱۰۲) میں تحریر فرمایا ہے.........کہ فتح مکہ کے
وقت حضرت زینبؓ کے یہ صاحبزادے علیؓ بن ابو العاصؓ حضور علیہ السلام کی اونٹنی پر سوار
تھے......... بیت اللہ سے بت گرانے والے علیؓ بھی یہی ہیں.........ابن عساکر کے
بقول یہ جنگ یرموک میں لشکر اسلام کی جانب سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے.........
اسلام کی خاطر مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والے یہ حضور علیہ السلام کے پہلے نواسے
ہیں......... حضرت زینبؓ اور ابو العاصؓ کی صاحبزادی سیدہ امامہؓ رسالتمآب ﷺ کی پیاری
اور محبوب نواسی تھیں......... دوران نماز حضور علیہ السلام کا انہیں کندھوں پر
اٹھانا (بخاری شریف ج اول ص ۷۴)......... اور مسند احمد میں ہدیۃً آئے ہوئے ہار کو امامہؓ
کے گلے میں ڈال کر انہیں اپنا محبوب ترین اہل قرار دینا صراحتاً مذکور ہے......... فاطمۃ
الزہراؑ کی وفات کے بعد انہی کی وصیت کے مطابق سیدنا علی المرتضیٰؓ نے سیدہ امامہؓ سے
نکاح فرمایا (اسد الغابہ ج۷ص۲۰) علی المرتضیٰؓ کے امامہؓ سے نکاح کے بعد رسول علیہ الصلوٰۃ

والسلام اور علی المرتضیٰؓ کے درمیان ایک اور رشتے کا اضافہ ہو گیا......... امامہؓ حسنؓ و حسینؓ کی ماں قرار پائی......... رسول کی بیٹی زینبؓ......... حسنؓ و حسینؓ کی نانی ٹھہریں......... اور زینبؓ کے شوہر ابوالعاص حسنینؓ کے نانا بنے......... میرا دعویٰ ہے کہ رسول کی بیٹی زینبؓ کا انکار کرنے والا جہاں نبی علیہ السلام کے نسب میں تبدیلی کے قبیح جرم کا ارتکاب کرتا ہے......... وہاں یہ بدبخت حضرت علی المرتضیٰؓ کی دوہری دامادی کا بھی منکر ہے......... کیونکہ ایک نبیؐ کی بیٹی حضرت علیؓ کے نکاح میں......... دوسری نبیؐ کی نواسی حضرت علیؓ کے نکاح میں......... نبیؐ کی بیٹی اور نواسی......... یکے بعد دیگرے حضرت علی المرتضیٰؓ کے نکاح میں آنا......... علی المرتضیٰؓ کے لئے بڑا اعزاز ہے......... حضرت علیؓ کی خاندانی شرافت کا منہ بولتا ثبوت ہے......... اگرچہ اس شرف واعزاز میں عثمان غنیؓ......... علی المرتضیٰؓ سے کئی گناہ بڑھ کر ہیں......... اس لئے عثمانؓ کے نکاح میں نبیؐ کی دو حقیقی بیٹیاں تھیں......... یہاں علی المرتضیٰؓ کے نکاح میں ایک بیٹی اور دوسری نواسی ہے......... مگر شرعی اور عرف عام کے لحاظ سے نواسی بھی بیٹی کی درجے میں ہے (بخاری ج ۲ ص ۸۹۲) **اعط هذا بنت رسول الله الخ** لہٰذا اگر فاطمہؓ علیؓ کی زوجہ ہیں......... تو امامہ بھی علیؓ کی زوجہ ہیں......... فاطمہؓ حسنینؓ کی والدہ ہیں......... تو امامہؓ بھی باپ کی بیوی ہونے کے ناطے حسنینؓ کی سوتیلی والدہ ہیں......... فاطمہؓ نبیؐ کی صاحبزادی ہیں تو امامہؓ پیغمبر کی نواسی ہیں......... علیؓ کی زوجہ ہیں حسنینؓ کی والدہ ہیں......... اسی بنیاد پر میں نے دعویٰ کیا تھا کہ زینبؓ کے بنت رسولؐ......... اور امامہؓ کے نواسی رسولؐ ہونے کا منکر......... علی المرتضیٰؓ اور حسنینؓ کا محب نہیں......... بلکہ خاندان رسولؐ کا منکر......... علی المرتضیٰؓ کا بدترین گستاخ.........اور خارجیت کا نمونہ ہے۔

**گرامی قدر دوستو!** بات بہت دور نکل گئی......... مگر ضروری

Scanned with CamScanner

اوراہم حد سے زیادہ تھی............ اس لئے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے بھی عرض کرنا پڑا............ میں بیان کرر ہا تھا بنات رسول کا............ رسالتمآب کی دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ کی نسبت ابولہب کے بیٹے عتبہ سے............ اور تیسری صاحبزادی ام کلثومؓ کی نسبت اسی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے............ مگر دعوت توحید کے اعلانیہ پرچار کے بعد............ عتبہ اور عتیبہ دونوں نے حضور علیہ السلام کی ایذا رسانی کے لئے............ رخصتی سے پہلے دونوں بہنوں کو طلاق دیدی............ جس کے بعد حضرت رقیہؓ کا نکاح سیدنا عثمان غنیؓ سے ہوا............ انہوں نے اپنے جلیل القدر شوہر حضرت عثمانؓ کے ہمراہ مدینہ اور حبشہ کو ہجرت کی، اسی موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا............:

ان عثمان اول من هاجر با هله بعد لوط عليه السلام

(اسد الغابه ج۷ ص ۱۱۵ حرف الراء)

حبشہ میں ہی حضرت رقیہؓ ایک صاحبزادے عبداللہ بن عثمانؓ پیدا ہوئے...... جو کہ حضور علیہ السلام کے دوسرے نواسے ہیں............ عام روایات کے مطابق یہ چھ سال کی عمر میں آنکھوں میں چونچ لگنے سے بیمار رہ کر راہی عدم ہوئے............ مگر کچھ غیر مشہور روایات سے معلوم ہوتا ہے............ کہ یہ جوانی کے عالم کو پہنچے نکاح بھی فرمایا............ ان کی اولاد بھی ہوئی حبشہ میں جبارتی قبیلہ کے نام سے ان کی اولاد آج بھی باقی ہے............ اور انہوں نے ستر سال کی عمر میں وفات پائی (بنات رسول فیض عالم صدیقی ص ۱۳۰) حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد ربیع الاول ۳ھ میں ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا............ یہی وہ رشتہ ہے کہ جس کے بعد عثمان غنیؓ کے لئے ذوالنورین کے الفاظ استعمال کئے جانے لگے............ ام کلثومؓ سے سیدنا عثمانؓ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی............ یہ بھی کہا جاتا ہے............ کہ ام کلثومؓ کے ایک صاحبزادے

Scanned with CamScanner

عبدالرحمٰنؓ بن عثمانؓ ہوئے جو بچپن میں وفات پا گئے ........ اگر انہیں شمار کر لیا جائے تو یہ حضور علیہ السلام کے تیسرے نواسے ہیں ........ ام کلثومؓ کی وفات شعبان ۹ھ میں ہوئی۔ (اسابہ ج ۴ ص ۴۶۶)

**گرامی قدر دوستو!** رسول علیہ السلام کی چوتھی صاحبزادی سیدہ فاطمہؓ کا نکاح غزوہ احد کے بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ سے ہوا (حاشیہ بخاری اول ص ۵۳۲) ........ فاطمہؓ کے بطن سے علی المرتضیٰؓ کے چھ بچے ہوئے ........ تین صاحبزادے حسنؓ، حسینؓ اور محسنؓ اور تین صاحبزادیاں ام کلثومؓ بنت علیؓ، رقیہ بنت علیؓ اور زینبؓ بنت علیؓ (حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۵۳۲) محسن اور رقیہ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا ........ مگر ام کلثومؓ بنت علیؓ کا نکاح فاروق اعظمؓ سے ہوا، اوران سے فاروق اعظمؓ کے دو بچے ........ زید بن عمرؓ اور رقیہ بنت عمرؓ پیدا ہوئے (اسد الغابہ ج ۷ ص ۳۸۷) جبکہ زینبؓ بنت علیؓ کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے ہوا ........ کربلا کے سفر میں یہی زینبؓ حضرت حسینؓ کے ساتھ تھیں (اسد الغابہ ج ۷ ص ۱۳۴) ان کے دو صاحبزادے بھی یعنی عون اور عبداللہ حضرت حسینؓ کی جانب سے مدافعت کرتے ہوئے ........ لیلیٰ شہادت سے ہم آغوش ہوئے ........ حضرات حسنینؓ کریمین اپنے معیاری کردار ........ اور مثالی طرز زندگی کے باعث محتاج بیان نہیں ........ ان حضرات کے مناقب، سیرت و کردار، تقویٰ و للّٰہیت ........ اور حالات زندگی کے لئے بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے ........ کچھ فضائل و مناقب ابتدائی گفتگو میں ذکر ہو چکے ہیں ........ لیکن حضرت حسنؓ کے حالات پر تھوڑی سی بحث ضروری ہے ........ جو کہ ابتدائی گفتگو میں نہیں ہو سکی ........ حضرت حسنؓ سیدہ فاطمہؓ کے بطن سے علی المرتضیٰؓ کے پہلے ........ صاحبزادے اور حضور علیہ السلام کے تیسری نواسے ہیں ........ آپ نے زندگی میں متعدد نکاح فرمائے جن سے آپ کی بہت سے اولاد ہوئی ........ آپ صاحب تقویٰ ........ اعلیٰ درجہ کے

Scanned with CamScanner

پرہیز گار.......... صلح جو اور حلیم و بردبار شخصیت کے حامل تھے.......... جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا.......... تو آپ اپنے والد محترم کے حکم پر ان کی حفاظت پر مامور ہوئے.......... باغیوں کے حملے میں آپ کو زخم بھی پہنچے.......... علی المرتضیٰ کی شہادت کے بعد چھ ماہ تین دن خلافت کی ذمہ داری بھی نبھائی.......... بعد ازاں اپنے نانا خاتم الانبیاء کی پیشن گوئی کے مطابق بار خلافت سیدنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے حوالے کر کے.......... بقیہ زندگی ذکر اللہ میں گزاری.......... آپ کی وفات طبعی طور پر بیماری سے ہوئی زہر کا قصہ صرف افسانہ ہے.......... جس کی کوئی حقیقت نہیں.......... پیدائش کی طرح آپ کے سن وصال میں بھی اختلاف ہے.......... اکثر مؤرخین نے آپ کی وفات ۵۵ھ بتلائی ہے.......... شہید کربلا سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کے حالات و فضائل آپ پہلے ہی سن چکے ہیں.......... مگر اب میں حضرات حسنینؓ کی شرافت اور بزرگی کو ایک نئے انداز میں اپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں.......... جس سے آپ حضرات کے لئے حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے مقام و مرتبہ کو سمجھنا مزید آسان ہو جائے گا.......... اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بے بنیاد دعویٰ بھی ریت کا گھروندہ ثابت ہوگا.......... جسے ہم اکثر و بیشتر دشمنان اسلام کی زبانوں سے سنتے رہتے ہیں.......... ان کا دعویٰ ہوتا ہے کہ.......... خلفائے ثلاثہ یعنی صدیقؓ.......... فاروقؓ.......... اور عثمانؓ.......... ازواج مطہراتؓ.......... اور خاندان علیؓ کے درمیان نفرت و عداوت تھی.......... اور وہ ایک دوسرے کے بدترین دشمن تھے۔

**گرامی قدر دوستو!** جب آپ قرآن وحدیث.......... اور تاریخی حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے.......... تو آپ کو دشمنان اسلام کا یہ دعویٰ بلا دلیل.......... اور حقائق کے خلاف معلوم ہوگا.......... اور آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی.......... کہ خلفائے ثلاثہؓ.......... ازواج مطہراتؓ.......... اور خاندان علیؓ کے درمیان

Scanned with CamScanner

بغض و عداوت کی بجائے گہری رشتہ داریاں تھیں.......... ان کے درمیان لازوال اور مثالی قسم کے تعلقات تھے.......... آپس میں تعظیم و تکریم کا معاملہ تھا.......... خاندان علیؓ کے سارے افراد.......... حسنؓ و حسینؓ سمیت و خلفائے ثلاثہؓ.......... اور ازواج مطہراتؓ کی عزت و عظمت کے قائل تھے.......... ان کے آپس میں ایسے گہرے مراسم اور تعلقات تھے.......... کہ پوری دنیائے سبائیت الٹی لٹک جائے.......... گریبان چیرے.......... سروں میں خاک ڈالے.......... لیکن ان مراسم و تعلقات کو ختم نہیں کر سکتی.......... سبائیت کا بڑے سے بڑا مجتہد بھی.......... اپنے اجتہاد کے زور سے ان خوشگوار تعلقات میں.......... رخنہ اور دشمنی ثابت نہیں کر سکتا..........

**گرامی قدر دوستو!** حضرات صدیق اکبرؓ.......... سیدنا فاروق اعظمؓ.......... اور سیدنا عثمان ذوالنورینؓ نے رسول علیہ السلام.......... اور حسنؓ و حسینؓ کی باہمی نسبت و محبت کے پیش نظر.......... ہمیشہ ان دونوں بھائیوں کی دلجوئی.......... اور دیکھ بال کو مدنظر رکھا.......... اگر انسان اس کی تفصیل میں نکل جائے.......... تو اس کیلئے گھنٹے نہیں.......... دن بھی تھوڑے ہیں.......... علماء و مؤرخین نے ان تعلقات اور رشتوں.......... پر کئی ضخیم کتابیں تحریر فرمائی ہیں.......... جہاں تک خوشگوار تعلقات کا تعلق ہے.......... آپ نے اکثر علمائے کرام کی زبانی سنا ہوگا.......... کہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم.......... جانشین پیغمبرؑ سیدنا صدیق اکبرؓ.......... فرمایا کرتے تھے کہ:

''میں اہل بیتؓ پر اسی طرح خرچ کروں گا.......... جس طرح حضور علیہ السلام خرچ.... فرمایا کرتے تھے..........''

اسی طرح فاروق اعظمؓ کے دور کی بات ہے.......... کہ فاروق اعظمؓ کے پاس یمن سے چند حُلے آئے.......... سارے لوگوں میں تقسیم ہو گئے.......... حضرات حسنینؓ کو نہ ملے.......... فاروق اعظمؓ کو پتہ چلا.......... تو آپ نے خصوصی حکم کے ذریعے یمن

Scanned with CamScanner

سے ........ دو قیمتی خلے منگوا کر حسنؓ و حسینؓ کو پہنائے ........ پھر فرطِ مسرت سے فرمایا ........

"مجھے بھی خوشی اب ہوئی ہے ........"

عثمان غنیؓ کا محاصرہ ہوا ........ تو پہرہ دینے والے حسنؓ و حسینؓ ہیں ........ کیا یہ سارے واقعات خوشگوار اور مثالی تعلقات پر دلالت نہیں کرتے؟ ........

پھر رشتوں پر توجہ فرمایئے ........ صدیق اکبرؓ کی بیٹی ........ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ ........ اور فاروق اعظمؓ کی صاحبزادی ........ ام المومنین سیدہ حفصہؓ فاطمۃ الزہراءؓ کی ........ والدہ محترمہ ہیں ........ صدیقؓ کی بیٹی ........ حسنؓ و حسینؓ کی نانی ہیں ........ فاروق اعظمؓ کی بیٹی ........ حسنینؓ کی نانی ہیں ........ تو اس رشتہ کے اعتبار سے صدیق اکبرؓ ........ اور فاروق اعظمؓ ........ حسنینؓ کے نانا ہوتے ہیں ........ فاروق اعظمؓ اور حسنؓ و حسینؓ کی دوسری رشتہ داری کو لیجئے ........ انہی حسنینؓ کی بہن ........ علی المرتضیٰؓ کی صاحبزادی ........ فاطمہؓ کی لخت جگر ........ اور رسول علیہ السلام کی نواسی ........ ام کلثومؓ بنت علیؓ فاروق اعظمؓ کی زوجہ مکرمہ ہیں ........ علی المرتضیٰؓ سسر ہیں ........ فاروق اعظمؓ داماد ہیں ........ فاطمۃ الزہراؓ ساس ہیں ........ فاروق اعظمؓ داماد ہیں ........ حسنؓ و حسینؓ سالے ہیں ........ فاروق اعظمؓ بہنوئی ہیں ........ علی المرتضیٰؓ کا سسر ہونا ........ فاروق اعظمؓ کا داماد ہونا ........ فاطمہؓ کا ساس ہونا ........ فاروق اعظمؓ کا داماد ہونا ........ حسنینؓ کا سالہ ہونا ........ فاروق اعظمؓ کا بہنوئی ہونا ........ فاروق اعظمؓ اور علی المرتضیٰؓ کے خاندان کے درمیان پیار و محبت کی روشن دلیل ہے ........ الفت کی واضح علامت ہے ........

عقل سے کام لیا جائے ........ تو بات آسانی سے سمجھ آ جایا کرتی ہے ........ کہ جن کے عقد نکاح میں ........ اپنی لخت جگر دی جائے ........ جن کے وظائف اور ہدیئے قبول

Scanned with CamScanner

کئے جائیں...... وہ دشمن نہیں...... بلکہ قریبی دوست...... اور قابل اعتماد ساتھی ہوا کرتے ہیں......

**گرامی قدر دوستو!** تیسرے خلیفہ راشد سیدنا عثمان غنیؓ...... سیدہ رقیہؓ...... اور ام کلثومؓ کے سرتاج ہیں...... یہ رقیہؓ اور ام کلثومؓ...... رسالت مآب ﷺ کی صاحبزادیاں...... اور فاطمہؓ کی بہنیں ہیں...... حسنینؓ کی خالائیں ہیں...... اور دونوں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں...... تو اس نسبت کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ...... حضرات حسنینؓ کے خالو ہیں...... تاریخ اسلام پر نگاہ ڈالیں گے...... تو آپ کو معلوم ہوگا کہ...... حضرات حسنینؓ نے اس مقدس رشتے کا بھرم کس طرح رکھا...... باغیوں کے محاصرے کے وقت...... گلشن زہراؓ کے یہ دونوں پھول ننگی تلواریں لئے...... اپنے خالو سیدنا عثمانؓ...... کی حفاظت کے لئے چاق و چوبند کھڑے نظر آتے ہیں...... باغیوں کے حملے میں دونوں زخمی بھی ہو جاتے ہیں...... نرم و نازک وجود لہو میں رنگ ہوتا ہے...... مگر یہ دونوں لہولہان ہونے کے باوجود...... اپنے خالو عثمانؓ بن عفان کی حفاظت سے کنارہ کش نہیں ہوتے (تاریخ اسلام حصہ اول دوم ص ۱۳۶۳ اکبر نجیب آبادی) حسنؓ وحسینؓ کا...... اپنے خالو عثمانؓ کی حفاظت کی خاطر...... اپنی جان کو داؤ پر لگانا...... قصر سبائیت کو زمین بوس کرنے کے لئے کافی ہے...... رسالتمآب ﷺ کے پہلے داماد...... زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوہر...... سیدنا ابوالعاصؓ سے حضرات حسنینؓ کی دو رشتہ داریاں ہیں...... سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ حضرات حسنینؓ کے خالو ہیں...... اور نانا بھی...... خالو اس اعتبار سے...... کہ حضرت ابوالعاصؓ زینبؓ کے شوہر ہیں...... اور یہ زینبؓ حضرت فاطمہؓ کی حقیقی بہن ہیں...... اور نانا اس لحاظ سے...... کہ ابوالعاص کی صاحبزادی سیدہ امامہؓ

Scanned with CamScanner

..........علی المرتضیٰ کی زوجہ.........اور حسنینؓ کی والدہ ہیں..........تو سیدنا ابو العاصؓ..........علی المرتضیٰؓ کے سسر اور حضرات حسنینؓ کی نانا ہوئے..........اور سیدہ زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی المرتضیٰؓ کی ساس..........اور حضرات حسنینؓ کی نانی بنیں..........اسی رشتہ کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں..........کہ بنات الرسولؐ کا انکار فی الحقیقت سیدنا علی المرتضیٰؓ اور حضرات حسنینؓ سے عداوت..........اور خارجیوں کی ترجمانی کے مترادف ہے..........

**گرامی قدر دوستو!** حسب ونسب اور رشتہ داریوں کو سامنے رکھا جائے..........تو حضرات حسنینؓ کے شرف وسیادت..........اور جلالت شان..........کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں.......... دیکھئے حضرات حسنینؓ کے نانا.......... سید الکائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.......... حضرات حسنینؓ کی نانی خدیجہؓ ہیں..........حضرات حسنینؓ کی نانی سیدہ عائشہؓ ہیں..........حضرات حسنینؓ کی نانی ام المومنین حفصہؓ وام حبیبہؓ ہیں..........حضرات حسنینؓ کے بہنوئی فاروق اعظمؓ..........اور حضرت عبداللہ بن جعفرؓ جیسی مقدس ہستیاں ہیں..........حضرات حسنینؓ کے خالو سیدنا عثمان غنیؓ..........اور سیدنا ابو العاصؓ اموی ہیں..........حضرات حسنینؓ کے والد امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ ہیں..........سیدنا جعفر طیارؓ جیسے عظیم شہید حضرات حسنینؓ کے چچا ہیں..........حضرات حسنینؓ کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ ہیں..........جسے نبوتؐ نے بضعۃ منی اپنے وجود کا حصہ فرمایا..........میں کہا کرتا ہوں کہ حضرات حسنینؓ کے خاندانی شرف کو دیکھنا ہو..........تو حضرات حسنینؓ کے نانا کی جانب دیکھئے..........حضرات حسنینؓ کی نانی خدیجہؓ سیدہ عائشہؓ..........سیدہ حفصہؓ..........اور ام حبیبہؓ کو دیکھئے..........حضرات حسنینؓ کی رشتہ داری پرکھنی ہے..........تو ان کے بہنوئی سیدنا فاروق اعظمؓ پر نگاہ اٹھائیے..........حضرات حسنینؓ کا حیا جانچنا ہے..........تو حضرات حسنینؓ کے خالو سید

Scanned with CamScanner

عثمان غنیؓ کا شرم وحیا سامنے لائیں............بنو ہاشم اور بنو امیہ میں محبت کے نظائر کا مشاہدہ کرنا ہو............تو حسنینؓ کے خالو سیدنا ابو العاصؓ کی سیرت کا مطالعہ کیجئے............جس کی جگر گوشہ سیدہ امامہؓ............سیدنا علی المرتضیٰؓ کی زوجہ............اور حسنینؓ کی والدہ ہے............حضرات حسنینؓ کی جرات............و بہادری............کا تجزیہ کرنا ہو............تو علی المرتضیٰؓ کے شجاعانہ کارنامے ملاحظہ کیجئے............حضرات حسنینؓ کے تقویٰ کو دیکھنا ہو............تو فاطمۃ الزہراؓ کا تقویٰ تصور میں لائیے............رشتہ داری............محبت و تعلقات............کا انسانی سیرت و کردار اور مکارم اخلاق............پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے............حضرات حسنینؓ کی ذات گرامی کو مختصراً یوں سمجھا جا سکتا ہے............کہ آپ حضرات سید الکائناتؐ کی شفقت............خدیجۃ الکبریٰؓ کا ایثار............عائشہ صدیقہؓ کا تفقہ............فاروقیؓ ہیبت............عثمانیؓ سخاوت............حیدریؓ شجاعت............ابو العاصؓ کی وفا شعاری............اور فاطمیؓ شرم وحیا کے پھول............ایک گلدستہ میں ترتیب دیں............تو یہ گلدستہ امانت............دیانت............صداقت............شجاعت............سیادت............سعادت............امامت............کا یہ مرقع و مجموعہ حسنینؓ کہلائے گا............یہی گلدستہ ریحان نبوت کہلائے گا............یہی گلدستہ جنتی نوجوانوں کا سردار کہلائے گا............

**وآخر دعوانا ان الحمد الله رب العالمين ٥**

Scanned with CamScanner

# دوسرا خطبہ

# اسلام
# اور افراط وتفریط
# مع
# واقعہ کربلا اور چند شبہات

۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ بمطابق ۳۰ اپریل ۱۹۹۹

بروز جمعہ بمقام جامع مسجد مکی بائیجی چوک پنوعاقل

Scanned with CamScanner

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔
بسم الله الرحمن الرحيم قل يٰاهل الكتٰب لاتغلوا في دينكم غير الحق ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا كثيراً وضلوا عن سواء السبيل.

(پاره نمبر ۶ سوره مائده آيت نمبر۷۷)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم! لاتطرونى كما اطرت النصارىٰ عيسىٰ بن مريم انما انا عبدالله ورسوله (الحديث)

و قال عليه الصلوة والسلام: لا تفضلوانى علىٰ انبياء الله. او كما قال عليه السلام.

صدق الله خالقنا العظيم وصدق رسوله النبى الكريم الامين!

Scanned with CamScanner

**گرامی قدر دوستو بزرگو اور عزیز نوجوانو!** جیسا کہ آپ نے گذشتہ جمعہ کے خطبے میں سنا.......... کہ سیدنا حسین ابن علیؓ کا مقام ومرتبہ بلند.......... ہے.......... اور حضور علیہ السلام کی ان سے محبت.......... وشفقت.......... واضح الفاظ کے ساتھ احادیث میں مذکور ہے.......... یہ بات اس لئے کافی ہے.......... کہ وہ امت محمدیہ کو محبوب.......... پیارے.......... اور امت کی آنکھوں کا تارا ہوں.......... پھر کربلا میں جو واقعہ.......... ان کے ساتھ پیش آیا.......... جس میں انہیں اور ان کے ساتھیوں کو شہادت نصیب ہوئی.......... وہ اس قدر المناک تھا.......... کہ بدقسمتی سے اگر کسی شخص کو ان سے محبت نہ بھی ہو.......... تو ہمدردی ضرور پیدا ہو جاتی ہے.......... مگر کسی گہری سازش کے تحت یہ محبت.......... اور ہمدردی.......... امت محمدیہ کے لئے فتنہ بنادی گئی ہے.......... روافض نے اس محبت و ہمدردی کی آڑ میں.......... ایسی ایسی روایتیں گھڑیں.......... کہ اسلام کی حقیقی شکل وصورت.......... مسخ ہونے کے قریب ہوگئی.......... اور ایسی ناقابل اعتبار روایات عوام کے سامنے لائیں.......... کہ جن پر یقین کی بدولت انسان کا ایمان تک رخصت ہو جاتا ہے.......... اور وہ گمراہی کی گھاٹیوں میں جا پڑتا ہے.......... بزرگان دین اور اکابرین امت.......... کسی دور میں بھی ایسی موضوع اور من گھڑت روایتوں سے غافل نہیں رہے.......... بلکہ انہوں نے ایسی موضوع.......... اور من گھڑت روایتوں کی تردید اور نشاندہی کے لئے.......... بھرپور کوششیں فرمائیں جو آج کتابوں کی شکل ہمارے سامنے ہے.......... اسلامی لٹریچر کی جانب توجہ کی جائے.......... تو باقاعدہ اس عنوان پر تحریر کی جانے والی کتابیں شمار سے بھی باہر ہیں..........

Scanned with CamScanner

دور حاضر میں......... ایسی ایمان سوز روایات کی شہرت اور زبان زد عام ہونے کی بنیادی وجہ......... قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے لاعلمی ہے......... اس لاعلمی کے باعث......... جہاں اور خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں......... وہاں عقائد و نظریات کا فساد اور تباہی بھی زوروں پر ہے......... اس پہ جتنا بھی افسوس کیا جائے......... کم ہے.........

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس جاتا رہا

**گرامی قدر دوستو!** قبل اس کے میں کوئی اور بات کروں......... پہلے تو آپ حضرات یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں......... کہ ہر شخص خواہ کتنا ہی معتبر اور معزز کیوں نہ ہو......... قرآن و حدیث کی رو سے اس کی تعظیم و تکریم......... کی ایک حد مقرر کی ہے......... انبیاء علیہم السلام......... حتیٰ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم......... اور محبت......... کی ایک حد مقرر ہے......... نبی کی حیثیت سے قرآن و حدیث......... کی مقرر کردہ اس حد میں رہ کر انبیاء علیہم السلام سے محبت کرنا......... انکی تعظیم بجالانا ایمان ہے......... قرآن و حدیث کے دائرہ سے نکل کر انبیاء کی تعظیم......... اور حضور علیہ السلام سے عشق......... کے دوسرے راستے تلاش کرنا مبالغہ آرائی ہے......... جس کی قرآن و حدیث......... میں کھلی ممانعت ہے......... قرآن مجید میں ایک مقام پر فرمایا گیا.........:

﴿لا تغلو فی دینکم﴾ (پ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۷۷)

''اپنے دین میں مبالغہ آرائی نہ کیا کرو.........''

انبیاء علیہم السلام......... خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت......... اور

تعظیم ایمان ہے.......... بلا شک ایمان ہے.......... دین حق کی شرط اول ہے..........
اس کے ایمان ہونے میں.......... دین ہونے میں.......... کوئی شبہ نہیں ہے..........
جب اس کے دین ہونے میں.......... ایمان ہونے میں.......... کوئی شبہ نہیں.......... تو
اس میں غلو اور مبالغہ آرائی قطعاً ناجائز اور حرام ہے.......... خود رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس کے بارے میں فرمایا..........:

تم میرے متعلق غلو نہ کیا کرو.......... تم سے پہلی امتیں
اس وجہ سے گمراہ ہوئیں.......... کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کو خدا کا
شریک بنالیا تھا..........

بعینہ اسی ضابطے واصول کے تحت صحابیؓ.......... اور نواسہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناطے سیدنا حسینؓ سے محبت.......... اور ان کے اعزاز واکرام.......... کی
ایک خاص حد مقرر ہے.......... اس حد میں رہتے ہوئے.......... صحابیؓ کی حیثیت
سے.......... نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم.......... جگر گوشہ بتولؓ.......... اور سیدنا علی
المرتضیٰؓ کا پھول.......... ہونے کے ناطے سیدنا حسینؓ سے محبت کرنا.......... سیدنا حسینؓ کا
اعزاز واکرام کرنا.......... سیدنا حسینؓ کا احترام بجالانا.......... جزو ایمانی ہے..........
تقاضائے مسلمانی ہے.......... مگر قرآن وحدیث کی مقررہ حد سے نکل کر.......... سیدنا
حسینؓ کی محبت کا دم بھرنا.......... سیدنا حسینؓ سے اظہار عقیدت کرنا.......... قرآن و
حدیث سے اعراض کرتے ہوئے.......... حسینؓ سے محبت کے دوسرے ذرائع تلاش کرنا
مبالغہ آرائی اور غلو ہے.......... گمراہی وضلالت کے مترادف ہے.......... جس کی
اجازت از روئے شرع کسی بھی مسلمان کو نہیں ہے..........

الحمد اللہ ثم الحمد اللہ فخر سے کہتے ہیں.......... کہ ہم مسلمان ہیں.......... ہم کلمہ گو

Scanned with CamScanner

ہیں......قرآن وحدیث کے داعی اور عامل ہیں......ہم صحابیؓ کی حیثیت سے حسینؓ کی عظمت بیان کریں گے......لیکن قرآن وحدیث کے دائرہ میں رہتے ہوئے......ہم نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے ناطے......حسینؓ کا مقام، مرتبہ بیان کریں گے......کسی کی ملامت یا خوف سے نہیں......بلکہ اسلام کی مقررہ حدود سامنے رکھ کر......ہم اپنے ایمان کا تقاضا سمجھتے ہوئے......حسینؓ کی سیرت حسینی کردار......حسینی اخلاق......اور حسینی جرات و بہادری......کا تذکرہ کریں گے......ایک بار نہیں بار بار کریں گے......ہم ہی تو ہیں جو حسین کریمینؓ کو آنکھوں کی ٹھنڈک سمجھتے ہیں......آنکھوں کا نور اور دل کا سرور سمجھتے ہیں......حسینؓ کی عظمت کے ترانے گاتے ہیں......حسینی سیرت و حسینی کردار اپناتے ہیں......

صدیقؓ......فاروقؓ......کو صحابہؓ......میں سب سے افضل جانتے ہیں......حسینؓ و حسنؓ سے دلی محبت کرتے ہیں......اور چمڑے کے موزوں پر مسح جائز سمجھتے ہیں......حسینؓ سے ہماری عقیدت......حسینؓ سے ہماری محبت قرآن و حدیث کے تابع ہے......قرآن وحدیث سے باہر نہیں......قرآن وحدیث کو نظر انداز کر کے حسینؓ کی مدح و ستائش کرنا......حسینؓ سے محبت کے دعوے کرنا......حسینؓ کا نام الاپنا......یا پھر ہائے حسینؓ......وائے حسینؓ......کی آڑ میں نبی علیہ السلام کے صحابہؓ سے بیزاری......خلفائے راشدینؓ پہ تبرا......اور امہات المومنین پہ زبان درازی......اسلام نہیں بلکہ کفر و ضلالت ہے......

**واجب الاحترام دوستو!** یہ مختصر تمہید اور اصول سمجھنے کے بعد......جب ہم واقعہ کربلا کو لیں گے......یعنی اس پر بحث اور گفتگو کریں گے......تو اس

Scanned with CamScanner

کے لئے پہلے ہمیں ان اسباب اور وجوہات سے آگاہی حاصل کرنا ہوگی......جنہیں ہم واقعہ کربلا کا پس منظر......(Back Ground) کہہ سکتے ہیں......تب جاکر ہم اس واقعہ کی حقیقت......اور اصلیت......تک پہنچ پائیں گے......زیادہ تفصیل نہ سہی......مگر اختصار کے بغیر بھی گزارا نہیں......اس لئے پہلے تھوڑی سی گفتگو اس پر ہوتی چلے تو بہتر ہے......

**گرامی قدر دوستو!** جن اسباب ووجوہات......یا پھر بالالفاظ دیگر واقعہ کربلا کے پس منظر سے ہم آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں......وہ سب کے سب مظلوم مدینہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کے ہیں......۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت کے بعد......سیدنا علی المرتضیٰؓ سریرآرائے خلافت ہوئے......تو قصاص عثمانؓ کے مسئلہ پر......سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ کے مابین جنگ صفین ہوئی......جو فتح وشکست کے فیصلے کے بغیر اختتام کو پہنچی......پھر تحکیم یعنی مذاکرات اور فیصلے کا مرحلہ بھی آیا......مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور اختلافات اپنی جگہ باقی رہے......یہاں تک کہ ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ میں حضرت علی المرتضیٰؓ......ایک خارجی عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھوں شہید ہو گئے......حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد......ان کے حامیوں نے عراق میں سیدنا حسنؓ ابن علیؓ......کو خلیفہ نامزد کر دیا......جبکہ اہل شام پہلے ہی حضرت امیر معاویہؓ کی بیعت کر چکے تھے......حضرت حسنؓ کی طبعیت فطری طور پر نرمی وصلح جوئی کیطرف مائل تھی......پھر اپنی جماعت کی طرف سے غداری وبے وفائی......کے تجربات بھی ان کے سامنے تھے......چنانچہ اپنی جماعت کی غداری وبے وفائی......کے پیش نظر آپ نے......۷ ماہ بعد ۴۱ھ کے اوائل میں......خلافت سے

Scanned with CamScanner

علیحدگی اختیار کر کے ......... حضرت معاویہؓ کے دست مبارک پہ بیعت کر لی ......... آپ کے ساتھ حضرت حسینؓ نے بھی ......... امیر معاویہؓ کی بیعت کر کے انہیں اپنا خلیفہ، امام تسلیم کر لیا ......... آپ کے اس مثالی طرز عمل سے ......... امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئی ......... باہمی اختلافات کا خاتمہ ہو گیا ......... اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشن گوئی حرف بحرف پوری ہو گئی ......... جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے متعلق فرمائی تھی .........:

ان ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین من المسلمین (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۳۰)

''یعنی میرا یہ بیٹا حسنؓ سید ہے ......... اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا .........''

حضرت حسنؓ کی وفات کے بعد کوفیوں نے ......... حضرت حسینؓ کو اکسا کر امیر معاویہؓ کے مقابل لانے کی بہت کوششیں کیں ......... لیکن انہیں اس میں کامیابی نہ ہوئی ......... اور حضرت حسینؓ سیدنا معاویہؓ کی بیعت پر قائم و دائم رہے ......... اور اسے کسی حال توڑنا مناسب نہ سمجھا .........

مگر ۵۷ھ میں ......... جب سیدنا معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ ......... کے مشورہ پر یزید کو اپنا ولی عہد اور جانشین نامزد کر کے ......... اس کے لئے بیعت لینا شروع کی تو یہ دبے ہوئے اختلافات ایک مرتبہ پھر ابھر کر سامنے آ گئے ......... حضرت حسینؓ اور چند دیگر صحابہؓ نے ......... امیر معاویہؓ کے اس فیصلہ سے اختلاف کیا ......... چنانچہ اس مسئلہ پر سیدنا معاویہؓ سے کافی مذاکرات ہوئے ......... خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا ......... مگر حضرت معاویہؓ اپنے ارادے پر پکے رہے ......... اور یزید کی بیعت جاری و ساری رہی .........

Scanned with CamScanner

اب جہاں تک حضرت مغیرہؓ کا تعلق ہے ........ تو یہ صحابی رسولؐ ہیں ان کا مشورہ کسی عہدہ یا لالچ کی خاطر نہیں ........ بلکہ اخلاص و دیانتداری پر مبنی تھا ........ یہ مسلمانوں کی باہمی خونریزی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے ........ اس لئے انہوں نے سوچا ........ کہ امت مسلمہ جو پہلے ہی ایک مرتبہ جنگ جمل ........ اور جنگ صفین ........ میں ایک دوسرے کو خون میں نہلا کر ........ اپنی توانائی ضائع کر چکی ہے ........ کہیں دوبارہ برسرِ پیکار نہ ہو جائے ........ اس لئے انہوں نے سیدنا امیر معاویہؓ کو یزید کی ولی عہدی کا مشورہ دیا ........ تاکہ حضرت معاویہؓ کے بعد خلیفہ کے انتخاب کا مسئلہ پیدا نہ ہو ........ علامہ ابن خلدونؒ کے بقول حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کا مشورہ قبول کر کے ........ امت مرحومہ کے اتحاد کو ترجیح دی ........ تاکہ امت کا اتحاد و اتفاق برقرار رہے ........ جسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی اہمیت بخشی ہے ........

**گرامی قدر دوستو!** کچھ لوگ جو تاریخ ہی کو اپنا دین و ایمان ........ اور حرفِ آخر سمجھتے ہیں ........ تو وہ لوگ ........ فضائل سیدنا امیر معاویہؓ ........ میں وارد شدہ احادیث ........ ان کی صحابیت ........ ان کی نیک نیتی ........ اس دور کے حالات ........ اور ان کے تقاضوں سے روگردانی کرتے ہوئے ........ یزید کی ولیعہدی کے باعث ........ سیدنا معاویہؓ پہ انگشت طعن دراز کرتے ہیں ........ اور سیدنا معاویہؓ کی ........ ذات گرامی پر تنقید کے لئے ........ بطور خاص سیدنا معاویہؓ ........ کے اس فعل کی آڑ لیتے ہیں ........ جس میں سراسر امت کی فلاح و بہبود ........ کا جذبہ کارفرما تھا ........

**گرامی قدر دوستو!** یہ مقام سخت مشکل ہے ........ کیونکہ حالات و واقعات کا تقاضا کچھ اور ہے ........ اور سیدنا معاویہؓ کے شرف صحابیت کا تقاضا کچھ

Scanned with CamScanner

اور.......... لیکن عالم اسلام کے مشہور فلاسفی.......... اور نامور مؤرخ.......... علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ نے بڑی قابلیت و مہارت.......... سے اس مشکل کو حل کیا ہے.......... اور اس واقعہ کو ایسے آسان اور بہترین انداز میں پیش کیا ہے.......... کہ نہ تو مقام صحابیت مجروح ہوتا ہے.......... اور نہ حقائق سے چشم پوشی لازم آتی ہے..........

علامہ ابن خلدونؒ نے.......... پہلے ولی عہدی یعنی جانشینی کے جواز یا عدم جواز پہ طویل بحث کی ہے.......... اور پھر جن اسباب نے حضرت معاویہؓ کو یزید کی جانشینی پر مجبور کیا.......... ان کا تفصیلی ذکر بھی فرمایا ہے.......... علامہ ابن خلدونؒ اپنی بے مثال تصنیف.......... ''تاریخ ابن خلدون'' کے شہرہ آفاق مقدمہ میں.......... ولیعہدی کی شرعی حیثیت اور ضرورت پہ کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں..........:

> ''کہ امامت وخلافت کے معنی امت کے دینی...... و دنیاوی مفادات...... کی نگرانی اور حفاظت کے ہیں...... پس امام یا خلیفہ لوگوں کے مفادات کا امین اور انکی بہبود کا ذمہ دار ہے...... اور جب وہ اپنی زندگی میں اس کا ذمہ دار ہے...... اور اسے اپنی زندگی میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود عزیز ہے...... تو قدرتی طور پر اس کی خواہش ہونی چاہیئے...... بلکہ اسکا اخلاقی فریضہ بنتا ہے...... کہ وہ اپنی موت کے بعد کسی ایسے شخص کو اپنا جانشین کر جائے...... جو اسی کی طرح امت کے معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا ہو...... اسی کا نام ولیعہدی و جانشینی ہے...... اور یہ شرعاً بالکل جائز ہے...... کیونکہ اس کے جواز پر اور اس طرح خلافت کے انعقاد پر امت کا اجماع ہو چکا ہے...... امت اتفاق کر چکی ہے......'' (مقدمہ ابن خلدون مترجم اردو ص ۲۱۴ ولیعہدی کا بیان)

ولیعہدی یعنی جانشینی.......... کی شرعی حیثیت اور ضرورت کے بیان کے بعد

Scanned with CamScanner

ابن خلدونؒ نے فاروق اعظمؓ اور عثمان غنیؓ............ کے انتخاب کی مثالیں پیش کرتے ہوئے فرمایا............ کہ اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ ولیعہدی کے جواز پر متفق اور اکٹھے تھے............ اور اجماع امت ایک شرعی دلیل ہے............ لہٰذا اس معاملے میں امام یا خلیفہ پہ کوئی الزام نہیں دھرا جا سکتا............ اگر امام یا خلیفہ وقت کسی مصلحت کے باعث اپنے باپ یا بیٹے کو بھی جانشین بنا جائے............ تو بھی اس پر تنقید نہیں کی جا سکتی............ اس لئے کہ جب اس کی نیک نیتی............ اور خیراندیشی پر اس کی زندگی میں اعتماد ہے............ تو انصاف کا تقاضا یہی ہے............ کہ اس کی موت کے بعد بھی اس کی ذات پر کوئی الزام نہ آنا چاہئے............

یہ تو ہوئی ابن خلدونؒ کے حوالے سے ولیعہدی اور جانشینی کے جواز کی بحث............ رہے وہ اسباب جنہوں نے حضرت معاویہؓ کو یزید کی جانشینی پر مجبور کیا............ تو میں طوالت سے گریز ہوئے............ ابن خلدونؒ کی تحریر کا خلاصہ آپ حضرات کے سامنے لانا مناسب سمجھتا ہوں............ ویسے بھی جانشینی کی شرعی پوزیشن............ اور ضرورت کو سمجھ لینے کے بعد............ آدھا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے............ یزید کی جانشینی کی پہلی وجہ............ جو حضرت معاویہؓ نے سامنے رکھی............ وہ امت کا اتحاد و اتفاق تھا............ اور اس کی صورت صرف یہی تھی کہ خلیفہ بنوامیہ میں سے ہو............ کیونکہ اس وقت تقریباً سارے کلیدی عہدے بنوامیہ کے پاس تھے............ اگر خلافت ان سے باہر جاتی تو وہ اسے برداشت نہ کرتے............ اور لامحالہ اس کا نتیجہ زبردست خونریزی اور قتل و قتال کی صورت میں نکلتا............ اور یہ بات زیادہ بعید بھی نہ تھی............ اس لئے کہ بنوامیہ عرب کا بڑا طاقتور قبیلہ تھا............ انکی مزاحمت یا مخالفت کوئی معمولی شے نہ ہوتی............ پھر حضرت معاویہؓ نے یہ کام امت کے اجماع و اتفاق

Scanned with CamScanner

سے بھی کیا......... جو بذات خود ایک حجت اور دلیل ہے......... دوسری بات یہ ہے......... کہ حضرت معاویہؓ صحابی رسولؐ ہیں......... بہت سے فضائل و مناقب کے مالک ہیں......... اور صحابیت کے لئے عدالت لازمی ہے......... نبی علیہ السلام کا ایک ایک صحابی عادل ہے......... ان میں سے کسی پر جرح یا تنقید نہیں کی جا سکتی......... صحابی ہونے کی وجہ سے بھی......... حضرت معاویہؓ کی نیت پر شک نہیں کیا جا سکتا......... پھر آپ کے اس فعل کے وقت سینکڑوں صحابہؓ موجود تھے......... ان کی خاموشی اس دعویٰ کی دلیل ہے......... کہ امیر معاویہؓ کی نیت نیک اور صاف تھی......... کیونکہ صحابہ کرامؓ حق و صداقت کے معاملے میں......... رواداری و چشم پوشی کے قائل نہ تھے......... اور نہ حضرت معاویہؓ ایسے تھے......... کہ وہ اپنی ذاتی پسند و ناپسند کو امت مسلمہ کے مفاد کے آڑے آنے دیتے......... یہ سب لوگ یعنی حضرات صحابہ کرامؓ اس شبہ سے بہت بلند ہیں......... اور ان کی عدالت بھی ایسی کمزوری سے مانع ہے.........

یہ تو وہ اسباب ہیں......... جو ابن خلدونؒ نے نقل فرمائے......... ان کے علاوہ بھی دیکھا جائے......... تو حضرت معاویہؓ نے صرف بیٹا ہونے کی وجہ سے......... یزید کو اپنا جانشین نہیں بنایا......... بلکہ وہ اسے اپنے طور پر امور حکومت کا......... ماہر و جنگجو اور قابل ولیعہدی سمجھتے تھے......... پھر اس وقت یزید میں وہ خرابیاں بھی نہ تھیں......... جو بعد میں چل کر پیدا ہوئیں......... باقی صحابہ کرامؓ بھی اسے نیک اور صالح سمجھا کرتے تھے......... یہی وجہ ہے کہ یزید کی نامزدگی کے بعد حضرت معاویہؓ نے کئی مرتبہ جمعہ کے خطبے میں فرمایا.........:

> "اے اللہ اگر یزید خلافت کا اہل ہے...... تو اسے اس تک پہنچا ورنہ اس کی روح قبض کر لے......"

(حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق ص ۱۱۰/۱۱۱ بحوالہ البدایہ ص ۸۰ ج ۸)

Scanned with CamScanner

اس سے بھی حضرت معاویہؓ کی .......... نیکی نیتی اور فلاح امت کے جذبہ کا اظہار ہوتا ہے .......... ان کے اس فعل پر ان کے خلاف بدگمانی .......... یا ان پر طعنہ زنی ایک مسلمان کیلئے کسی صورت میں بھی جائز نہیں .......... مناظر اعظم علامہ دوست محمد قریشیؒ نے بھی .......... ''منہاج التبلیغ'' میں تحریر فرمایا ہے .......... کہ اگر بنظر اہلسنت تحقیق مقصود ہے .......... تو کسی سنی مسلمان کو حضرت معاویہؓ پر طعنہ کرنے کا حق ہے .......... اور نہ بدگمانی کا .......... ان کے نزدیک بدلے ہوئے حالات کا صحیح حل یہی تھا .......... کہ وہ کسی کو اپنی زندگی میں ہی بادشاہ نامزد کر جائیں .......... تا کہ اس انتخاب کے سلسلے میں جنگ جمل .......... اور جنگ صفین .......... کے بعد اسلامی دنیا پھر سے قتل وقتال پر آمادہ نہ ہو جائے .......... اور ممالک عربیہ پھر نئے سرے سے جنگ وجدال کی آماجگاہ نہ بن جائیں .......... (ص ۳۱۱ موضوع شہادت حسینؓ)

**گرامی قدر دوستو!** ان اسباب اور مجبوریوں کے باوجود .......... پھر بھی ہم کہتے ہیں .......... کہ اگر چہ حضرت معاویہؓ کا یزید کو خلیفہ نامزد کرنا .......... سو فیصد درست نہیں اسے زیادہ سے زیادہ اجتہادی خطا قرار دیا جاسکتا ہے .......... مگر یزید کی نامزدگی کی آڑ میں .......... حضرت معاویہؓ جیسے جلیل القدر .......... صحابی پر تنقید نہیں کی جاسکتی .......... کسی بھی شخص یا جماعت کو .......... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سالے .......... اور کاتب وحی کے خلاف دیدہ دہنی نہیں کرنی چاہیئے .......... لیکن اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی امیر معاویہؓ پر انگشت طعن دراز کرتا ہے .......... یا ان کے مثالی کردار کو داغدار کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے .......... تو بحیثیت مسلمان ہم اس طعن وتشنیع کو برداشت نہیں کر سکتے .......... اور نہ ہماری غیرت ایمانی ہمیں ایسی حرکت کے برداشت کی اجازت دیتی ہے .......... اس لئے نہیں کہ معاویہؓ سے ہماری کوئی رشتہ داری

Scanned with CamScanner

ہے.........معاویہؓ سے ہمارے کوئی خاندانی تعلقات ہیں.........یا معاویہؓ نے ہمیں مال و دولت کچھ دیا ہے.........معاویہؓ پر تنقید.........معاویہؓ پر تبرا.........صرف اس لئے برداشت نہیں.........کہ معاویہؓ کی نسبت نبی علیہ السلام سے ہے.........معاویہؓ صحابی رسولؐ ہیں.........معاویہؓ خال المومنین ہیں.........معاویہؓ مدبر اسلام اور امیر المومنین ہیں.........معاویہؓ کاتب وحی.........اور کاتب قرآن ہیں.........معاویہؓ کی بہن.........ام حبیبہ ام المومنین.........اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں.........معاویہؓ کی بہن.........نبوتؐ کا حرم ہیں.........معاویہؓ وہ عالی قدر شخصیت ہیں.........جس کا والد.........ابوسفیانؓ صحابیؓ اور والدہ ہندہ صحابیہؓ ہیں.........معاویہؓ وہ مقدس شخص ہیں.........جس کا گھر فتح مکہ کے موقع پر جائے امن قرار دیا گیا.........پیغمبر علیہ السلامؐ کے فرمان کے مطابق معاویہؓ ہادی و مہدی ہیں.........معاویہؓ ۶۵ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی سلطنت اسلام کے حکمران ہیں.........معاویہؓ وہ عظیم جرنیل ہیں.........کہ جس کے لشکر نے کابل اور قندھار تک.........توحید کے پھریرے لہرائے.........جو غزوۂ ذی خشب میں اسلامی لشکر کے امیر بنے.........

ہمارے لئے حسینؓ کی محبت ایمان ہے.........حسینؓ ہماری عقیدت کا محور و مرکز ہیں.........حسینؓ نواسہ رسولؐ ہیں.........حسینؓ تاجدار شہادت ہیں.........حسینؓ جنتی نوجوانوں کا سردار ہے.........لیکن یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ حسینؓ کا نام لیکر معاویہؓ پہ تنقید کی جائے.........محبت حسینؓ ایمان ہے.........تو محبت معاویہؓ کی بھی ایمان ہے.........

حسینؓ نواسہ رسولؐ ہے.........تو معاویہ سالہ رسولؐ ہے.........حسینؓ سے بغض حسینؓ سے عداوت گمراہی وضلالت ہے.........تو معاویہؓ کا بغض و عداوت بھی گمراہی ہے.........دونوں صحابی ہیں.........دونوں پیغمبر علیہ السلام کے پروردہ ہیں.........

Scanned with CamScanner

دونوں پیغمبر علیہ السلام کے قریبی ہیں......... ہم فرق مراتب کے ساتھ......... دونوں کو
یعنی حسینؓ اور معاویہؓ کو آنکھوں کا نور......... دل کی ٹھنڈک اور ایمان کا حصہ سمجھتے
ہیں......... ان دونوں میں سے کسی پر تنقید اسلام دشمنی کہتے ہیں.........

**گرامی قدر دوستو!** سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا......... تو مجھے
کچھ الفاظ اس عظیم صحابی......... عظیم مجاہد......... عظیم جرنیل......... عظیم مدبرو
سیاستدان......... اور ملت اسلامیہ کے اس تابندہ ستارے کی نذر کرنے پڑے.........
جبکہ میں عرض کر رہا تھا ولیعہدی......... یزید کو ولیعہدی و جانشینی کی شرعی حیثیت.........
یزید کی نامزدگی کے اسباب......... اور وجوہات......... سے آگاہی کے بعد جو بڑی
مشکل ہمیں پیش آتی ہے......... وہ یزید کی بیعت سے تعلق رکھتی ہے......... کیونکہ
صحابہ کرامؓ جو یزید کی نامزدگی اور بیعت کے وقت موجود تھے......... تو انہوں نے کچھ
مصلحتوں کے پیش نظر......... یزید کی بیعت کر لی......... جبکہ سیدنا حسینؓ ابن
علیؓ......... عبداللہ بن زبیرؓ......... اور چند دیگر حضرات نے اس سے انکار کر دیا.........
حتیٰ کہ حضرت حسینؓ......... اور عبداللہ بن زبیرؓ نے تو......... اس انکار پر اپنی جان تک
دیدی مگر بیعت پھر بھی نہ کی......... صحابہ کرامؓ کی بیعت کی وجوہات کیا تھیں.........
حضرت حسینؓ کے انکار کے اسباب کیا تھے؟......... بیعت کرنے والوں نے بیعت
کیوں کی؟......... نہ کرنے والوں نے انکار کیوں کیا؟......... یہ لمبا چوڑا اور تفصیلی
مضمون ہے......... مؤرخین اور علمائے کرام نے مقام صحابیت کو ملحوظ خاطر رکھتے
ہوئے......... اس عنوان پر سیر حاصل بحث کی ہے......... اور تمام اشکالات کے مدلل و
مفصل جواب دیئے ہیں......... جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے
......... تاکہ وہ افراط وتفریط سے محفوظ رہ سکے.........

Scanned with CamScanner

آج کچھ لوگ کہتے ہیں.......... کہ جب حضرت حسینؓ نے یزید کی بیعت نہ کی.......... اور اسے خلیفہ نہیں مانا.......... تو دیگر صحابہؓ نے بیعت کیوں کی تھی؟ انہیں بھی حضرت حسینؓ کی اتباع کرنی چاہیئے تھی.......... صحابہؓ عزیمت کی راہ چھوڑ کر رخصت پر عمل کر رہے تھے.......... یا حکومت وقت سے ٹکرانا صرف حضرت حسینؓ کا کام تھا.......... صحابہؓ یہ صلاحیت کھو بیٹھے تھے.......... پھر یہ لوگ صحابہؓ سے اس کا جواب لینا اپنا حق سمجھتے ہیں.......... ان کے مد مقابل دوسرے آتے ہیں.......... جو حضرت حسینؓ پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں.......... کہ حضرت حسینؓ نے دوسرے سب صحابہؓ سے الگ راستہ کیوں اختیار کیا؟.......... انہیں دیگر صحابہؓ کی پیروی کرنا چاہیئے تھی.......... معاذ اللہ حسینؓ حکومت وخلافت کے طالب تھے وغیرہ وغیرہ.......... افسوس کہ آج کے اکثر لوگ اس افراط تفریط کے شکار اور راہ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں.......... کچھ تو صحابہؓ کی محبت میں حسینؓ ابن علیؓ کو مطعون ٹھہراتے ہیں.......... اور دوسرے کچھ حضرات حسینؓ کی عقیدت میں غلو کا شکار ہو کر.......... صحابہ کرامؓ پر الزام تراشی کرتے ہیں.......... افسوس تو اس پر ہے کہ اغیار تو بجائے.......... خود کچھ اپنے بھی اس دریا میں بہہ گئے.......... اور حیرت کی انتہاء یہ ہے.......... کہ اپنی جماعت کے ساتھ اسلامی کا لاحقہ لگانے والے بھی ایسی ایمان سوز حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں..........

**گرامی قدر دوستو!** آج جب یہ افراط وتفریط ہمارے سامنے آتی ہے.......... تو اس افراط وتفریط اور گمراہی سے بچنے کی واحد صورت یہ ہے.......... کہ ہم صحابہ کرامؓ کی دینی حیثیت کو سمجھنے کی کوشش کریں.......... صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ وہ مقدس جماعت ہے.......... کہ اس جیسی جماعت چشم فلک نے نہ پہلے کبھی دیکھی.......... اور نہ قیامت تک دیکھ سکے گی.......... یہ جماعت پوری

Scanned with CamScanner

انسانیت کے لئے آئیڈیل..........اور نمونہ کی مصداق ہے..........شرعی و دینی معاملات میں ان حضرات کے اقوال و افعال..........اور کردار کو جو اہمیت حاصل ہے..........وہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہے.......... یہاں تک کہ ان کے اقوال و افعال کو بھی ''سنت'' کا درجہ حاصل ہے (نور الانوار ص ۱۷۵) اس لیئے کہ ان حضرات نے قرآن کی تفہیم و تفسیر..........اور شریعت کے رموز و اسرار کو براہ راست..........رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھا ہے..........شرعی معاملات میں ان کا اجماع و اتفاق..........قرآنی آیت.......... اور خبر متواتر کا درجہ رکھتا ہے..........جس کا منکر کافر قرار دیا گیا ہے (اصول الشاشی ص ۷۶ بحث اجماع) اس کے علاوہ ان حضرات کو دینی مسائل میں..........اجتہاد کا ملکہ بھی حاصل تھا..........جس کی اجازت انہیں خود دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی..........جیسا کہ حضرت معاذ بن جبلؓ والی حدیث سے واضح ہوتا ہے..........(اصول الشاشی بحث قیاس ۸۱)

صحابہ کرامؓ کی اس حیثیت کو سمجھنے کے بعد..........جب ہم صحابہ کرامؓ اور سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کے اختلاف رائے کو دیکھیں گے..........تو صحیح سمت میں ہماری رہنمائی بھی ہوگی..........اور تمام سوالات کا جواب بھی آسانی سے ملے گا..........اب آیئے یزید کی بیعت..........اور صحابہ کرامؓ و حسینؓ ابن علیؓ کے اختلاف رائے پر.......... جب یزید کی بیعت کا معاملہ صحابہ کرامؓ کے سامنے آیا..........تو انہوں نے حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کو ترجیح دی..........جن میں امت کے اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے اور آپس کی خونریزی سے بچنے کی تاکید کی گئی تھی..........اس لئے ان ارشادات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ نے یزید کی بیعت کرلی..........اور یہی ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا.......... جس پر انہوں نے نیک نیتی سے عمل کیا..........اس کے برعکس حضرت حسینؓ ابن

Scanned with CamScanner

علیؓ...... خلافت کے لئے خلیفہ کے ذاتی کردار کو دوسری تمام باتوں سے زیادہ ضروری سمجھتے تھے...... پھر انہیں یزید کے طریقہ انتخاب پر بھی اعتراض تھا...... لہٰذا جب انہوں نے اپنے نظریئے کے مطابق یزید کا جائزہ لیا...... تو اسے اپنے اجتہاد کے مطابق نہ پایا...... اس بناء پر آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا...... پھر اہل کوفہ کی یقین دہانیوں کے باعث...... آپ یزید کے خلاف میدان عمل میں بھی اترے...... لیکن کوفیوں کی غداری و بے وفائی نے آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا...... اور بالآخر آپ شہید ہو گئے...... ہماری طرف سے سارے اعتراضات کا ایک ہی جواب ہے...... کہ صحابہ کرامؓ اور حضرت حسینؓ کا اختلاف رائے...... آپس کے عناد یا دنیاوی مفادات کے باعث نہ تھا...... بلکہ دونوں طرف سے اجتہاد کام کر رہا تھا...... صحابہ کرامؓ کا یزید کی بیعت کر لینا...... حضرت حسینؓ کی مخالفت یا الفت یزید کی وجہ سے نہ تھا...... بلکہ اتحاد امت اور قتل و غارت سے بچاؤ کی خاطر تھا...... حضرت حسینؓ بھی صحابہؓ کی مخالفت نہ چاہتے تھے...... انکا انکار بھی اصلاح احوال کے لئے تھا...... جنہوں نے بیعت کی تو اس میں دین کا مفاد سمجھا...... اسلام کی بھلائی دیکھی...... خون مسلم کی حرمت دیکھی...... جنہوں نے انکار کیا تو انہوں نے بھی دین کا فائدہ سوچا...... اسلام کا بھلا سامنے رکھا...... بیعت کرنے والے بھی دین کا مفاد چاہتے تھے...... انکار کرنے والے بھی دین کا فائدہ چاہتے تھے...... بیعت کرنے والوں کی بیعت دین کی خاطر تھی...... انکار کرنے والوں کا انکار بھی دین کے لئے تھا...... سب دین اسلام کی بھلائی چاہتے تھے...... دین کا استحکام اور سر بلندی چاہتے تھے...... کچھ نے دین کا بھلا بیعت میں دیکھا...... اور کچھ نے بھلا انکار میں دیکھا...... اختلاف صرف

رائے کا تھا.......... فرق صرف سوچ کا تھا.......... تفاوت فکر و اجتہاد کا تھا.......... جس کا حق خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا تھا.......... اور یہ ایسا اختلاف نہیں کہ اس کی نظیر اس سے پہلے تاریخ اسلام میں نہ ملتی ہو.......... دین کے فروعی مسائل میں صحابہ کرامؓ اور آئمہ مجتہدین کا اختلاف سب کے سامنے ہے.......... یہ بھی اسی طرح کا اجتہادی اختلاف تھا.......... جس کو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت فرمایا.......... باہمی مخالفت.......... دنیاوی مفادات.......... بزدلی و بہادری.......... عزیمت یا رخصت کی بات نہ تھی.......... نہ اسلام کی زندگی موت کا مسئلہ تھا.......... صحابہؓ نے حسینؓ پر نکیر نہیں فرمائی.......... نہ حضرت حسینؓ نے صحابہؓ کو غلط قرار دیا.......... جب حسینؓ صحابہؓ پر تنقید نہیں کرتے.......... نہ صحابہؓ حسینؓ کو ملامت کا نشانہ بناتے ہیں.......... جب دونوں فریق ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے.......... ایک دوسرے پر جرح نہیں کرتے تو آج کے مؤرخ اور دانشور کو یہ اختیار کس نے دیا ہے.......... کہ وہ صحابہ کرامؓ سے جواب طلبی کی جرات کریں.......... صحابہؓ سے اس کی صفائیاں مانگیں.......... صحابہؓ پر تنقید کریں..........

صحابہؓ نے حسینؓ کا ساتھ نہیں دیا.......... تو طعن نہیں کیا جا سکتا.......... حسینؓ نے اکثریت سے الگ راستہ اختیار کیا.......... تو زبان نہیں کھولی جا سکتی.......... کیوں؟.......... دونوں نبی علیہ السلام کے فیض یافتہ ہیں.......... دونوں کی سوچ اپنی جگہ درست اور صحیح تھی.......... صحابہؓ دنیاوی اغراض سے پاک تھے.......... دنیاوی اغراض سے حسینؓ بھی پاک تھے.......... اگر حسینؓ کو صحابہؓ سے اختلاف ہوتا.......... صحابہؓ سے کوئی ناراضگی ہوتی تو.......... سیدنا حسین ابن علیؓ میدان کربلا میں اپنے تعارف کے لئے صحابہؓ کے نام پیش نہ فرماتے.......... حسینؓ نے کربلا میں مخالفین کے سامنے..........

Scanned with CamScanner

جابر بن عبداللہؓ کا نام پیش فرمایا.......... ابوسعید خدریؓ کا نام پیش فرمایا.......... انس بن مالکؓ کا نام لیا.......... سہل بن سعیدؓ .......... اور دیگر صحابہؓ کے نام پیش کر کے .......... حضرت حسینؓ نے مخالفین سے فرمایا.......... مجھے پہچانو میں کون ہوں؟.......... میری کیا حیثیت ہے؟.......... میں کس مقام و مرتبہ کا مالک ہوں؟.......... اگر تمہیں میری پہچان نہیں.......... میری حیثیت کا علم نہیں.......... تم میرا حسب نسب نہیں جانتے.......... میرا مقام و مرتبہ نہیں جانتے.......... تو جاؤ تم میرے بارے میں جابر بن عبداللہؓ سے پوچھو.......... میرا مقام ابوسعید خدریؓ سے پوچھو.......... میرا تعارف انس بن مالکؓ سے حاصل کرو.......... میرا حسب نسب سہل بن سعیدؓ سے معلوم کرو۔

(مقدمہ ابن خلدون ص ۱۸۱ بحوالہ شہید کربلا و یزید ص ۸۹)

اب آپ خود ہی سمجھ لیجئے کہ حسینؓ اور صحابہؓ میں اختلاف تھا یا محبت.......... حسینؓ اور صحابہؓ میں عداوت و مخالفت تھی.......... یا الفت و پیار تھا.......... کسی طرف نہ جائیے خود حسینؓ کا کردار دیکھئے.......... حسینؓ کا طرز عمل دیکھئے.......... حسینؓ کے اقوال و ارشادات پر غور کیجئے.......... سارے اشکال دور ہو جائیں گے.......... سارے اعتراض دفع ہو جائیں گے.......... سارے سوالوں کا جواب مل جائے گا.......... ایک نکتہ اور بھی سہی.......... ہوسکتا ہے کہ کبھی آپ نے اس پر غور کی زحمت نہ کی ہو.......... آپ کی سوچ کبھی اس طرف نہ گئی ہو.......... لیکن خالق ارض و سماء کا لاکھ لاکھ احسان ہے.......... اس نے اپنی توفیق سے مجھے اس پر غور کی توفیق بخشی ہے.......... اور میں نے اس پر بار بار سوچا ہے.......... آج اپنا وہ نتیجہ فکر آپ کے سامنے لا رہا ہوں.......... آپ نے کئی مرتبہ علماء کرام سے سنا ہوگا.......... کہ حسینؓ جب کربلا پہنچے تو سارے حسینی دشمن کی صفوں میں نظر آئے.......... یا حسینؓ واہ حسینؓ والے سارے عاشق حسینؓ کے

Scanned with CamScanner

خلاف برسرپیکار نظر آئے.........تو حضرت حسینؓ نے ابن زیاد کے سامنے چند شرائط پیش فرمائیں.........جن میں ایک شرط مکہ کو واپسی اور بقیہ زندگی گوشہ تنہائی میں گزارنے کی تھی.........کیا آپ نے کبھی اس شرط پر سوچا بھی ہے.........کبھی غور وفکر بھی کیا ہے.........حسینؓ اس شرط کی پیشگی سے آپ کو کیا بتلانا چاہتے ہیں؟.........حسینؓ آپ کو کیا سمجھانا چاہتے ہیں؟.........میرا دعویٰ ہے کہ.........حسینؓ ابن علیؓ نے اس شرط کے ذریعے صحابہ کرامؓ کے موقف اور طرز عمل سے عملی اتفاق کا اشارہ دیا ہے.........اور اختلاف والی بات ہی ختم کردی ہے.........کوفیوں کی غداری کے بعد حضرت حسینؓ اس نتیجے پر پہنچے.........کہ اب یزید کے خلاف کامیابی کا حصول ناممکن ہے.........بلانے والے غداری کر چکے ہیں.........تو آپ نے صلح کی گفت وشنید میں ابن زیاد کے سامنے شرائط پیش فرمائیں.........جن میں مکہ واپسی والی یہی شرط بھی شامل تھی.........یہی وہ مقام ہے جہاں آ کر حضرت حسینؓ اور صحابہؓ کی رائے ایک ہوجاتی ہے.........حسینؓ صحابہؓ سے متفق ہوجاتے ہیں.........صحابہ کے طرز عمل کی تائید کرتے نظر آتے ہیں.........صحابہؓ ہی کی طرح یزید کو برداشت کرنے پر تیار نظر آتے ہیں.........اگرچہ ابن زیادہ کی ہٹ دھرمی کے باعث یہ موقع نہیں آسکا.........مگر حضرت حسینؓ کی طرف سے اس شرط کی پیشگی نے یزید کے معاملہ میں صحابہؓ کے اجتہاد پر مہر تصدیق ثبت کردی.........صحابہؓ کے اجتہاد سے اتفاق کا اشارہ دیدیا.........حضرت حسینؓ کی اس شرط کے بعد.........حسینؓ کے اس عندیہ کے بعد.........صحابہؓ اور حسینؓ کا طرز فکر ایک ہونے کے بعد.........صحابہؓ پر دھرا جانے والا الزام حسینؓ پر بھی آئے گا.........اس معاملہ میں صحابہؓ کے کردار پر تنقید.........حسینؓ کی ذات تک جا پہنچے گی.........آخری لمحات میں صحابہؓ اور حسینؓ کا طرز فکر.........اور زاویہ اجتہاد ایک ہی

Scanned with CamScanner

ہو گیا تھا.......... حسینؓ صحابہؓ سے متفق ہو گئے.......... جب حضرت حسینؓ اور صحابہؓ کی رائے ایک ہی ہے.......... تو صحابہؓ سے صفائیاں کیا؟.......... حسینؓ پر تنقید کیا؟..........

**گرامی قدر دوستو!** آخری وضاحت کر کے بات ختم کرتا ہوں..........

کہ میں نے جو عرض کیا کہ.......... حضرت حسینؓ نے ابن زیاد کے سامنے تین شرطیں پیش فرمائیں.......... جن میں ایک شرط یہ بھی تھی.......... جو ابھی میں نے آپ حضرات کے سامنے عرض کی.......... تو یہ تمام شرائط متفق علیہ ہیں.......... بڑی بڑی تاریخی کتابوں میں موجود ہیں.......... افراط و تفریط کا شکار ہونے والے لوگ بھی ان شرائط کو تسلیم کرتے ہیں.......... صحابہؓ کی صفائیاں مانگنے والے بھی ان شرائط کا اقرار کرتے ہیں.......... معنی کے تغیر و تبدل کے باوجود مودودی صاحب نے بھی ان سے انکار نہیں کیا.......... اگر آپ دیکھنا چاہیں تو مودودی صاحب کی کتاب.......... ''شہادت حسینؓ''..........

(ص ۲۴، ۲۵)

اور مئی ۱۹۹۶ء کا لاہور سے چھپنے والا ماہنامہ.......... ''ہم قدم'' آپ کو ہر جگہ مل سکتے ہیں.......... ان کے مطالعہ سے حقیقت آپ پر کھل جائے گی.......... اور آپ اطمینان قلبی حاصل کر سکیں گے.......... اور میرا دعویٰ بھی آپ کو سچا معلوم ہوگا.......... کہ یہ شرائط متفق علیہ ہیں.......... فی الحال اس پر اکتفاء کرتے ہیں.......... ان شرائط پر تفصیلی گفتگو اور مزید حوالہ جات.......... انشاء اللہ آئندہ جمعہ کی گفتگو میں ہوں گے..........

**واخر دعوانا ان الحمد الله رب العالمين ٥**

Scanned with CamScanner

# تیسرا خطبہ

## سیدنا معاویہ بن اَبی سفیان رضی اللہ عنہ

## ولیعہدی یزید اور

# شہادت حسین رضی اللہ عنہ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ بمطابق ۷ مئی ۱۹۹۹ء

بروز جمعہ بمقام جامع مسجد مکی بائیجی چوک پنو عاقل

Scanned with CamScanner

اما بعد فاعوذ بالله من الشٰطن الرجیم• بسم الله الرحمن الرحیم قال الله تبارک و تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید!

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

وقال الله تعالیٰ فی مقام اٰخر: ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون• فرحین بما اٰتٰھم الله من فضله الخ

قال النبی صلی الله علیه وسلم! یغفر للشھید کل ذنب الا الدین•

قال علیه الصلوة والسلام الجھاد مختصر طریق الی الجنة

وقال علیه للسلام السیف محاء لذنوب! اوکما قال علیه الصلوة والسلام•

صدق الله خالقنا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم الامین

Scanned with CamScanner

**واجب الاحترام دوستو بزرگو اور عزیز ساتھیو!** آج محرم الحرام کا تیسرا جمعہ ہے......... یزید کی نامزدگی اور بیعت کے حوالے سے سیدنا معاویہؓ اور حضرات صحابہ کرامؓ کے طرزِ عمل پر ہونے والے اشکالات......... کے جوابات گذشتہ جمعہ کی گفتگو میں پیش خدمت ہو چکے ہیں......... جبکہ سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کے فضائل و مناقب......... ازواج مطہراتؓ......... اور خلفائے راشدینؓ کے ساتھ حضرت حسینؓ کی رشتہ داریوں کا تذکرہ......... گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کے بیان میں ہو چکا ہے......... آج کے بیان میں ہم سلسلہ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے......... میدان کربلا کو چلتے ہیں......... جو ۶۱ھ میں نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لہو سے رنگین ہوا.........

**گرامی قدر دوستو!** گذشتہ جمعہ کے بیان میں آپ نے سنا......... کہ سیدنا معاویہؓ نے بدلے ہوئے حالات......... اور مفاد عامہ کے پیش نظر یزید کو خلیفہ نامزد کر کے......... اپنی زندگی میں ہی اس کے لئے بیعت لی......... یزید کی بیعت کا یہ سلسلہ چل ہی رہا تھا......... کہ ۲۲ رجب ۶۰ھ میں حضرت معاویہؓ کی وفات ہوگئی......... اور آپ دار بقاء کوچ کر گئے......... آج کچھ دشمنان اسلام حضرت معاویہؓ کی وفات پر......... جشن اور خوشی منانے کی غرض سے......... ۲۲ رجب کو کونڈے بھر کے انہیں حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کرتے ہیں......... یہ رسم بالکل غلط اور صحابہؓ دشمنی پر مبنی ہے......... ان کونڈوں کا حضرت جعفر صادقؒ سے کوئی تعلق نہیں......... درحقیقت یہ حضرت معاویہؓ کی وفات پر خوشی اور جشن ہے......... مگر نام حضرت جعفر صادقؒ کا استعمال کیا جاتا ہے......... ہمارے کچھ نادان بھی خواہ وہ مرد

Scanned with CamScanner

ہو........یا عورتیں........وہ بھی ان کونڈوں کا بھرنا........اور ان میں شرکت کر، باعث ثواب سمجھتے ہیں........حالانکہ یہ کار ثواب نہیں بلکہ بدعت شنیعہ ہے........اور ان سے احتیاط بہت ضروری ہے........

خیر یہ بات تو جملہ معترضہ کے طور پر ضمناً آئی ہے........آیئے اب اپنے اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں........سیدنا معاویہؓ کی وفات کے بعد جب یزید برسر اقتدار ہوا........تو اس نے آتے ہی اپنے تمام گورنروں کے نام حکم جاری کیا........کہ جن لوگوں نے ابھی تک میری بیعت نہیں کی........ان سے میری بیعت لی جائے........چنانچہ اس حکم کے پہنچتے ہی........گورنر مدینہ ولید بن عقبہ نے........حضرت حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ کو طلب کیا........حضرت عبداللہ بن زبیرؓ تو اس طلبی کا مقصد سمجھتے ہوئے پہلے ہی مکہ کو روانہ ہو گئے........مگر حضرت حسینؓ گورنر کے دربار میں پہنچے........اور فرمایا کہ میرا اس طرح خفیہ بیعت کر لینا مناسب نہ ہوگا........جب باقی لوگ بیعت کریں گے میں بھی کرلوں گا........لیکن دربار سے واپسی ہوئی........تو آپ جان کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے........اسی شب خفیہ طور پر مکہ روانہ ہو گئے........

ادھر جب اہل کوفہ کو........آپ کی مکہ آمد کی اطلاع ہوئی........تو انہوں نے باہمی مشاورت سے حضرت حسینؓ کی طرف اپنے قاصد اور خطوط بھیجے........جن میں آپ کو کوفہ آنے اور نظام خلافت سنبھالنے کی دعوت دی گئی........اور اپنی طرف سے وفاداری اور تعاون کا مکمل یقین دلایا........باختلاف روایات اس قسم کے خطوط کی تعداد ۱۵۰ سے ۱۲۰۰۰ تک تھی........ان خطوط کی موصولی اور وفود کی آمد کے بعد........حضرت حسینؓ نے تحقیق حال........اور رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے........

Scanned with CamScanner

اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلمؓ بن عقیل کو کوفہ روانہ فرمایا.......... حضرت مسلمؓ کوفہ پہنچے.......... تو یک لخت ۱۸۰۰۰ کوفیوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے .......... اپنی وفاداری کا اظہار کیا.......... یہ عقیدے دیکھتے ہوئے.......... حضرت مسلمؓ نے حضرت حسینؓ کی جانب خط روانہ فرمایا .......... جس میں آپ سے فوراً کوفہ پہنچنے کا کہا گیا.......... ادھر کوفہ سے خط روانہ ہوا ادھر کوفہ میں حضرت نعمان بن بشیرؓ کو معزول کر کے.......... عبید اللہ بن زیادہ کو گورنر بنادیا گیا.......... تاکہ وہ کوفہ کے حالات کو کنڑول کرے.......... جو مسلمؓ کی آمد کے بعد حکومت وقت کے.......... بس سے نکلتے معلوم ہوتے تھے.......... عبید اللہ کی گورنری کے بعد.......... حضرت مسلمؓ کی بیعت کرنیوالے سارے کوئی رفو چکر ہو گئے.......... کچھ نے تو دراہم و دینار پر ضمیر کا سودا کیا.......... باقیوں کی ہوا ابن زیادہ کے دھمک نے نکال دی.......... انجام کار مسلمؓ بن عقیل کوفہ میں تنہا رہ گئے.......... جنہیں ابن زیاد نے تلاش کرا کے شہید کرا دیا..........

حضرت مسلمؓ کا خط حضرت حسینؓ تک پہنچا.......... تو حالات کو اپنے حق میں دیکھ کر حضرت حسینؓ نے کوفہ کو روانگی کا پروگرام ترتیب دیا.......... جب حضرات صحابہ کرامؓ اور اہل کوفہ کو آپکی کوفہ روانگی کا علم ہوا.......... تو تمام تر مخلص دوستوں اور ساتھیوں نے آپ کو اس ارادہ سے باز رکھنا چاہا.......... اور مشورہ دیا کہ کوئی قابل بھروسہ لوگ نہیں.......... لہٰذا آپ کوفہ نہ جائیں.......... ''تاریخ اسلام'' (حصہ اول ص ۵۱۷) میں اکبر شاہ نجیب آبادی نے ''چھ''.......... اور حافظ مہر محمد میانوالوی نے ''تحفہ امامیہ'' میں گیارہ افراد.......... کے نام خصوصیت سے ذکر فرمائے ہیں (ص ۱۰۲) جن میں عبدالرحمٰنؓ بن حارث.......... عبداللہ بن عمرؓ.......... عبداللہ بن عباسؓ.......... عبداللہ بن زبیرؓ.......... عمرو بن سعیدؓ بن ابی العاص.......... اور عبداللہؓ بن جعفر کے اسمائے گرامی بھی شامل ہیں.......... ان سب

Scanned with CamScanner

حضرات نے آپ کو کوفہ سے روکنے کے مخلصانہ کوششیں فرمائیں.......... مگر حضرت حسینؓ اپنے کوفہ کے ارادے پر پختہ رہے.......... اور ان سب حضرات کی کوششیں حضرت حسینؓ کے ارادے کے سامنے ناکام ہوئیں.......... بالآخر آپ.......... ۸ ذی الحجہ کو اپنے اہل وعیال.......... عزیزوں اور رشتہ داروں کے ہمراہ.......... مکہ مکرمہ سے کوفہ روانہ ہو گئے.......... مکہ اور کوفہ کی درمیانی منزل.......... صفاء میں آپ کی ملاقات مشہور شاعر فرزدق سے ہوئی.......... جو کوفہ سے واپس آ رہا تھا.......... آپ نے اس سے کوفہ کی صورتحال دریافت کی.......... تو اس نے جواباً کہا.......... اہل کوفہ کے دل تو آپ کے ساتھ ہیں.......... مگر تلواریں بنوامیہ کے حق میں اٹھیں گی.......... ثعلبیہ پہنچ کر آپ کو حضرت مسلمؓ کی شہادت کی خبر ملی.......... کوفیوں کی اس کھلی بے وفائی کا مشاہدہ کر کے.......... حضرت حسینؓ نے اسی مقام سے واپسی کا ارادہ فرمایا.......... اس لئے کہ مسلمؓ کی شہادت کے بعد اب کوفیوں پر مزید اعتبار نہیں کیا جا سکتا تھا.......... مگر مسلم بن عقیلؓ کی اولاد اور بھتیجے واپسی کے فیصلے سے متفق نہیں ہوئے.......... انکا کہنا تھا کہ ہم خون مسلمؓ کا بدلہ لیں گے.......... یا پھر اسی کی طرح جان دیدینگے.......... پھر وہ یہ بھی سوچتے تھے.......... کہ حضرت حسینؓ کے پہنچنے کے بعد حالات بدل جائیں گے.......... اور موجودہ ابتر صورتحال ہمارے حق میں ہو جائے گی.......... حضرت مسلمؓ کی اولاد اور بھتیجوں کا یہ جذبہ دیکھ کر.......... حضرت حسینؓ کو کوفہ کا فیصلہ پھر بحال کرنا پڑا.......... اس طرح تھوڑے سے وقفے کے بعد.......... یہ مختصر سا قافلہ دوبارہ اپنے راستے پر گامزن ہو گیا..........

مقام شراف میں.......... حر بن یزید تمیمی اپنے دستے کے ساتھ.......... آپ کے راستہ میں حائل ہوا.......... حکومت وقت کی طرف سے یہ پہلی رکاوٹ تھی.......... جو

Scanned with CamScanner

حضرت حسینؓ کو کوفہ سے روکنے کے لئے کھڑی گئی تھی ........ یہاں سے چلتے چلتے آپ کربلا پہنچے ........ حر کا دستہ بھی نگرانی کے لئے آپ کے ساتھ رہا ........ دوسرے دن ابن زیاد کے حکم سے فوج کا دوسرا دستہ بھی عمر بن سعد کی قیادت میں کربلا پہنچا ........ عمر بن سعد چونکہ حضرت حسینؓ کے خون سے ہاتھ نہ رنگنا چاہتا تھا ........ اس لئے اس نے آتے ہی حضرت حسینؓ کے ساتھ مذاکرات اور وفود کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع کیا ........ تاکہ حتیٰ المقدور خونریزی اور قتال سے بچا جاسکے ........ مذاکرات اور قاصدوں کی آمد و رفت کا یہ سلسلہ ہفتہ بھر جاری رہا ........ اس دوران دونوں فریق ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے ........ آپس میں ملاقاتیں ہوتیں ........ حضرت حسینؓ نے گاہے بگاہے وعظ و نصیحت کا سلسلہ بھی جاری رکھا ........ اور آپ مختلف طریقوں سے مخالفین کو اپنا مقام و مرتبہ جنواتے رہے ........ انہیں ان کے قول و قرار یاد دلائے ........ ہفتہ بھر کے مذاکرات ........ اور وفود کی آمد و رفت کے ........ بعد بالآخر صلح کی صورت نکل آئی ........ اور کچھ شرائط پر دونوں فریقوں کا اتفاق ہوگیا ........ حضرت حسینؓ نے فرمایا ........:

> ''میں اس وقت تین باتیں پیش کرتا ہوں ..... تم ان میں سے میرے لئے جسے چاہو اختیار کرو ..... اول یہ کہ میں جس طرف سے آیا ہوں ........ مجھے اسی طرف جانے دو ..... تاکہ میں مکہ معظمہ پہنچ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہوں ..... دوسرا یہ کہ ........ مجھے سرحد کی طرف جانے دو ........ تاکہ میں کفار سے لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں ..... یا پھر مجھے یزید کی طرف جانے دو تا ........ کہ میں اس سے براہ راست معاملے کرسکوں ..... جس طرح میرے بڑے بھائی ..... حضرت حسنؓ

نے امیر معاویہؓ سے طے کیا تھا......"

(الاصابہ لابن حجر ج اص ۳۳۳ مطبوعہ مصر، تاریخ اسلام حصہ اول دوم ص ۵۲۱ نوٹ اصابہ میں مکہ کی جگہ مدینہ کا ذکر ہے)

حضرت حسینؓ کی یہ شرائط ابن زیاد تک پہنچیں............تو اس نے کہا کہ ان شرائط کو صرف اسی صورت قبول کیا جا سکتا ہے............کہ جب حضرت حسینؓ پہلے خود کو میرے حوالے کریں............اور مجھے یزید کا نائب مانتے ہوئے پہلے میری بیعت کریں............ابن زیادہ کا یہ مطالبہ............جب حضرت حسینؓ تک پہنچا............تو آپ نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا............یوں صلح کے سارے امکانات ابن زیادہ کی ہٹ دھرمی کے باعث ختم ہو گئے............اور عمر بن سعد کی ساری کوششیں رائیگاں گئیں............

**گرامی قدر دستو!** توجہ فرمائیے............سوچ و فکر کا دائرہ وسیع کیجئے............ذہن کو غیر جانبدار رکھ کر............ذہن کی ساری توانائیاں............اور بصیرت کے سارے زاویے استعمال کر کے............مکہ سے کربلا تک حضرت حسینؓ کے طرز عمل اور قول و فعل پر توجہ کیجئے............حضرت حسینؓ نے کوفہ کا ارادہ فرمایا............تو روانگی کے وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ............نے حسینؓ کو روکا............عبداللہؓ بن عمرؓ نے روکا............عبدالرحمٰن بن حارثؓ............حسینؓ کو کوفہ سے روکتے رہے............عبداللہ بن جعفرؓ نے کوفہ نہ جانے کا مشورہ دیا............عمرو بن سعیدؓ کوفہ سے رک جانے کا مشورہ دیتے رہے............سوچیئے اور بار بار سوچیئے............نصرتِ پیغمبرؐ میں کرنے والے صحابہؓ............کفر کو ابدی نیند سلانے والے صحابہؓ............حضرت حسینؓ کو کوفہ سے روک رہے ہیں............کوفہ نہ جانے کا مشورہ دے رہے ہیں............نبی علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہؓ کا حضرت حسینؓ کو کوفہ سے روکنا............کیا اس لئے کافی نہیں ہے؟............

Scanned with CamScanner

کہ یہ کفر و اسلام کی جنگ نہ تھی.......... اور نہ ہی اسلام کے وجود کو کوئی خطرہ تھا .......... اور اگر یہ کفر و اسلام کی جنگ ہوتی.......... یا اسلام کو کوئی خطرہ ہوتا تو شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ پروانے.......... رسالتمآب ؐ کے وہ جانباز.......... جنہوں نے اسلام کی خاطر.......... اپنا تن من دھن سب کچھ پیش کیا.......... سولیوں پر لٹکے.......... نیزے کی انیوں پر معصوم بچے کٹائے.......... اسلام کی خاطر لوہے کی کنگھیوں سے اپنی چمڑی ادھڑوائی.......... وہ نفوس قدسیہ جنہوں نے تیل کے ابلتے کڑاہوں میں.......... وزنی چٹانوں کے نیچے.......... اور تپتی ریتوں پر.......... حسینؓ کے نانا کا مشن بیان کیا تھا.......... احد احد کے نعرے لگائے تھے.......... حسینؓ کے نانا کی خاطر وطن مالوف چھوڑا تھا.......... گھر بار چھوڑے.......... جائیدادیں چھوڑیں.......... درختوں کے پتے چبائے.......... اونٹوں کے خشک چمڑے چبائے.......... بھوکے پیٹوں پر پتھر باندھے.......... وہ مقدس نفوس جنہوں نے دنیائے کفر میں زلزلہ برپا کیا.......... ۶۵ لاکھ مربع کا وسیع و عریض علاقہ.......... جوتے کی نوک پر دشمن سے حاصل کیا.......... وقت کی سپر پاوروں کو دن کے تارے دکھائے.......... بڑے بڑے فرعونوں کے غرور خاک میں ملائے.......... کفر کے امام خاک و خون میں لت پت کئے.......... اور خود کئی کئی ٹکڑے ہو کر مزاروں میں پہنچے.......... وہ مجاہد.......... وہ فاتح.......... وہ جری و شجاع.......... وہ استقامت کے جبل احد صحابہؓ.......... کفر و اسلام کی اس جنگ میں کیسے پیچھے رہ سکتے تھے؟.......... اسلام کا وجود خطرے میں کیسے برداشت کر سکتے تھے؟.......... کیسے مان لیا جائے کہ ایران و روما سے نہ دبنے والے صحابہؓ.......... صرف ایک "شخص" (بقول بعض) سے مرعوب ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے تھے.......... عزیمت و جہاد کا راستہ چھوڑ بیٹھے تھے.......... کیسے مان لیا جائے؟.......... کہ صحابہؓ اس "شخص" کے خلاف میدان میں

Scanned with CamScanner

نکلنے کی بجائے......میدان میں آنے والوں کو بھی روکنے لگے تھے......صحابہ کرامؓ کا حضرت حسینؓ کو کوفہ سے روکنا...... حضرت حسینؓ کا ثعلبیہ سے واپسی کا ارادہ فرمانا...... پھر میدان کربلا سے مکہ کو واپسی کی شرط پیش فرمانا بالکل واضح کر دیتا ہے......کہ یہ کفر واسلام کی جنگ نہ تھی......اسلام کو کوئی خطرہ نہ تھا......اگر اسے کفر و اسلام کی جنگ تسلیم کرلیا جائے......اسلام کا وجود خطرے میں مان لیا جائے......تو صحابہؓ کے ساتھ ساتھ حسینؓ کا کردار بھی مشکوک ہو جاتا ہے...... حسینؓ اسے کفر واسلام کی جنگ نہ سمجھتے تھے...... حسینؓ کو خلیفہ کے طریقہ انتخاب اور کردار یزید پر اعتراض تھا......یزید سے اختلاف کی بنیادی وجہ یہی تھی......صحابہ کرامؓ کا حضرت حسینؓ کو روکنا نیک نیتی پر مبنی تھا......کوفہ نہ جانے کا مشورہ حسینؓ کی ہمدردی کی خاطر تھا...... میں تو گذشتہ جمعہ بھی عرض کر چکا ہوں......کہ صحابہ کرامؓ اور حسینؓ دونوں اپنی اپنی جگہ درست تھے دونوں طرف سے اجتہاد کا کام کر رہا تھا...... صحابہؓ کا اجتہاد یہ تھا کہ ......امت کی اجتماعیت اور خونریزی سے بچاؤ کی خاطر...... ایک ظالم اور فاسق یزید کو برداشت کیا جائے...... حسینؓ فرماتے تھے......خلیفہ کا انتخاب درست نہیں خلیفہ کا ذاتی کردار منصب خلافت کے شایان شان نہیں......صحابہؓ کے پیش نظر امت کی اجتماعیت تھی...... حسینؓ کے پیش نظر خلیفہ کی اہلیت تھی...... اجتہاد صحابہؓ کا اپنی جگہ درست......اجتہاد حسینؓ کا اپنی جگہ درست...... مطعون کسی کو بھی نہیں ٹھہرایا جاسکتا......تنقید کسی پر نہیں کی جاسکتی اگر یہ کفر واسلام کی جنگ ہوتی......تو وہ صحابہؓ جنہوں نے اپنے خون جگر سے اسلام کی آبیاری کی......اپنے گوشت پوست سے اساس اسلام کو استحکام بخشا......وہ صحابہؓ اسلام کو مٹتا دیکھتے......اسلام کو فنا ہوتا دیکھتے......تو حسینؓ سے دس قدم

Scanned with CamScanner

آگے ہوتے.......... اس لئے کہ اسلام کے فروغ......... اسلام کے استحکام میں.......... ان کا خون جگر شامل تھا.......... اگر یہ کفر و اسلام کی جنگ ہوتی.......... تو حسینؓ جیسا جراتمند.......... حسینؓ جیسا شجاع و بہادر بھی اسلام کو مٹتا چھوڑ کر.......... اسلام کو فنا ہوتا چھوڑ کر.......... کربلا سے واپسی کا ارادہ نہ فرماتا..........

رہی حضرت حسینؓ کی واپسی والی شرط.......... شاید کوئی کہے میں نے یہ شرط پہلے سنی نہیں.......... کسی نے مجھے بتائی نہیں.......... میں نے کہیں پڑھی نہیں.......... جب تک میں نے بھی کتابیں نہ دیکھیں تھیں.......... علماء حضرات سے سننے کے باوجود بھی مذبذب رہا.......... اب کتابیں دیکھی ہیں اپنوں کی بھی.......... کچھ اغیار کی بھی.......... اپنے اکابر کی بھی.......... صحابہؓ پر ناراض مؤرخین کی بھی.......... ان کتابوں کے بعد اطمینان قلبی حاصل ہوگیا ہے.......... تو آج آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں.......... آپ اگر چاہیں تو.......... ابن حجر کی ''اصابہ'' میں دیکھ سکتے ہیں.......... (ج ۱ ص ۳۳۳ مطبوعہ بیروت) ابن کثیر کی ''البدایہ والنہایہ'' ملاحظہ فرما سکتے ہیں.......... ''تاریخ الخلفا'' میں آپ کو حسینؓ کی یہ شرط مل سکتی ہے.......... ''طبری'' میں مل سکتی ہے.......... اکبر شاہ نجیب آبادی کی ''تاریخ اسلام'' میں دیکھی جا سکتی ہے..... (تاریخ اسلام حصہ اول دوم ص ۱۵۲ اکبر شاہ نجیب آبادی) مودودی صاحب کی ''شہادت حسینؓ'' میں پڑھی جا سکتی ہے..........

یہ تو مشہور اور متفق علیہ بات ہے.......... کہ حالات کی نزاکت اور کوفیوں کی غداری کے بعد حضرت حسینؓ نے کربلا سے واپسی کا ارادہ فرما لیا تھا.......... حسینؓ واپسی کے لئے تیار ہو گئے.......... للہ دل پر ہاتھ رکھ کر کچھ دیر کے لئے سوچیے.......... غزوۂ احد میں کفار سے ٹکر تھی.......... مشرکین سے مقابلہ تھا تھوڑ دیر کے لئے میدان احد میں

Scanned with CamScanner

صحابہ کرامؓ کے قدم متزلزل ہوئے........ تھوڑی دیر کے لئے صحابہؓ میں انتشار پیدا ہوا اور میدان جنگ میں ایسا ہونا معمول کی بات ہے........ پیش قدمی و پسپائی میدان جنگ کا حصہ ہوا کرتی ہے........ مگر اللہ کے معاف اور رضا کا اعلان کرنے کے باوجود........ اللہ کی طرف سے معافی ملنے کے باوجود........ ۱۴ سو سال بعد بھی آج کے بدبخت انہیں بزدل اور دنیا کا حریص کہتے پھرتے ہیں........ کفر کے مقابلے سے اعراض کا الزام دھرتے ہیں........ اور نہ جانے کیا کیا اول فول بکتے ہیں........ اسی تناظر میں دیکھئے جب واقعہ کربلا کو کفر واسلام کا نام دیا جائے گا........ کفر واسلام کی جنگ کہا جائے گا........ تو کل کلاں حسینؓ کا کوئی دشمن........ بغض حسینؓ کا کوئی لاعلاج مریض........ خارجیت کا کوئی ہمنوا........ حسینؓ کے متعلق بھی کہہ سکتا ہے........ کہ اسلام اجڑ رہا تھا........ اسلام مٹ رہا تھا........ اسلام بربادی کے قریب پہنچ چکا تھا........ مگر حسینؓ ابن علیؓ اسلام کو اجڑتا چھوڑ کر ........ اسلام کو برباد ہوتا چھوڑ کر........ اسلام کو بربادی کے کنارے چھوڑ کر کربلا سے واپسی کیلئے تیار ہو گئے تھے........ کفر کے مقابلہ سے اعراض کا یہ الزام ........ حسینؓ پر بھی دہرا جائے گا........ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں جو اس قسم کے مغالطے میں مبتلا ہیں آیئے حقائق تسلیم کیجئے........ حقائق سے چشم پوشی نہ کیجئے........ حقائق بتلاتے ہیں........ دلائل سمجھاتے ہیں........ کہ واقعہ کربلا کی بنیاد کفر واسلام پر نہ تھی........ اور نہ ہی حضرت حسینؓ نے اسے کفر واسلام کا معرکہ سمجھا تھا........ اگر یہ کفر واسلام کی جنگ ہوتی، اگر یہ اسلام کی بقاء کا مسئلہ ہوتا........ تو حسینؓ کٹ جاتے........ حسینؓ وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کرا لیتے........ مگر ابن زیاد کے سامنے واپسی کی شرط پیش نہیں فرماتے........ اگر یہ اسلام کی زندگی وموت کا مسئلہ ہوتا........ تو حسینؓ اپنی ذریت منوا لیتے........

Scanned with CamScanner

مگر کربلا سے واپسی کا ارادہ نہ فرماتے.........

**گرامی قدر!** بات بہت دور نکل گئی......... بہرحال آگے چلیئے.........

ابن زیاد نے اپنی بیعت کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر......... حضرت حسینؓ کی شرائط مسترد کردیں......... اس طرح عمر بن سعد کی کوششوں سے ہونے والے مذاکرات اور وفود کا سلسلہ یہیں منقطع ہوگیا......... دوسری صبح جانبین کی صفیں درست ہوئیں......... اور میدان کارزار گرم ہوا......... حضرت حسینؓ اور ان کے رفقاء جرات و بہادری......... دلیری و شجاعت اور استقامت و پامردی کی......... بے مثال داستانیں رقم کرتے ہوئے شہید ہوگئے......... میدان کربلا میں حضرت حسینؓ کے ساتھ......... شہید ہونے والوں میں مسلم بن عقیلؓ کے تین بھائی اور دو بیٹے......... حضرت زینبؓ بنت علیؓ کے دو صاحبزادے......... اور حضرت حسنؓ کے چار بیٹے......... حضرت حسینؓ کے اپنے دو صاحبزادے......... اور پانچ بھائی یعنی علی المرتضیٰ کے پانچ بیٹے......... بھی مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے......... کتنے افسوس اور دکھ کی بات ہے......... کہ کربلا میں حضرت علیؓ کے چھ صاحبزادے شہید ہوئے......... مگر حضرت حسینؓ کے علاوہ دوسرے پانچ بیٹوں کے نام تو درکنار......... ہمیں تو ان کی شہادت کا بھی علم نہیں......... ۷۲ تن سب کو یاد رہے......... مگر حسینؓ کے حقیقی بھائی بھول گئے......... یادانستہ بھلادیئے گئے......... یہ سبائیت کی بڑی خطرناک سازش ہے......... جسے سمجھنا اور اس کا تدارک کرنا انتہائی ضروری ہے.........

**گرامی قدر دوستو!** میرے اور آپ کے پیر و مرشد......... حضرت حسینؓ ابن علیؓ جرات و بہادری کی بے مثال داستانیں چھوڑ کر......... واصل بالحق ہوئے......... میدان کربلا میں شہید ہوئے......... حسینؓ مرتبہ شہادت پر فائز

Scanned with CamScanner

ہوئے............ حسینؓ شہادت کا اعزاز پانے میں کامیاب ہوئے............ شہادت والی نعمت سے سرفراز ہوئے............ اور یہ شہادت نعمت خداوندی ہے............ شہادت سامان عزت ہے............ شہادت سرمایہ افتخار ہے............ شہادت ایک نعمت ہے............ جس کی طلب حسینؓ کے نانا نے............ میرے اور آپ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار کی............ بار ہا اللہ کے حضور التجا کی فرمایا............:

"انی وددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل احیی ثم اقتل" (صحیح بخاری ج ۱)

"یا اللہ میرے دلی تمنا...... دلی تڑپ اور دلی خواہش یہ ہے...... کہ میں آپ کے راستے میں شہید کیا جاؤں...... مجھے دوبارہ زندگی دی جائے...... پھر شہید ہوجاؤں...... پھر مجھے زندگی دی جائے...... پھر شہید کیا جاؤں......"

پیغمبرؐ کے اس ارشاد سے............ پیغمبرؐ کی اس تمنا سے............ پیغمبرؐ کی اس خواہش سے معلوم ہوا کہ شہادت نعمت ہے............ شہادت اللہ کا انعام ہے............ شہادت اللہ کا کرم ہے............ شہادت نعمت نہ ہوتی تو رسالتمآبؐ شہادت کی تمنا نہ فرماتے............ شہادت نعمت نہ ہوتی تو رسالتمآبؐ بار بار شہادت طلب نہ فرماتے............ شہادت نعمت ہے جو عثمان غنیؓ کو حاصل ہوئی............ شہادت نعمت ہے جو امیر حمزہؓ کو ملی............ شہادت نعمت ہے جس کی طلب میں پیغمبر علیہ السلام ۲۷ مرتبہ میدان کارزار میں اترے............ شہادت فضل خداوندی ہے شہادت اعزاز ہے............ شہادت سرفرازی ہے............ شہادت حیات جاودانی ہے............ شہادت ہی تو ہے جس کے لئے قرآن نے فرمایا............:

Scanned with CamScanner

یہ شہادت ہی تو ہے.........جس کی خاطر "ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا" کے الفاظ استعمال فرمائے.........شہادت کے لئے "فرحین بما اتٰھم اللہ من فضلہ" فرمایا گیا.........شہادت کی موت تمام اموات سے اعلیٰ ہے.........شہادت کی موت تمام اموات سے لذیذ ہے.........یہ موت اتنی لذیذ ہے کہ اس کا ذائقہ چکھنے والے میدان حشر میں بھی اس کے خواہشمند ہوں گے.........شہداء کہیں گے اے خالق کائنات.........آج میدان حشر میں ہماری تمنا اور خواہش پوچھی جارہی ہے.........تو ہماری خواہش یہ ہے ہم چاہتے یہ ہیں.........کہ معمور عالم ایک مرتبہ پھر سجایا جائے.........رزم حق و باطل پھر سے گرم کیا جائے.........ہمیں دوبارہ زندگی دیجائے.........دوبارہ زندگی کی کچھ ساعتیں دی جائیں.........ہم گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور توپوں کی سنساہٹ پھر سے سننا چاہتے ہیں.........ہم وہی تیر وتلوار وہی گولیاں پھر سے سینے پر سجانا چاہتے ہیں.........ہم دوبارہ خاک وخون میں تڑپنا چاہتے ہیں ہم دوبارہ تیری راہ میں اپنے وجود کے ٹکڑے کرانا چاہتے ہیں.........اس لئے کہ جو مزہ اس موت کے وقت حاصل ہوا تھا.........وہ یہاں کہیں نظر نہیں آیا.........

شہادت والی یہ نعمت.........شہادت والا یہ اعزاز.........شہادت والی یہ حیات جاودانی میرے پیرومرشد حضرت حسینؓ کو کربلا میں ملی.........حسینؓ نے یہ نعمت بسروچشم قبول کی.........حسینؓ تو کربلا آئے ہی اسی نعمت کے لئے تھے.........اس نعمت کے ملنے پر حسینؓ کے لئے داد وتحسین ہونی چاہیئے.........واہ حسینؓ کے نعرے ہونے چاہئیں.........حسینؓ کی عظمت کے گن گانے چاہئیں.........حسینؓ کی شہادت پر ہائے حسینؓ وائے حسینؓ کرنا.........سر پیٹنا.........گریبان چاک کرنا.........ماتم کرنا.........

Scanned with CamScanner

اور رونا پیٹنا ........ حسینؓ سے حسد کے مترادف ہے ........ اس لئے دوست انعام
دوست کے انعام پر خوش ہوتے ہیں ........ تحسین کے ڈونگرے برساتے ہیں ........
یہ نام نہاد حسینی جو روتا ہے ........ یہ حسینؓ کی شہادت کو اپنے لئے وبال سمجھتا ہے ........
مصیبت سمجھتا ہے ........ اپنے خودساختہ نظریے کی تباہی سمجھتا ہے ........ حسینؓ شہید
ہوئے تو اہلبیت صابر و شاکر رہے ........ دامن صبر سے وابستہ رہے اور پوری امت
آج تک حسینؓ کو خراج تحسین پیش کر رہی ہے ........ جبکہ حسینؓ کا یہ نام لیوا ........ صبح
شام حسینؓ حسینؓ کرنے والا ........ حسینؓ کا نام الاپنے والا ہائے وائے کرتا ہے ........
گریبان چاک کرتا ہے ........ ماتم کرتا ہے ........ روتا ہے ........ پیٹتا ہے ........
بہت غور و خوض کے بعد اس کے واویلے ........ اس کی ہائے وائے ........ اور اس کے
ماتم کی جو وجہ میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے ........ کہ حسینؓ کی شہادت نے اس کے فرضی،
مصنوعی دین کی دھجیاں بکھیر ڈالی ہیں ........ حسینؓ کی شہادت نے اس کا نو حصے دین تباہ
کر ڈالا ہے ........ یہ حسینی تقیہ کو دین کا نواں حصہ کہتا پھرتا تھا ........ دین کی اہم
عبادت سمجھتا پھرتا تھا ........ یہ تو ہمیں بھی کہا کرتا تھا ........:

"لادین لمن لاتقیة له"

''جو تقیہ نہ کرے ...... اس کا کوئی دین نہیں ۔''

وہ بے دین ہے ........ جبکہ حسینؓ نے تقیہ ترک کر کے ........ منافقت کا
سہارا نہ لے کر ........ تقیہ جیسی غلاظت کی بنیاد اپنے خون جگر سے مسمار کر ڈالی ........
حسینؓ نے کربلا میں اپنے ساتھیوں کے لاشے پیش فرما کے ........ منافقت و تقیہ کی
خبیث لاش پر لات مار چھوڑی ........ اب اس کا رونا پیٹنا ........ اس کا ماتم
کرنا ........ حسینؓ کے لئے نہیں ........ یہ تو اپنے دین کی تباہی کو روتا ہے ........

Scanned with CamScanner

تقیہ کی نابودی پر واویلا کرتا ہے.......... اپنے منگھوت نظریئے کی بربادی پر پیٹتا ہے..........

اس حسینی نے قوم کو نظریہ دیئے رکھا.......... یہ قوم سے کہتا رہا.......... صدیق خلیفہ برحق نہ تھا.......... علیؓ نے صدیقؓ کو تقیتاً خلیفہ مانا تھا.......... علیؓ نے تقیہ کرکے صدیقؓ کی اقتداء میں نمازیں پڑھی تھیں.......... اس نے قوم کو تصور دیئے رکھا کہ فاروقؓ خلیفہ برحق نہ تھا.......... علیؓ نے تقیہ کرکے فاروق اعظمؓ کو خلیفہ تسلیم کیا.......... علیؓ تقیہ کرکے فاروقؓ کے مشیر بنے.......... علیؓ نے تقیہ کرکے فاروقؓ کے پیچھے نمازیں پڑھیں.......... یہ قوم سے کہتا رہا عثمانؓ کی خلافت صحیح نہ تھی.......... علیؓ نے جو عثمانؓ کو خلیفہ مانا تو تقیہ کرر کھا تھا.......... یہ حسینؓ کا عاشق اپنی ہفوات میں کہتا رہا.......... کہ علی المرتضیٰؓ نے ۲۳ سال تک تقیہ میں رہ کر ظالموں.......... غاصبوں اور فاسقوں کو امام تسلیم کیا تھا.......... عیاذ باللہ.......... یہ بات بعید نہ تھی.......... کہ پوری مسلمان قوم اس دھوکے اور فریب میں آ کر تقیہ کو مان بیٹھتی .......... تقیہ کو دین سمجھ کر.......... علیؓ جیسے بطل حریت کو بزدل اور تقیہ باز سمجھ لیتی .......... صدیقؓ فاروقؓ اور عثمانؓ کو نعوذ باللہ غاصب تسلیم کر لیتی.......... مگر خالق کائنات کو منظور ہی کچھ اور تھا.......... اس ذات نے اس دھوکے اور فریب کی چادر.......... علیؓ کے نور نظر حضرت حسینؓ سے چاک کرا کے.......... صدیقؓ وفاروقؓ اور عثمانؓ کی خلافت حقہ پر حسینؓ سے مہر تصدیق ثبت کرادی..........

کربلا میں حسینؓ جرات واستقامت کا بے مثال مظاہرہ کرکے.......... جہاں امیر المومنین خلیفہ راشد.......... شیر اسلام علی المرتضیٰؓ کا دامن.......... تقیہ کی غلاظت سے محفوظ کیا.......... وہاں خلفائے ثلاثہ کی دیانت..... شرافت..... امانت..... صداقت..... اخلاص..... تقویٰ للّٰہیت..... اور مثالی سیرت وکردار کے اعتراف کی وہ روشن دلیل پیش کی

Scanned with CamScanner

ہے کہ یہ فرضی حسینی قیامت تک ماتم کریں...... روئیں...... پیٹیں...... سروں میں خاک ڈالیں...... اس دلیل کا توڑ نہیں کر سکتے...... حسینؓ نے کربلا میں زبان حال سے واضح فرما دیا...... کہ تقیہ دین نہیں...... دین کا حصہ نہیں...... تقیہ عبادت نہیں...... تقیہ نیکی نہیں...... بلکہ تقیہ غلاظت اور جھوٹ فریب کا نام ہے...... تقیہ دھوکے بازی کا نام ہے...... تقیہ فراڈ اور دین کی مخالفت کا نام ہے...... تقیہ انبیاء کرام پر تہمت اور علی المرتضیٰؓ کی توہین کا نام ہے...... اگر تقیہ دین ہوتا...... تقیہ دین کا حصہ ہوتا...... تو کربلا کی سرزمین کبھی بھی حسینی خون سے رنگین نہ ہوتی...... یا پھر پہلی کربلا مدینہ میں قائم ہو چکی ہوتی...... جب حسینؓ ظالم حکمران برداشت نہیں کرتا...... حسینؓ جبر کے سامنے تقیہ نہیں کرتا...... حسینؓ ظالم کے سامنے سرنڈر نہیں کرتا...... تو لازمی طور پر سوال پیدا ہوگا...... کہ علیؓ نے...... "ظالموں" کو امام کیوں مانا؟...... علیؓ نے ظالم کے سامنے ہتھیار کیوں ڈالے؟...... حسینؓ نے تو تقیہ نہ کیا...... علیؓ نے تقیہ کیوں کیا تھا؟...... تقیہ حق تھا...... تقیہ دین تھا...... تو حسینؓ کو بھی تقیہ کرنا چاہیئے تھا...... حسینؓ اور علیؓ کے قول و فعل میں تضاد کیوں آیا؟...... بیٹا تقیہ نہیں کرتا...... باپ مسلسل ۲۳ سال تقیہ میں گزارتا ہے...... میں کہا کرتا ہوں جس باپ کا بیٹا تقیہ نہیں کرتا...... اس باپ پر تقیہ کی تہمت...... شان اسداللہی کے خلاف ہے...... جرات و بہادری پر دھبہ ہے...... شیر مر تو سکتا ہے...... مگر روباہ کبھی نہیں ہو سکتا...... جو لوگ علی المرتضیٰؓ کا دامن تقیہ کی تہمت سے داغدار کرنا چاہتے ہیں...... انہیں کہنا صرف اتنا ہی چاہوں گا

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا مانند سنگ ہو جا

# چوتھا خطبہ

# محرم الحرام

اور

## رسومات وبدعات

### ﴿ماتم، نکاح محرم، صدقہ وخیرات، قاتلین حسین رضی اللہ عنہ﴾

۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۴ مئی ۱۹۹۹ بروز جمعہ

بروز جمعہ بمقام جامع مسجد مکی بائیجی چوک پنو عاقل

Scanned with CamScanner

اما بعد! فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم • بسم الله
الرحمن الرحیم قال الله تبارک و تعالیٰ فی کلامه المجید
والفرقان الحمید!

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ......الخ

(پاره۶ سوره مائده آیت ۳)

وقال الله تعالیٰ فی مقام اخر! لقد کان لکم فی
رسول الله اسوة حسنة......الخ

قال النبی صلی الله علیه وسلم! من احدث فی
امرنا هذا مالیس منه فهورد.

وقال علیه الصلوة والسلام! من رایٔ منکم منکراً فلیغیره
بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذٰلک
اضعف الایمان.

وقال علیه السلام لیس منا من ضرب الخدود وشق
الجیوب ودعا بدعویٰ الجاهلیة! وقال علیه السلام! من
کثر سواد قوم فهومنهم.

وقال علیه السلام! من تشبه بقوم فهو منهم اوکما قال
علیه الصلوة والسلام

صدق الله خالقنا العظیم وصدق رسوله النبی الکریم الامین.

Scanned with CamScanner

**گرامی قدر دوستو بزرگو اور عزیز ساتھیو!** دین اسلام پوری انسانیت کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے.........جس میں ولادت سے وفات تک کے تمام بشری مسائل کا ابدی حل پیش کیا گیا ہے.........خواہ وہ مسائل دینی ہوں.........یا دنیاوی.........وہ مسائل نجی زندگی سے متعلق ہوں یا سیاست مدنیہ سے.........ان کا تعلق امارت سے ہو یا اطاعت امیر سے.........وہ مسائل معیشت سے وابستہ ہوں یا معاشرت سے.........غرض دین و دنیا کے تمام تر مسائل کا جس قدر جامع اور ٹھوس حل اسلام میں ہے.........وہ کسی اور دین میں نہیں ہے.........یہ خاصیت صرف اور صرف اسی دین کی ہے اعلان باری تعالیٰ ہے.........:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم

نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (پارہ ٦ سورۃ المائدہ آیت نمبر ٣)

"اللہ نے آپ کا یہ دین ......ہر لحاظ اور ہر حیثیت سے......کامل ومکمل کردیا ہے......"

یعنی اس کے عقائد وعبادات.........فرائض وواجبات.........حلال وحرام اور اوامر ونواہی واضح اور بیان کردیئے گئے ہیں.........جن میں قیامت تک کمی وبیشی نہیں ہوسکتی.........اور نہ ہی کوئی کرسکتا ہے اسی آیت "الیوم اکملت لکم دینکم" کی تفسیر میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں.........:

"کہ اللہ نے ......(اصولاً یعنی اصل اور قواعد کے اعتبار سے) دین اسلام کو......تمہارے لئے کامل ومکمل فرمادیا......اب یہ رہتی دنیا تک......کسی زیادتی کا محتاج نہیں......اسے اللہ نے پورا کیا

Scanned with CamScanner

ہے...... جو قیامت تک ناقص نہ ہوگا......"

ابن عباسؓ کے قول سے واضح ہوا............ کہ دین اسلام میں کوئی زیادتی نہیں......... کہ اس کے کم کرنے کی کوشش کی جائے............ اور نہ ہی کوئی کمی اور نقص ہے......... کہ ہم پندرھویں صدی کے گئے گزرے مسلمان اسے پورا کرنے کی کوشش کریں......... جو دین ہے......... اسلام ہے......... وہ بالکل واضح ہے......... دور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دین چلا آرہا ہے......... وہی آخر تک دین رہے گا......... آج اگر کوئی شخص اس دین کو نامکمل اور ناقص سمجھ کر......... یا پھر اپنی خواہشات نفسانی......... اور اپنی ذہنی اختراع سے......... کوئی نیا عقیدہ یا نیا طریقہ ایجاد کرتا ہے......... اور پھر اپنی ان خواہشات یا ذہنی اختراع کو دین کہتا ہے......... اسلام قرار دیتا ہے......... تو اس سے بڑا اللہ کا باغی اور کوئی نہیں......... کیونکہ یہ دین کامل میں اپنی خواہشات اور ذہنی اختراع کو داخل کرکے......... اللہ سے مقابلے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معارضے کا مرتکب ثابت ہو رہا ہے.........

اسلام وہ ہے......... جو قرآن وسنت سے ثابت ہو......... یا اس کا ثبوت صحابہ کرامؓ کے اقوال وافعال سے ملتا ہو......... ہر وہ عقیدہ، ہر وہ مسئلہ یا عبادت وتعظیم کا وہ طریقہ جو قرآن وسنت سے مستنبط نہیں......... صحابہ کرامؓ کے طرز زندگی سے ثابت نہیں......... وہ دین نہیں......... اسلام نہیں......... اسلامی عقیدہ نہیں......... وہ شرعی مسئلہ نہیں......... اسلامی طریقہ نہیں......... جب وہ اسلام نہیں......... اسلامی عقیدہ واسلامی طریقہ نہیں......... بلکہ غیر اسلامی وغیر شرعی طریقہ ہے......... تو "من یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ" قرآن کی رو سے......... ایسے غیر اسلامی عقیدے کو ایسے غیر اسلامی نظریئے کو......... اور ایسے غیر شرعی طریقے کو قبول نہیں کیا

جائے گا.........اسلامی عقیدے ونظریئے کے طور پر نہیں مانا جائے گا.........اسے اسلامی مسئلہ نہیں کہا جائے گا.........اس کا قبول کرنا تو در کنار "من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد" (بخاری جلد اص ۳۷۱ و مسلم جلد ۲ ص ۷۷) ایسے غیر اسلامی عقیدے کی تردید ضروری ہے.........اس غیر اسلامی طریقے کی مخالفت ضروری ہے.........اس غیر شرعی مسئلہ پر تنقید ضروری ہے.........اس طریقہ پر تنکیر و ملامت ضروری ہے.........اس سے نفرت اور برات ضروری ہے......... ایسے غیر اسلامی.........غیر شرعی طریقوں اور خود ساختہ توہمات سے قوم کو آگاہ کرنا ضروری ہے.........

اگر کوئی خطیب.........کوئی واعظ اور کوئی مقرر و مبلغ غیر اسلامی عقائد سے آگاہی.........اور غیر شرعی طریقوں سے واقفیت کے باوجود.........ان کی کھلے طور پر تردید نہیں کرتا......... مصلحتوں کے غلاف لپیٹ کر ان پر تنقید نہیں کرتا.........امن و امان کا تقاضہ سمجھتے ہوئے قوم کو ان غیر شرعی مسائل اور توہمات سے آگاہ نہیں کرتا......... تو پیغمبر علیہ السلام کے فرمان کے مطابق........."الجم یوم القیمہ بلجام من النار" تو ایسے عالم اور واعظ کے لئے جہنم کی لگامیں ہیں.........جہنم کی سخت سزا ہوگی.........حق و باطل.........کفر و اسلام اور شرع و غیر شرع میں فرق نہ کرنے.....اور عوام الناس کو ان سے آگاہ نہ کرنے کے باعث.........ایسے خطیب کے منہ میں لگامیں ڈالی جائیں گی.........اسے سخت سزا دی جائے گی، جہنم کی ان لگاموں اور جہنم کی اس سختی سے محفوظ رہنے کے لئے لازم ہے.........کہ اسلام کی تبلیغ کے ساتھ کفر کی اعلانیہ تردید کی جائے.........اسلامی عقائد کے پرچار کے ساتھ غیر اسلامی عقائد کا کھلے بندوں رد کیا جائے.........شرعی طریقوں کی تعلیم کے ساتھ قوم کو غیر شرعی طریقوں سے بھی برسر

Scanned with CamScanner

منبرآ گاہ کیا جائے......... قوم کے عقائد ونظریات کو بچانے کے لئے اپنے طور پر کوشش کی جائے......... کیونکہ جس طرح اسلامی عقائد کا پرچار ضروری ہے اسی طرح غیر اسلامی نظریات کا اعلانیہ انکار بھی لازم ہے......... جس طرح شرعی طریقوں کی تعلیم ضروری ہے......... بالکل اسی طرح تقریر وتحریر میں غیر شرعی طریقوں سے متنفر کرانا بھی ضروری ہے......... جس طرح اسلامی طریقوں کو عام کرنا از حد ضروری ہے......... وہاں غیر اسلامی طریقوں کی روک تھام کے لئے سرگرم عمل رہنا بھی ضروری امر ہے......... یہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تقاضہ ہے......... جس سے کوئی بھی ذی شعور اور عقلمند انکار نہیں کرسکتا.........

**گرامی قدر دوستو!** الحاد اور بے دینی کے اس دور میں......... بہت سارے غلط نظریات......... غیر اسلامی طریقے......... اور رسومات اس قدر شدت سے فروغ پاچکی ہیں......... کہ اب ہمارے سیدھے سادے مسلمان انہیں اپنے عقائد کا حصہ سمجھتے ہیں......... اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے......... کہ آج مسلمان کہلانے والے لوگ ان غلط نظریات......... اور غیر اسلامی طریقوں......... کے خلاف قرآن و حدیث کے دلائل سننا بھی گوارا نہیں کرتے......... ستم تو یہ ہے کہ ان میں سے کچھ انہیں غلط اور بے بنیاد جاننے کے باوجود......... ان کے دفاع کے لئے مختلف تاویلیں کرتے ہیں......... ڈھٹائی کے ساتھ یہ کہتے بھی نظر آتے ہیں......... مولوی صاحب......... مان لیا کہ ان کا ثبوت قرآن وسنت سے نہیں ملتا......... یہ قرآن وسنت سے ثابت نہیں......... لیکن اس سے روکا بھی تو نہیں گیا اگر ایسا کر بھی لیا جائے......... تو کیا حرج ہے؟......... کونسا گناہ ہے؟.........

یہ افسوسناک صورتحال محرم جیسے محترم مہینے میں......... انتہائی خطرناک حد تک

Scanned with CamScanner

پہنچ جاتی ہے......... اہلبیتؓ سے محبت اور احترام حسینؓ کے اظہار کی خاطر رفض کی چھوت سے متاثرہ ہمارے مسلمان بھائی بھی......... ایسی ایمان سوز حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں......... کہ جنکی شریعت اسلامیہ میں تو کوئی گنجائش نہیں......... البتہ وہ سبائیت کا شعار ضرور ہیں......... ہمارے اکابرین واسلاف عظام نے ان حرکات کو کھلا شرک اور حرام قرار دیا ہے......... اوران مزعومہ حرکات کے ترک پر اہلسنت کے تمام مکاتب فکر کا اجماع ہے......... کیونکہ یہ غیر اسلامی اور سبائی حرکات ہیں.........

مسلمانوں کے تمام طبقے دیوبندی......... بریلوی......... اور اہلحدیث......... محرم میں ''غم حسینؓ'' کے نام پر ہونے والے تمام مروجہ افعال کو بالاتفاق ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں......... اوران تینوں مکاتب فکر کے جید علمائے کرام اور مفتیوں کے سینکڑوں فتاویٰ جات ان کی کتابوں میں موجود ہیں......... جنہیں بوقت ضرورت دیکھا بھی جاسکتا ہے.........

''غم حسینؓ'' کے نام پر جو غیر اسلامی وغیر شرعی افعال......... محرم کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ دیکھنے میں آتے ہیں......... جن میں ہمارے مسلمانوں کی بڑی تعداد بھی شرکت کرتی ہے......... بلکہ اگر میں یوں کہہ دوں......... کہ ان غیر شرعی حرکات کی ساری رونق......... ہمارے سیدھے سادے مسلمانوں کے دم خم سے ہوتی ہے......... تو بے جا اور غلط نہ ہوگا......... ماتم کرنا......... رونا پیٹنا......... سیاہ لباس پہننا......... تعزیہ داری......... اورنوحہ خوانی وغیرہ تو اپنے ''حسینی'' ہونے کا یقین دلانے کے لئے ضروری نہیں......... بلکہ فرض عین سمجھا جاتا ہے......... اور سراسران غیر اسلامی حرکات کو بجالانے کے لئے پورا زور صرف کیا جاتا ہے......... تاکہ دوسرے لوگ ہمیں پکا ''حسینی'' ہونے کا سرٹیفکیٹ دیدیں......... اور ہم ناصبی و یزیدی کے فتویٰ سے بچ

Scanned with CamScanner

ئیں.........تو آیئے.........ذرا ان حرکات کی شرعی حیثیت جاننے کے لئے قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں.........جو ہمارے لئے راہنما اور ہدایت کا روشن چراغ ہیں.........جہاں تک رونے پیٹنے.........ماتم کرنے اور نوحہ خوانی کرنے کا تعلق ہے.........تو ان کی ممانعت میں بے شمار حدیثیں حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں.........بخاری شریف میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان.........ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے.........:

"لیس منامن ضرب الخدود وشق الجیوب ودعیٰ بدعوی الجاھلیته" (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۳)

''جس شخص نے.....اپنے رخساروں پر طمانچے مارے.....
گریبان چاک کیا.....اور دور جاہلیت کی طرح.....واویلا کیا وہ ہم میں سے نہیں.....''

اور ایک حدیث میں آیا ہے:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بریٔ من الصالقة والحالقة والشاقة" (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۷۳)

''فرمایا اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے.....
بری الذمہ ہے.....جو کسی کے غم والم یا کسی کی جدائی میں نوحہ کرے.....
اپنے بال منڈوائے.....اپنا لباس چاک کرے.....اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے.....اللہ کے رسول کا اس سے کوئی تعلق نہیں.....''

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے بد بخت سے لاتعلق ہیں.........کسی شخص کی موت پر ہائے وائے کرنے.........گریبان چاک کرنے.........اور رونے چلانے

ے اسلام نے منع کیا ہے ......... چہ جائیکہ کسی شہید کو رو یا جائے ......... قرآن مجید میں ایسی حرکات سے منع کیا گیا ہے ......... حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے ......... اور ان حرکات پر ناراضگی و برات کا اظہار کیا گیا ہے ......... یہاں تک کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک عورت کو قبر پر بیٹھ کر روتے دیکھا ......... تو فرمایا "اتقی اللہ و اصبری" اللہ سے ڈر اور صبر سے کام لے .........

پھر پیغمبر علیہ السلام کی سیرت طیبہ ......... کے اوراق کھول کر مطالعہ کیجئے ......... آپ کو معلوم ہوگا کہ ......... پیغمبر علیہ السلام کے صاحبزادے عبداللہؓ فوت ہوئے ......... حضرت قاسمؓ کی وفات ہوئی ......... ابراہیمؑ جیسے اکلوتے و آخری فرزند نے آپ کی جھولی میں دم توڑ دیا ......... رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آنسو بہا کر فرمایا ......... "انا بفراقک یا ابراھیم لمحزون" ابراہیمؑ ہم تیری جدائی پر بڑے غمگین ہیں ......... پیغمبر علیہ السلام کی تین صاحبزادیاں ......... عین عالم شباب میں دنیا سے رخصت ہوئی ......... چچا حمزہؓ کی لاش کے کئی ٹکڑے ہوئے ......... کئی صحابہؓ آپ کی آنکھوں کے سامنے خاک و خون میں لت پت ہوئے ......... بہت سے حضرات کی چمڑی ادھیڑی گئی ......... بہت سے حضرات کی آنکھیں نکالی گئیں ......... نبوتؑ نے کسی موقع پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا ......... نبوتؑ نے ماتم کبھی نہیں کیا ......... گریبان کسی بھی موقع پر چاک نہ کیا ......... نہ کبھی سر میں خاک میں ڈالی ......... بلکہ "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" کا روشن نمونہ امت کے سامنے پیش فرمایا ......... پھر اس سے بھی آگے چلے چلئے ......... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کی مصداق ......... "کانک خلقت کما تشا" کے پیکر ......... حسن یوسفی کو ماند کرنے والی حسین وجمیل ......... اور مقدس ومطہر شخصیت ......... محمد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا.......... علی المرتضیٰؓ شہید ہوئے.......... فاطمۃؓ الزہرا نے انتقال فرمایا.......... حضرت حسنؓ کی وفات ہوئی.......... حضرت حسینؓ اپنے ساتھیوں سمیت کربلا میں شہید ہوئے.......... اہلبیتؓ رسولؐ نے کبھی ماتم نہیں کیا.......... اپنا منہ نہیں پیٹا، اپنا گریبان نہیں چاک کیا.......... نوحے ومرثیے کی محفلیں نہ سجائیں.......... ہائے وائے نہ کیا.......... پوری اسلامی تاریخ اسے غیر شرعی وغیر اسلامی افعال سے خالی نظر آتی ہے.......... رونے پیٹنے.......... نوحہ و مرثیہ کہنے، ماتم اور ہائے وائے کرنے کا.......... آغاز حضرت حسینؓ کی شہادت کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد.......... ربیع الثانی ۶۵ ہجری میں ہوا (تاریخ اسلام حصہ اول دوم ص ۱۵۴۹ اکبر شاہ نجیب آبادی).......... قاتلین حسینؓ کی جانب سے ہوا.......... جنہوں نے حسینؓ کو کوفہ بلا کر حسینؓ سے غداری کی.......... حسینؓ کا ساتھ نہ دیا.......... حسینؓ کو اپنے ہاتھوں شہید کیا.......... جب اپنے اس قبیح فعل پر ندامت ہوئی.......... تو ''توابین'' کے نام سے جماعت بنائی.......... حسینؓ کی قبر پر رونا دھونا شروع کیا.......... سر پیٹنا اور ہائے وائے کرنا شروع کیا.......... پھر ان غلیظ حرکات کی تجدید معزالدولہ جیسے متعصب حکمران نے بغداد میں کی.......... اسی معزالدولہ نے ماتم کرنے.......... سیاہ کپڑے رنگنے.......... بازاروں میں مرثیے پڑھنے.......... منہ نوچنے اور چھاتیاں پیٹنے کا سرکاری حکم جاری کیا.......... تعزیہ داری کا آغاز کرایا.......... معزالدولہ کے ان غیر اسلامی احکامات کے باعث بغداد میں فسادات کا طویل سلسلہ شروع ہوا.......... لاکھوں مسلمان شہید ہوئے (تاریخ اسلام حصہ اول دوم ص ۱۹۲۹ اکبر شاہ نجیب آبادی).......... آج تک یہ غیر اسلامی افعال جابجا خونریزی کا سبب بنے ہوئے ہیں.......... ان کی وجہ سے پورا ملک جہنم کدہ بن جاتا ہے.......... ان حرکات کے ذریعے مسلمانوں کا خون پانی سے ارزاں سمجھ کر بہایا جاتا ہے.......... اور ہر روز اس

Scanned with CamScanner

سلسلہ کو دراز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے.......... ان غیر اسلامی حرکات کو عبادات کا درجہ دلوانے کی لاحاصل کوششیں کی جارہی ہیں.......... مگر قرآن وحدیث اور تاریخی دلائل سے سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ حرکات اسلامی نہیں.......... غیر اسلامی شعار ہیں.......... یہ حسینؓ کی محبت نہیں.......... بلکہ قاتلین حسینؓ کا شیوہ ہے.......... اسلام دشمنوں کا شعار ہے، رفض کی علامت ہے (ماثبت من السنۃ فی ایام سنۃ مصنفہ شیخ عبدالحق دھلوی ص ۱۵) ان افعال وحرکات کو.......... ان فرضی ورسمی عبادات کو اپنانا.......... ان میں شرکت کرنا.......... ان کی خاطر کسی قسم کا تعاون کرنا.......... انہیں نیکی وعبادت سمجھنا یا انہیں اچھا جاننا.......... آل رسولؐ سے بغاوت، حسینؓ سے دشمنی اور اپنا ایمان برباد کرنے کے مترادف ہے..........

**گرامی قدر دوستو!** محرم الحرام کے حوالہ سے.......... دوسرا مسئلہ نذر و نیاز اور صدقہ خیرات وغیرہ کا ہے.......... اس لئے کہ ہمارے بہت سے مسلمان بھائی.......... محرم کے دنوں میں صدقہ خیرات کو زیادہ باعث ثواب گردانتے ہیں.......... اور سال کے باقی دنوں کو چھوڑ کر محرم کے ایام میں نذر و نیاز.......... اور صدقہ وخیرات کرنے کو.......... کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں..........

نذر و نیاز کے مسئلہ میں پہلی بات جو سمجھ سے تعلق رکھتی ہے.......... وہ یہ کہ نذر خاص اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیئے.......... اللہ کے سواء کسی اور کی منت یا نذر جائز نہیں.......... نہ کسی نبی کی.......... نہ علیؓ کی اور نہ ولی.......... یا کسی اور کی (مظاہر حق ج ۳ ص ۳۳۳، ۳۳۶) اگر کوئی شخص اپنی نذر یا منت اللہ کے سواء کسی اور کی طرف منسوب کرے.......... تو ایسی نذر یا خیرات کا کھانا حلال نہیں.......... اس سے بچنا چاہیئے.......... ہاں اگر نذر اللہ تعالیٰ کی ہو مگر اس کا ثواب کسی دوسرے شخص کے لئے بخشا جائے.......... تو

Scanned with CamScanner

اس صورت میں جائز ہے ......... دوسری بات کہ یہ نذر و نیاز اور نفلی صدقہ و خیرات کے
لئے کوئی وقت یا دن مخصوص نہیں ہے ......... بلکہ اس میں وسعت ہے ......... سال کے
جس مہینے اور جس دن میں چاہیں کر سکتے ہیں ......... مخصوص دنوں اور خاص خاص
موقعوں پر اس نیت سے صدقہ خیرات کرنا ......... کہ ان دنوں میں ثواب زیادہ ہوتا
ہے ......... تو یہ بدعت ضلالہ ہے ......... فخر المحدثین ......... قطب وقت .........
علمائے دیوبند کے سرتاج علامہ رشید احمد گنگوہیؒ اپنی کتاب ......... "فتاویٰ رشیدیہ"
(تالیفات رشیدیہ مع فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۱ مطبوعہ لاہور) میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر
فرماتے ہیں ......... کہ کھانے کو یعنی صدقہ خیرات کو کسی دن سے خاص کرنا لغو اور بدعت
ضلالہ ہے ......... نفلی صدقہ و خیرات کے لئے دنوں کی تخصیص ویسے بھی بے بنیاد اور
باطل ہے ......... لہٰذا نفلی صدقہ خیرات کے لئے بہتر سے بہتر طریقہ یہی ہے ......... کہ
صدقہ کی نقد رقم کار خیر میں لگادی جائے ......... یا پھر کسی مسکین و محتاج کو دی
جائے ......... تا کہ وہ اس رقم سے اپنی ضروریات پوری کر سکے ......... لیکن اگر صدقہ کا
وہی مروجہ طریقہ اپنانا ہے ......... جو آجکل عموماً ہمارے ہاں پایا جاتا ہے تو چونکہ صدقہ نفلی
ہے ......... اسے جب چاہے کر سکتا ہے ......... محرم کے دنوں میں اس بات کا خصوصی
خیال رکھنا چاہیئے ......... کیونکہ اس سے رافضیت سے مشابہت ہوتی ہے ...... بلکہ محرم
کے ایام میں یہ انہی لوگوں کا شعار بن چکا ہے ......... مسلمانوں کو گمراہ کرنے .........
اور اپنی مجلسوں کو رونق بخشنے کے لئے ......... گلی گلی نذر اللہ نیاز حسینؓ کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا
ہے ......... محرم کے کھچڑے بنائے جائے ہیں ......... اگر ہمارے مسلمان حضرات بھی
ایسا کرنا شروع کر دیں تو ان سے مشابہت ہوتی ہے ......... اور انہیں مزید تقویت ملتی
ہے ......... اور انہیں تقویت دینا اپنا ایمان و عقیدہ برباد کرنے کے مترادف ہے .........

Scanned with CamScanner

**واجب الاحترام دوستو!** میں اکثر کہتا ہوں کہ دور حاضر ہم مسلمان بھی بڑے عجیب ہیں ......... دینی معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی تابعداری کی بجائے ......... ہم اپنی مرضی سے کام لیتے ہیں ......... جو کام ہمیں اچھا لگے یا ہمارے ذہن میں بیٹھ جائے اگر چہ شریعت اس سے روکتی رہی ......... ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ......... ہم نے اسے کرنا ہے بلکہ ایسی پابندی و مستقل مزاجی سے کرنا ہے ......... کہ فرائض بھی ثانوی حیثیت میں معلوم ہونے لگتے ہیں ......... اس کے برعکس اگر شریعت مطہرہ ہمیں کسی کام کے کرنے کی اجازت دیتی ہے ......... مگر ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اسے کریں بھلے نظام کائنات بدل جائے ......... ہم نے وہ کام نہیں کرنا ......... آج ہم شرعی حکم کے مقابلہ میں رواج کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں ......... اور رواج کی پاسداری اپنا اولین فریضہ سمجھتے ہیں ......... یہاں بھی قرآن وسنت کے احکام نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں ......... مگر رواج ورسم کو ضرور بجالایا جاتا ہے ......... اس کی کئی مثالیں میرے اور آپ کے سامنے ہیں ......... بلکہ ہماری روزمرہ زندگی روزانہ ہمارے لئے کئی نئی مثالیں چھوڑ جاتی ہے ......... مثلاً ہم لوگ محرم میں نکاح شادی اور خوشی کی تقریبات منعقد کرنے کو اچھا نہیں جانتے ......... محرم میں نکاح شادی وخوشی و غیرہ پر ہم نے اپنی طرف سے سخت پابندی لگا رکھی ہے ......... حالانکہ قرآن وسنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ......... بلکہ تاریخ کے دریچوں میں جھانکا جائے تو پتہ چلتا ہے ......... کہ کئی صحابہؓ وصحابیاتؓ ......... تابعین وتابعیات کے نکاح محرم الحرام میں ہوئے ......... رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نکاح بھی محرم میں ہوا ......... خود حضرت حسینؓ کی والدہ سیدہ فاطمہؓ کا نکاح بھی باقر مجلسی کے بقول محرم میں ہوا ......... ایسی کئی نظیریں ہیں جو تاریخ کی ورق گردانی سے ہمارے سامنے آتی ہیں ......... مگر

Scanned with CamScanner

آجکل ہم اس کے اتنے پابند ہو گئے ہیں......... کہ اگر کوئی خدا کا بندہ محرم میں نکاح کرلے......... تو ہر طرف سے فتویٰ بازی کا بازار گرم ہو جاتا ہے......... علماء کیٹی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی اسی بناء پر مجرم قرار پائے......... کہ انہوں نے اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی محرم میں کی......... آج ان کے خلاف پروپیگنڈہ شروع ہے......... اور اس پروپیگنڈے میں سنی کہلانے والے چند عاشقان رسول بھی رافضیوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں......... جو قابل افسوس ہے......... میں قول و فعل کا یہ تضاد دیکھ کر ششدر رہ جاتا ہوں......... کہ نویں محرم کی شب......... سیج کی رسم اور اہلبیت کے فرضی نکاح تو درست ہیں......... ان میں بڑھ چڑھ کے حصہ بھی لیا جاتا ہے......... تشہیر بھی کی جاتی ہے، مگر بڑا مجرم ڈاکٹر اسرار قرار پایا ......... کسی نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا تھا.........

تجھے اغیار کی آنکھ کا تنکا آتا ہے نظر
دیکھ ذرا ظالم اپنی نظر کا شہتیر بھی

بہر حال قصہ مختصر......... کے مصداق محرم الحرام میں نکاح اور خوشی وغیرہ سے اجتناب خود ساختہ پابندی ہے......... جو رافضی اثرات کے باعث ہم نے خود پر لاگو کر رکھی ہے......... محرم الحرام افضل اور بابرکت مہینہ ہے......... اس میں نیکی کے کام زیادہ سے زیادہ کرنے چاہئیں......... شادی جو شرعی حدود میں رہ کر کی جائے وہ بھی نیکی ہے......... اچھائی کا کام ہے......... اس کا زیادہ سے زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے......... تاکہ بابرکت مہینے اور بابرکت دن کی وجہ سے شادی میں بھی برکت ہو (غنیۃ الطالبین مترجم اردو ص ۳۱۸ ناشر دار الاشاعت کراچی) اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے......... آمین.........

**گرامی قدر دوستو!** واقعہ کربلا.........اوراس کے متعلقات کے حوالے سے تقریباً تمام مسائل پر تھوڑی تھوڑی بحث ہوچکی ہے.........مگرایک اہم اور بنیادی مسئلہ جس پر گفتگو گذشتہ جمعہ ہونی چاہیئے تھی.........لیکن کسی وجہ سے نہ ہوسکی.........تو میں چاہتا ہوں کہ آج کی اس آخری نشست میں اس بنیادی مسئلہ پر بھی تھوڑی سی بحث کرتا چلوں.........تاکہ ہمارا موضوع تشنۂ تکمیل نہ رہے.........مسئلہ یہ ہے کہ سیدنا حسینؓ اور شہدائے کربلا کا قاتل کون ہے؟.........نواسہ رسولؐ کی شہادت کا سبب کون بنا؟.........خاندان رسولؐ کی بے حرمتی و پامالی کا مجرم کون ہے؟.........خانوادۂ رسولؐ کے ساتھ ظلم وجبر سے پیش آنے والے ہاتھ کونسے ہیں؟.........گلشن نبویؐ اجاڑنے والے غدار کون تھے؟.........اپنے ناپاک ہاتھوں سے اہلبیت رسولؐ کی معصوم کلیاں مسلنے والے بے ضمیر ایمان فروش کون تھے؟.........اتنے بڑے حادثے کی ذمہ داری آخر کس پر عائد ہوتی ہے؟.........خون حسینؓ سے ہاتھ رنگنے والے کون ہیں؟.........ان ہاتھوں کی نشاندہی اور ان تک رسائی ہر مسلمان کی دلی خواہش ہے.........اور وہ اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتا ہے.........تاکہ محبان اہلبیتؓ اور دشمنان اہلبیتؓ کی تمیز کر سکے.........

**گرامی قدر!** خون حسینؓ سے رنگین ہونے والے.........ہاتھوں کی نشاندہی اور واقعہ کربلا کی ذمہ داروں کا تعین کرنے کے لئے.........ہمیں حضرت حسینؓ اور اہلبیتؓ رسولؐ کی طرف رجوع کرنا ہوگا.........جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا.........اور وہ اس واقعہ کے عینی شاہد اور گواہ ہیں صرف گواہ نہیں.........بلکہ مدعی اور استغاثہ کی حیثیت رکھتے ہیں.........قاتلوں کی صحیح نشاندہی اور حادثے کے ذمہ داروں کا صحیح تعین صرف اور صرف وہی کر سکتے ہیں.........جنہوں نے ظلم و بربریت کے

Scanned with CamScanner

سارے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے ......... جبر وستم کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ......... صحیح قاتل وہی ہوگا جسے یہ لوگ قاتل ٹھہرائیں گے ......... مجرم وہی ہوگا جسے مقتول کے ورثاء مجرم کہیں گے ......... اہلبیتؑ کا باغی وہی ہوگا جسے اہلبیتؑ باغی وغدار بتلائیں گے ......... ان کی گواہی ......... ان کے بیانات ان کے اعلانات، خطبات ......... مجرموں تک ......... قاتلوں اور باغیوں تک پہنچنے کا آسان ذریعہ ہیں ......... مجرم جانتے ہیں ......... اہلبیتؑ کی گواہی، نئی ہوگی ......... قاتل پہچانتے ہیں ......... اہلبیتؑ کے بیانات معتبر سمجھے ہوں گے جن کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا ......... حادثہ کربلا کے ذمہ داروں کا تعین کرنا ہے ......... تو حضرت حسینؑ کے وہ خطبات سامنے رکھنے ہوں گے ......... جو آپ نے شہادت سے قبل کربلا میں دشمنوں سے خطاب کر کے دیئے ......... حضرت حسینؑ کا دس محرم کا خطبہ اٹھا کر پڑھیئے ......... آپ فرماتے ہیں .........:

"ویلکم یا اهل الکوفه انسیتم کتبکم وعهودکم التی اعطیتموهما واشهدتم الله علیها، ویلکم ادعوتم ذریة اهلبیت نبیکم"

''اے کوفیو تباہ و برباد ہوجاؤ ...... کیا تم اپنے وہ خط اور وعدے بھول چکے ہو ...... جو تم نے کئے تھے ...... اور تم نے ان پر اللہ کو گواہ بنایا تھا ...... تمہارے لئے ہلاکت ہو ...... تم تباہ و برباد ہوجاؤ ...... تم نے اپنے نبی کی آل کو بلایا ...... تم کہتے تھے کہ ہم تم پر اپنی جانیں قربان کرینگے ...... لیکن جب وہ تمہارے پاس آئے ...... تو تم نے انہیں ابن زیاد کے حوالے کیا ...... اہلبیتؑ کے لئے دریائے فرات کا پانی بند کیا ...... تم نے اپنی نبی کی اولاد کے ساتھ بہت بُرا کیا ......''

Scanned with CamScanner

حضرت حسینؓ کا یہ خطبہ شیعوں کی کتاب ذبح عظیم میں ہے.......... ناسخ التواریخ میں ہے .......... جلاء العیون میں ہے .......... خلاصۃ المصائب میں ملتا ہے .......... پھر اس سے آگے چلئے حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد .......... کربلا سے لٹا پٹا اہلبیتؓ کا قافلہ کوفہ پہنچا .......... تو انہیں دیکھ کر کوفہ کی عورتوں نے گریبان چاک کئے .......... رونا دھونا شروع کیا .......... مرد بھی ان کے ساتھ رو رہے ہیں .......... یہ منظر دیکھ کر کربلا سے زندہ سلامت واپس آنے والے .......... حضرت حسینؓ کے صاحبزادے زین العابدینؓ کمزور آواز سے پکار اٹھے ..........:

"ان هولاء يبكون فمن قتلنا غير هم"

"یہ لوگ روتے کیوں ہیں ..... ان کے سوا ہمیں قتل کرنے والے اور کون تھے ....." (احتجاج طبری ص ۱۵۸)

یہ رونا پیٹنا دیکھ کر ..... حضرت حسینؓ کی بہن ..... حضرت زینبؓ سے بھی نہ رہا گیا ..... آپ نے فرمایا .....:

تم ہم پر گریہ زاری کرتے ہو ..... حالانکہ قتل کرنے والے بھی تم خود تھے ..... تم روؤ کیونکہ تم رونے کے لائق ہی ہو ..... خدا کرے کہ تم تھوڑا ہنسو زیادہ روؤ ....." (احتجاج طبری ص ۱۵۸)

حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت حسینؓ کی بہن .......... سیدہ زینبؓ کی بددعاء کس طرف نظر آئی ہے .......... رونا کہاں ملتا ہے .......... پیٹتا کون ہے .......... ماتم کون کرتا ہے .......... زینبؓ کی بددعا جس جانب نظر آئے (احتجاج طبری ص ۱۵۸) سمجھ لیجئے وہ ہی حسینؓ کا قاتل ٹولہ ہے .......... وہی اہلبیتؓ کا دشمن گروہ ہے .......... وہی خاندان رسول کو تڑپانے اور شہید کرنے کا ذمہ دار ہے .......... حضرت حسینؓ کی بیٹی فاطمہؓ

بنت حسینؓ بھی ان ظالموں سے یوں گویا ہوئیں............:

اے اہل......کوفہ اے مکارو غدارو......اے دھوکہ بازو......تم نے ہمیں کافر ٹھہرایا......ہمارا قتل حلال سمجھا......ہمارا مال لوٹ کا مال سمجھا...... تمہاری تلواروں سے اہلبیتؓ کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں......"

(احجاج طبرسی ص ۱۵۷)

اہلبیتؓ کے یہ سارے خطبات یہ سارے بیانات............آج انہی لوگوں کی کتابوں میں ملتے ہیں............جو بزعم خود اہلبیتؓ کے محبّ بنے پھرتے ہیں............جلاء العیون کس کی کتاب ہے............احتجاج طبرسی کس گروہ کی اساسی کتاب ہے............ نور اللہ شوستری کن کا مجتہد ہے............جو اپنی کتاب مجالس المؤمنین میں شیعان علیؓ کا اقرار نقل کر رہا ہے............شیعان علیؓ کی توبہ وندامت کا تذکرہ کرتا ہے............اہلبیتؓ کے بیانات پڑھیئے............حضرت حسینؓ کے خطبات کا مطالعہ کیجئے............کربلا سے واپس آنے والوں کی گواہی کا مشاہدہ کیجئے............قاتلوں کا اقرار............توبہ وندامت پڑھیئے............سارے سلسلے اور ساری کڑیاں ملاتے چلے جایئے............انجام کار آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے............کہ حضرت حسینؓ کے قاتل وہی ہیں............جنہوں نے خطوط لکھ کر حسینؓ کو بلوایا............حسینؓ کے قاتل وہی ہیں............جنہوں نے وفاؤں کی قسمیں کھائیں............جھوٹے وعدے کئے............حسینؓ کی شہادت کے ذمہ دار وہی ہیں جو خود کو حسینی کہلواتے ہیں............خود کو شیعان علیؓ کہلاتے ہیں............سانحہ کربلا کے ذمہ دار و مجرم وہی ہیں............جنہوں نے کربلا بلا کر حسینؓ کو بے یارو مددگار چھوڑا............دشمنوں کے ساتھ ملکر خاندان رسول کو خاک و خون میں تڑپایا............ اہلبیتؓ رسول کو لوٹا............حضرت حسینؓ کے قاتل متعین ہیں............واقعہ کربلا کے ذمہ

Scanned with CamScanner

داروا ضح ہیں.......... للہذا دھوکے میں مت آ ئیے.......... ظاہری رونا دھونا دیکھ کر........ قاتلوں کو حسینؓ کا محب نہ سمجھئے.......... غداروں کو اہلبیتؓ کا وفادار نہ کہیئے.......... لیٹروں کو سادات کا محافظ مت جانیئے.......... دشمنان حسینؓ کو محبان حسینؓ نہ کہیئے.......... خون آ شام بھیڑیوں کو حسینؓ کا دوست نہ سمجھئے.......... یہ بھیڑ کے روپ میں بھیڑیے.......... دوست کے روپ میں دشمن.......... محافظ کے روپ میں لیٹرے.......... وفادار کے روپ میں غدار اور باغی ہیں.......... شہادت حسینؓ کے ذمہ دار یہی.......... حضرت حسنؓ کے پاؤں تلے سے مصلےٰ کھینچنے والے.......... یہی حضرت علیؓ کو خون میں غسل دینے والے.......... یہی سیدنا معاویہؓ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے.......... یہی حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت برپا کر کے انہیں مظلومانہ طریقے سے شہید کرنے والے.......... یہی حضرت فاروق اعظمؓ پر دوران نماز مصلےٰ رسولؐ پر حملہ کر کے انہیں شہید کرنے والے یہی.......... ۱۵۵ اسلامی ریاستوں کا خاتمہ کرنے والے یہی.......... ان کی ساری تاریخ غداری و بے وفائی.......... اسلام دشمنی.......... قرآن دشمنی.......... رسولؐ دشمنی.......... اہلبیتؓ دشمنی.......... اور خونریزی سے پر ہے.......... انہیں اہلبیتؓ کا دوست سمجھنا.......... انہیں حسینی سمجھنا و کہنا.......... اسلام کا وفادار جاننا.......... ان کی اصلیت سے ناواقفیت اور تقیے کا شکار ہونے کے مترادف ہے..........

**گرامی قدر دوستو!** حضرت حسینؓ کی سیرت و کردار.......... آپ کی رشتہ داریوں.......... سیدنا امیر معاویہؓ اور دیگر صحابہؓ پر ہونے والے اعتراضات.......... واقعہ کربلا کی حقیقت.......... اور دیگر مسائل پر تفصیلی بیان کے بعد اپنی آخری اور اہم ترین گذارش میں ایک مرتبہ پھر آپ حضرات کو خبردار کرنا ضروری سمجھتا ہوں.......... اپنے پہلے پہلے خطبہ جمعہ کی تمہیدی گفتگو میں بھی عرض کر چکا ہوں.......... کہ واقعہ کربلا اور

Scanned with CamScanner

شہادت حسینؓ کی آڑ میں اس قدر جھوٹ.........اور منگھڑت روایات.........عام کی گئیں کہ اللہ کی پناہ.........پھر اس جھوٹ اور فریب پر شہرت عامہ کے اتنے ردے چڑھائے گئے کہ وہ سچ کا درجہ پا گیا.........حقیقت خرافات میں اور امت ان فرضی روایات میں کھو چکی ہے.........افسوس تو یہ ہے کہ آج یہ جھوٹی روایات ہمارے عقائد کا حصہ بن چکی ہیں.........حالانکہ وہ ہیں عقل و نقل دونوں کے خلاف.........حضرت حسینؓ کی مظلومیت.........ان کی کرامات ثابت کرنے اور کمزور دل عوام کو رلانے دھلانے کے لئے ایسی ایسی داستانیں گھڑی گئیں.........کہ آج سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہو چکا ہے.........اگر چہ ان جھوٹی روایات کے عام کرنے میں رافضی پروپیگنڈے.........ملکی اخبارات اور ریڈیو ٹی وی کا بڑا کردار ہے.........مگر اس میدان میں ہمارے وہ نام نہاد ملاں بھی کسی سے پیچھے نہیں.........جو صرف داڑھیاں رکھ کر.........اور جبے قبے پہن کر ولی ابن ولی.........خطیب ابن خطیب اور مبلغ ابن مبلغ بنے ہیں.........جن کا مقصد رفض کی خوشنودی ہے.........یا پھر فی الحقیقت وہ رافضیت کے ترجمان اور نقیب ہیں.........مگر عوام اہلسنت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے.........اور انہیں دھوکہ دینے کی خاطر سنیت کے لبادے میں رفض کا پرچار کرتے ہیں.........ان کا معبود حقیقی روپیہ پیسہ ہے.........حکومت وقت کی چاپلوسی انہیں ورثے میں ملی ہے.........یہ نام نہاد ملاں.........یہ نام نہاد سلطان الواعظین.........یہ نام نہاد مجدد دین اہلسنت.........یہ نام نہاد مفکرین اسلام رفض کی خوشامد.........اور چند ٹکوں کے حصول اور حکومت کی نمک حلالی کے لئے.........کئی داؤ پیچ کھیلتے ہیں.........

یہ لوگ عوام کی لاعلمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے.........ان کی جیبیں بھی خالی

Scanned with CamScanner

کرتے ہیں......... اور ساتھ ساتھ انکے ایمان کا گلشن بھی ہمیشہ کے لئے اجاڑ دیتے ہیں......... یہ نام نہاد ''علامے'' کبھی تو پیغمبرؐ کے صحابہؓ پر طعن کرتے ہیں......... تو کبھی سیدنا امیر معاویہؓ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں......... کبھی اکابرین اسلام پر برستے ہیں......... تو کبھی عوام کو رلانے اور بزدل بنانے کے لئے......... جھوٹ وفریب کا سہارا لیتے ہیں......... وہ وہ روایات عوام کو سناتے ہیں جن کا جھوٹ ہونا اظہر من الشمس ہے......... حضرت حسینؓ کو بڑے عجیب انداز میں شہید کراتے ہیں......... شہادت حسینؓ کے وقت آسمان سے خون کی بارش ہوتی دکھاتی ہیں......... حسینؓ کی شہادت کے وقت زمین پر زلزلے آتے دکھاتے ہیں......... نام نہاد ملاؤں کی خطابت کے یہ شہ پارے......... یہ ملفوظات اور یہ کہانیاں رفض کی پیداوار ہیں......... یہ ساری خرافات رفض کے ٹکسالوں پر گھڑی گئی ہیں......... اکابرین اسلام اور محدثین کھلے عام ان کی تردید کر چکے ہیں......... انہیں جھوٹ و فریب قرار دے چکے ہیں......... اس لئے ایسی منگھوڑت روایات سننا......... سنانا......... ایسی خرافات کا پڑھنا......... پڑھانا......... اور بیان کرنا ناجائز اور حرام ہے (رسالہ محرم اور تعزیہ داری ناشر صدیقی ٹرسٹ کراچی) مولانا احمد رضا بریلوی کا بھی یہی فتویٰ ہے......... کیونکہ ایسی روایات کے سننے سنانے سے عقائد میں تزلزل واقع ہوتا ہے......... عقائد میں کمزوری آتی ہے......... ان خرافات سے قرآن و حدیث کی نفی ہوتی ہے......... اور ان پر یقین انسان کو کفر کی وادی میں دھکیل دیتا ہے.........

لہٰذا آپ حضرات سے گذارش ہے......... کہ شہادت حسینؓ سے متعلق کتابیں یا رسائل پڑھتے وقت......... ان پر یقین کرتے وقت......... یہ تحقیق ضرور فرمالیا کریں......... کہ اس میں درج روایات اسلامی عقائد......... اور قرآن وحدیث

Scanned with CamScanner

کے خلاف تو نہیں.......... اگر کوئی روایت اسلامی عقائد.......... قرآنی تعلیمات اور نبویؐ فرمودات سے متصادم ہو.......... تو بلا جھجک بغیر کسی سوچ.......... اور توقف کے رد کر دینا چاہیئے.......... اس میں کسی بحث یا تاویل کا شکار نہ ہونا چاہیئے..........

رب العزت سے دعا ہے.......... کہ وہ ذات باری ہمارے عقائد و ایمان کی حفاظت فرمائے.......... اور ہمیں حق سمجھنے.......... سمجھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے.......... آمین ثم آمین..........

**واخر دعوانا ان الحمد الله رب العالمین o**

Scanned with CamScanner

# پانچواں خطبہ

## زوجہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

## سیدہ امامہ رضؓ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہ

۵ صفر ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۱ مئی ۱۹۹۹ء بروز جمعہ

بروز جمعہ بمقام جامع مسجد مکی بائیجی چوک پنوعاقل

Scanned with CamScanner

اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم۔ قال الله تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید۔

ان المسلمین والمسلمات والمومنین و المومنٰت القنتین والقنتٰت والصدقین والصدقت والصبرین والصبرٰت والخشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصائمٰت والحفظین فروجهم والحفظٰت والذکرین الله کثیرا والذکرت اعد الله لهم مغفرة واجراً عظیماً

(پاره نمبر ۲۲ سوة احزاب آیت نمبر ۳۵)

عن ابی قتادة الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی وهو حامل امامة بنت زینب بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ولابی العاص این ربیعة بن عبد شمس فاذا سجد وضعها واذا قام حملها

(بخاری ج ۱ ص ۷٤)

صدق الله خالقنا العظیم وصدق رسول النبی الکریم

Scanned with CamScanner

**واجب الاحترام دوستو بزرگو اور عزیز ساتھیو!** گذشتہ ماہ محرم الحرام کے چاروں خطبات میں سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما............ واقعہ کربلا اور اس کے متعلقات پر مفصل گفتگو ہوتی رہی ہے............ حسب استطاعت اپنی بساط کے مطابق جس قدر ہو سکا............ سیدنا حسینؓ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلو روشن کرنے............ اور حقائق آشکار کرنے............ اور افراط و تفریط سے بچنے............ کی کوشش کی............ میں اس کوشش میں کس حد تک کامیاب رہا............ وہ میرا اللہ بخوبی جانتا ہے............ مگر انسان اور پھر ایک ادنی طالب علم ہونے کے ناطے............ اس میں کمی و بیشی کا غالب گمان ہے............ رب العزت سے دعا ہے............ کہ وہ اس کمی و بیشی کو معاف فرمائیں............ اور آئندہ کے لئے ہمیں ہر قسم کی لغزشوں سے محفوظ فرما کر............ راہ مستقیم پر ثابت قدم فرمائیں............ (آمین)

**گرامی قدر!** گزشتہ چاروں خطبوں میں بالواسطہ............ یا بلا واسطہ سیدنا حسین ابن علی کا ذکر ہوتا رہا ہے............ ان کی عظمت اور علو شان بیان ہوتی رہی ہے............ ان کی مظلومیت اور شہادت کا تذکرہ چلتا رہا ہے............ آج بھی میں چاہتا ہوں............ کہ سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کی دوسری والدہ محترمہ............ سیدنا حسینؓ کی محسنہ و مربیہ............ سیدنا علی مرتضیٰؓ کی دوسری اہلیہ محترمہ............ کا تعارف اور انکے مناقب بیان کر کے............ آج کی گفتگو بھی حضرت حسینؓ کی نذر کر دوں............ تا کہ یہ نشست بھی ذکر حسینؓ کی محفل بن جائے............

میں نے عرض کیا کہ بات اگر چہ حضرت حسینؓ کی دوسری ماں کی ہوگی............ فضائل اگر چہ حضرت حسین کی دوسری والدہ کے بیان ہونگے............ تذکرہ اگر چہ سیدنا

Scanned with CamScanner

علی المرتضیٰؓ کے دوسرے حرم کا ہوگا ........ مگر درحقیقت یہ بھی سیدنا حسینؓ وخاندان حسینؓ
کی عظمت کے ایک پہلو کا بیان ہوگا ........ یہ بھی سیرت حسینؓ کا ایک حصہ ہوگا
........ یہ گل بھی جس کی مہک سے آج میں آپ کو معطر کرنا چاہتا ہوں ........ بستان
علیؓ کے ایک شگوفے کا ہوگا ........ اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ........ کہ اس
سے بڑھ کر اور کسی انداز میں حضرت حسینؓ ........ وخاندان حسینؓ کی عظمت ........ اور
شرافت ........ کا بیان نہیں ہو سکتا ........ کہ ایک شخصیت کی منقبت بیان کر
کے ........ پورے خاندان کی عظمت اجاگر کی جائے ........

**گرامی قدر!** بلاشبہ سیدنا حسینؓ کے والد گرامی قدر ........ سیدنا علی المرتضیٰ اسلام کی قابل فخر اور معزز شخصیت ہیں ...... صحابیت ........ دامادی رسولؐ ........ عشرہ مبشرہ ........ اور خلفاء راشدینؓ میں شمولیت آپ کا طرۂ امتیاز ہے ........ اس کے علاوہ آپ کے فضائل میں وارد ہونے والی کئی احادیث آپ کے مقام ومرتبہ کو اجاگر کرنے کے لئے موجود ہیں ........ بخاری شریف کی ایک روایت میں ........ آپ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ........ ''یاعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی'' ........ مسلم شریف میں آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نقل کرتے ہیں ........ ''لایحبنی الامومن ولایبغضنی الامنافق'' ........ یعنی مجھ سے محبت صرف مومن کرتا ہے ........ اور بغض منافق کے سوا اور کوئی نہیں رکھتا ........ عشرہ مبشرہ والی حدیث تو مشہور ہے ........ جسے آپ جمعہ کے خطبہ میں اکثر علماء کرام سے سنتے رہتے ہیں ........ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر جن دس خوش نصیبوں کو جنت کی بشارت دی ہے ........ ان میں ابو بکرؓ ...... عمرؓ ...... اور عثمان غنی رضوان علیہم اجمعین ........ کے ساتھ ایک نام حضرت علیؓ کا

Scanned with CamScanner

بھی ہے...... فرمایا...... ''علی فی الجنۃ''...... غزوات اور جنگوں میں بھی آپ نے بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے...... جن میں کئی نامی گرامی کافر آپ کی تلوار سے جہنم رسید ہوئے...... ان احادیث مبارکہ اور تمام تر فضائل کے باجود یہ کھلی حقیقت ہے...... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح...... سیدنا علی المرتضیٰؓ کی مایہ ناز شخصیت بھی اسلام دشمنوں کا خصوصی ہدف رہی ہے...... ہر دور میں یہودی ایجنٹ مختلف روپ دھار کر آپ کی ذات اقدس پر حملہ آور ہوتے رہے...... آپ کی ذات گرامی کے متعلق افراط وتفریط کا سہارہ لیتے رہے...... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس افراط وتفریط سے آپ کو پہلے ہی آ گاہ فرمادیا تھا...... آپؐ نے فرمایا اے علیؓ...... ایک فرقہ روافض کا پیدا ہوگا...... وہ آپ کی محبت اور پیروی کا دعوی کرے گا...... اور بہت سی بے دینی باتیں آپ کی طرف منسوب کرے گا...... جیسا کہ عسائیوں نے عیسی علیہ السلام کے متعلق کیا......

(ص ۲۴۴ خلفاء راشدین مولانا عبدالشکور لکھنوئی مطبوعہ ساہیوال)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد...... یہ پیشگوئی بھی حرف بحرف درست ثابت ہوئی...... اور کچھ لوگوں نے خارجیت کے رنگ میں بیہودہ الزامات کے ذریعہ...... حضرت علیؓ کے شاندار...... مجاہدانہ کردار...... کو غبار آلود کرنے کی کوششیں کیں...... تو کچھ نے حب علیؓ کا لبادہ اوڑھ کر...... آپ کی شخصیت کو وضعی روایات کے ذریعہ دھندلا کرنا چاہا...... حب علیؓ کی اڑ میں سیدنا علیؓ کے مجسم وجود پر حملے کئے...... علیؓ کے محسنوں اور مخلصوں کے خلاف زہر اگلا...... اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے خاندان علیؓ کی جڑیں کاٹیں...... حضرت حسنؓ کے پاؤں تلے سے مصلے کھنچا...... حضرت حسینؓ کو خاک کربلا میں شہید کیا...... بس

Scanned with CamScanner

یہیں پہ بھی نہ گئی......... ''نبی کی اکلوتی بیٹی'' والا کلیہ قاعدہ......... حضرت علیؓ کی اولاد میں بھی جاری کیا گیا......... حضرات حسنؓ و حسینؓ اور سیدہ زینبؓ کے سوا......... علی المرتضیٰؓ کی باقی اولاد اس صفائی کے ساتھ منظر عام سے ہٹائی......... کہ آج بر سرِ منبر......... سٹیج پر ان کا نام لینا......... ان کا تذکرہ کرنا......... اپنوں کو بھی عجوبہ معلوم ہونے لگا......... سیدہ فاطمہؓ کے علاوہ......... سیدنا علیؓ کی دوسری بیویاں گویا......... ''نسیا منسیا''......... ہوگئیں اگر کچھ تذکرہ ان کا باقی رہا بھی سہی......... تو قدیمی تاریخی وسیرت کی کتابوں میں......... نئی تاریخی کتابوں میں انہیں زائد از ضرورت چیز سمجھ کر نکالدیا گیا......... منبر ومحراب کی صدائیں ان ناموں کی بازگشت سے خالی ہوگئیں......... قلم ان کے تذکرہ سے رک گئے......... جنہوں نے ان کا تذکرہ کیا......... بر سرِ منبر سیدنا علیؓ کی بقیہ ازواج اور دوسری اولاد کا نام لیا......... اسے تعجب وحیرت سے دیکھا جانے لگا......... خود ساختہ تحقیق کا نام دیکر اس کے رد کی کوششیں کی جانے لگیں.........

**گرامی قدر!** یہ افسوس ناک صورت حال کیوں پیدا ہوئی؟......... نوبت یہاں تک کیوں جا پہنچی؟......... ہمارے اکثر مسلمانان اہلسنت یہ عقیدہ اور تصور کیوں لے بیٹھے؟......... کہ حضرت علیؓ کی زوجہ صرف سیدہ فاطمہؓ ہے......... اور صرف حسنؓ و حسینؓ......... اور سیدہ زینبؓ ہی اولادِ علیؓ ہیں......... حضرت علیؓ کی دوسری ازواج......... اور بقیہ اولاد سے انہیں آگاہی کیوں نہ ہوئی؟......... اغیار سے اس کا گلہ فضول ہے......... مگر اپنے سنی خطباء......... واعظین......... اور قلم کاروں سے انتہائی معذرت کے ساتھ احتراماً عرض کرنا چاہوں گا......... کہ آج یہ افسوناک صورت حال ہماری غفلت اور سستی کا نتیجہ ہے.........

Scanned with CamScanner

شہادت کے جلسوں..........اور جمعہ کے خطبات میں ہم نے ہمیشہ حضرت علیؓ کی صرف ایک زوجہ کا ذکر کیا..........حضرات حسنینؓ..........اور سیدہ زینبؓ کے علاوہ حضرت علیؓ کی باقی اولاد ہم نے نا قابل ذکر سمجھی.......... ہماری تقاریر اور نئی تحریرات علی المرتضیٰؓ کی باقی ازواج اولاد سے خالی نظر آتی ہیں.......... ہمارے اس انداز بیان ..........اور انداز تحریر کا مقصد..........اگر چہ حضرت علیؓ کی دوسری ازواج اور باقی اولاد سے انکار نہیں ہوتا..........مگر طرز کچھ اس قسم کی اپنائی جاتی ہے.......... کہ ہمارے نادان مسلمان یہ سمجھ بیٹھتے ہیں..........کہ حضرت علیؓ نے پوری زندگی میں ایک خاتون سے نکاح فرمایا تھا..........اور وہ بنت رسولؐ سیدۃ فاطمہ زہرہؓ ہیں.......... پھر اولاد علیؓ میں جو نام ہماری عوام کو یاد رہے..........وہ حسنؓ و حسینؓ اور زینبؓ کے ہیں..........

میرا اپنا نظریہ یہ ہے.......... کہ اگر ہم لوگ قدیمی تاریخی کتب..........اور اسلاف کی تصانیف کا مطالعہ کر کے..........حضرت علیؓ کی ساری ازواج اور اولاد کو بر سر منبر بیان کرتے رہتے ..........شہادت کے جلسوں اور جمعہ کے خطبوں میں.......... حضرت علیؓ کی ساری بیویوں ..........اور ساری اولاد کا ذکر کرتے ..........تو نہ صرف بہت ساری سردردیوں سے جان چھوٹ جاتی.......... بلکہ اصحابؓ رسولؐ..........اور خاندان علیؓ کے درمیان .......... ''رحماء بینھم'' کے سارے دل کش مناظر بھی عوام اہلسنت کے سامنے ہوتے..........حضرت علیؓ کی ساری ازواج اور اولاد کے بیان سے.......''رسولؐ خدا کی اکلوتی بیٹی'' کا طلسم بھی خود بخود ٹوٹ جاتا..........اور ''ایک بیٹی'' کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے..........نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن..........والی صورت حال سے دوچار ہوتے..........

Scanned with CamScanner

**گرامی قدر!** سیرت وتاریخ سے شغف رکھنے والا کون شخص ہے جو یہ نہیں جانتا.......... کہ سیدنا علیؑ نے اپنی زندگی کے مختلف اوقات میں نو خواتین سے نکاح فرمائے.......... ان کے علاوہ کچھ کنیزیں.......... اور لونڈیاں بھی آپ کی حرم میں داخل تھیں.......... جن کی صحیح تعداد مورخین معلوم نہ کر سکے.......... ان نو ازواج اور کنیزوں سے حضرت علیؑ کی بہت سی اولادیں پیدا ہوئیں.......... جن میں چودہ بیٹے اور سترہ بیٹیاں شامل ہیں..........

**گرامی قدر!** یہ حقیقت اپنی جگہ لاریب ہے.......... کہ حضرت علیؑ کی ساری بیویوں میں.......... جو مقام ومرتبہ سیدہ فاطمہؓ کو حاصل ہے.......... وہ کسی اور کو نہیں.......... آپ پیغمبر اسلامؐ کی محبوب اور چہیتی صاحبزادی تھیں.......... آپ سے پیغمبر اسلامؐ کو خصوصی محبت تھی.......... مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں.......... کہ حضور علیہ السلام کی یہ ایک ہی صاحبزادی تھیں.......... یا پھر حضور علیہ السلام کی باقی تین صاحبزادیاں.......... زینبؓ.......... رقیہؓ.......... وام کلثومؓ.......... اس محبت اور چاہت سے محروم تھیں.......... ایسا قطعاً نہیں.......... بلکہ پیار اور محبت کا.......... یہ معاملہ رسالت مآبؐ کو اپنی دوسری تین صاحبزادیوں سے بھی تھا.......... مگر جب ان تینوں کی وفات ہوگئی.......... اور سیدہ فاطمہؓ کے سوا آپ کی دوسری کوئی اولاد باقی نہ رہی.......... تو آپ کی ساری توجہ حضرت فاطمہؓ کی طرف منعطف ہوگئی.......... اسی لئے میں نے عرض کیا.......... کہ فاطمہؓ آپ کی محبوب اور پیاری صاحبزادی تھیں.......... حضور علیہ السلام کو جو محبت سیدہ فاطمہ سے تھی.......... اس کا عالم یہ تھا کہ دربار رسالت مآبؐ میں سیدہ فاطمہؓ کی آمد ہوتی تو آپؐ بے اختیار کھڑے ہو جاتے.......... ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہؓ کے لئے فرمایا.......... "**بضعة منی**"..........

Scanned with CamScanner

فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے (بخاری ج امناقب فاطمہؓ) جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی......... حضور علیہ السلام کی اس قلبی تعلق.......... اور محبت کے پیش نظر جب تک سیدہ فاطمہؓ حیات رہیں......... حضرت علیؓ نے دوسرا نکاح نہ فرمایا......... رسالت مآبؐ کی رحلت کے بعد......... سیدہ فاطمہؓ مستقل بیمار رہنے لگیں......... والد محترم کی جدائی کے بعد جوں جوں دن گزرتے گئے......... آپ آتش فراق میں گھلتی گئیں......... بیماری روز بروز ترقی کرتی گئی......... اور افاقہ کی امیدیں دم توڑ نے لگیں......... بیماری کی ان ایام میں......... خلیفہ اول بلافصل سیدنا صدیق اکبرؓ...... کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ نے آپ کی تیمارداری......... اور خدمت کا فریضہ انجام دیا......... بلآخر جب آپ زندگی سے ناامید ہوئیں......... اور اپنی وفات یقینی معلوم ہوئی......... تو اس وقت آپ کو اپنے بچوں......... سیدنا حسنؓ......... سیدنا حسینؓ......... ام کلثومؓ......... اور سیدہ زینبؓ کی فکر لاحق ہوئی......... جو اس وقت بچپن و معصومیت کے مراحل میں تھے......... آپ کو اپنے بچوں کے لئے ایسی خاتون خانہ کی تلاش تھی......... جو انہیں ممتا کا پیار بھی دے......... اور ان کے کردار و اخلاق کی تعمیر بھی......... ٹھوس بنیادوں پر کر سکے.........

بڑی سوچ بچار......... اور تلاش و جستجو کے بعد......... آپ کی نگاہ انتخاب...... امامہؓ......... نامی ایک لڑکی پر جا ٹھہری......... جو خاندانی اعتبار سے آپ کے بالکل قریب تھیں......... اور بچوں کی پرورش اور نگرانی کا فریضہ بھی حقیقی ماں کی طرح سرانجام دے سکتی تھیں......... چنانچہ اس نوعمر لڑکی پر اعتماد کرتے ہوئے آپ نے اپنی وفات سے قبل سیدنا علی المرتضیؓ کو وصیت کی کہ......... ''آپ میرے بعد امامہؓ سے نکاح فرمالیں'' (اسد الغابۃ حرف الف) سیدہ فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ نے......... ان

Scanned with CamScanner

کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے.......... فاطمہؓ کی وفات کے تین یا نو دن بعد امامہؓ سے نکاح فرمالیا.......... شہادت علیؓ المرتضیٰ تک امامہؓ نامی یہ خاتون حضرت علیؓ کی نکاح میں رہیں.......... بعض روایات کے مطابق ان کے بطن سے.......... علی المرتضیٰؓ کے صاحبزادے.......... محمد الاوسط.......... بھی پیدا ہوئے (خلفائے راشدین ص ۲۴۸ شاہ معین الدین ندوی).......... جو بچپن میں وفات پا گئے.......... (تاریخ اسلام اکبر شاہ نجیب آبادی)

**گرامی قدر!** یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے.......... کہ یہ امامہؓ کون ہیں؟.......... انہیں سیدہ فاطمہؓ سے کیا تعلق ہے؟.......... اور کون سی وہ خصوصیات ہیں؟.......... جن کی بنا پر حضرت علی المرتضیٰؓ کو اس خاتون سے شادی کی وصیت کی جا رہی ہے.......... ان سب سوالات کے حل کے لئے ہمیں کچھ تفصیل درکار ہوگی.......... تب جا کے ہمیں ان سوالات کا کافی و شافی حل حاصل ہو سکے گا..........

**گرامی قدر!** سیدنا علیؓ کی یہ دوسری زوجہ سیدہ امامہؓ.......... جنہیں امامہ بنت ابو العاصؓ بھی کہا جاتا ہے.......... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی.......... حضرت زینبؓ کی بیٹی ہیں.......... صحابی رسولؐ سیدنا ابو العاص امویؓ ان کے والد محترم ہیں.......... سیدہ زینبؓ کی بہن ہونے کے ناطے حضرت فاطمہؓ رشتے میں ان کی خالہ لگتی ہیں..........

حضرت امامہ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟.......... حضرات مورخین کوششوں کے باجود ان کا صحیح سن پیدائش معلوم نہ کر سکے.......... البتہ سیرت و تاریخ کی کتابوں میں اتنی وضاحت ضرور پائی جاتی ہے.......... کہ سیدہ امامہؓ سے پہلے ان کے ایک بھائی.......... حضرت علیؓ بن ابو العاص پیدا ہوئے.......... امامہؓ کی پیدائش اپنے بھائی علی زینبیؓ کے بعد ہوئی.......... پھر ان دونوں کی پیدائش کے درمیان کتنا وقفہ

Scanned with CamScanner

تی؟ ............ اس کا علم بھی کسی کو نہیں ............ مگر حضرت فاطمہؓ کی وصیت سے اندازہ ہوتا ہے ............ کہ امامہؓ اپنے بھائی سے زیادہ چھوٹی نہ تھیں ............ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی جوان ہوگئیں تھیں ............

**گرامی قدر!** رسالت مآبؐ کو سیدہ امامہؓ سے جو محبت تھی ............ وہ بہت کم خوش نصیبوں کے حصے میں آئی ہے ............ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ حضور علیہ السلام اپنی تمام نواسیوں میں سیدہ امامہؓ سے زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے ............ تو خلاف واقعہ نہ ہوگا ............ محدثین نے اپنے اپنے ذخیرہ احادیث میں کئی ایسی کئی حدیثیں بیان فرمائی ہیں ............ جن میں امامہؓ کے ساتھ حضور علیہ السلام کی مثالی محبت اور شفقت کا ثبوت ملتا ہے ............ ان احادیث سے جہاں سیدہ امامہؓ پر حضور علیہ السلام کی شفقت فرمائی ثابت ہوتی ہے ............ وہاں دو باتیں اور بھی واضح ہو کر ہمارے سامنے آتی ہیں ............ ایک تو یہ ان احادیث سے حضور علیہ السلام کی دوسری بیٹیوں کی اولاد کا پتہ چلتا ہے ............ اور دوسرا یہ کہ نواسیوں میں خاص کر سیدہ امامہؓ آنحضرت کو زیادہ محبوب تھیں ............

**گرامی قدر!** صحاح ستہ ............ اور احادیث کی دوسری کتابیں کسے معلوم نہیں ............ یہ کتابیں ہر عالم نے پڑھی ہیں ............ اور اکثر و بیشتر ہر خطیب و مولوی کے زیر مطالعہ رہتی ہیں ............ درس و تدریس میں ہر طالب علم اور ہر مدرس کو شب و روز ان کتابوں سے واسطہ پڑتا ہے ............ صحاح ستہ کی پہلی اور حدیث کی مشہور واولین درجہ کی کتاب صحیح بخاری ہے ............ اسی صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں ایک باب اس عنوان سے قائم فرمایا ہے ............ "باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه فی الصلوٰة" ............ اس باب کے ذیل میں ............ امام بخاری

Scanned with CamScanner

نے ایک حدیث درج فرمائی ہے......... اس حدیث کے راوی حضرت ابوقتادہ انصاری حضور علیہ السلام کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ.......... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت .......... امامہؓ بنت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی علیہ وسلم .......... کو اٹھائے رہتے تھے .......... جب سجدے میں جاتے تو .......... اسے اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اسے اٹھا لیتے .......... ان کے والد ابوالعاصؓ بن ربیع بن عبد شمسؓ تھے ....." (بخاری ج ا ص ۷۴)

غور فرمائیے اس حدیث میں امامہؓ بنت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .......... کی صاف تصریح ہے .......... جس کے بعد اس میں کسی غلط یا من چاہی تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہتی .......... یہی حدیث کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ .......... صحیح مسلم ابوداود، نسائی، ابن ماجہ اور مسند احمد میں بھی موجود ہے ..........

آئمہ کرام نے فقہی اعتبار سے .......... اس حدیث کی مختلف توجیہات فرمائی ہیں ..........

مگر واقعہ مسلم ہے اس سے کسی کو اختلاف نہیں .......... امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے مجموعہ حدیث میں جو مسند احمد کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے .......... اس میں حضرت امامہؓ کے متعلق ایک روایت نقل فرمائی ہے .......... اس کی راویہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں .......... ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفتاً سونے کا ہار بھیجا گیا .......... آپ نے فرمایا" **لادفعنها الی احب اهلی الی** ".......... میں یہ ہار اسے دوں گا جو مجھے اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبوب ہے .......... نبوت کے الفاظ پر ذرا غور فرمائیے ..........

"**لادفعنها الی احب اهلی الی** " .......... احب اسم تفضیل کا صیغہ ہے ..........

اس کے معنی محبوب ترین اور عزیز ترین کے ہوتے ہیں .......... یعنی سب سے زیادہ پیارا اور عزیز .......... ازواج مطہراتؓ نے آنحضرت صلی علیہ وسلم اور سیدہ عائشہؓ کے تعلق

Scanned with CamScanner

محبت کے پیش نظر گمان کیا ......... کہ یہ ہار حضرت عائشہؓ جیسی حبیبہ حیات کو ملے گا ......... ازواج مطہرات کا گمان اور سوچ اپنی جگہ درست بھی تھی ......... کیوں کہ ازواج میں آپ کو سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہؓ سے ہی تھی ......... مگر اس دفعہ حضور علیہ السلام نے خلاف توقع سیدہ امامہؓ کو بلایا ......... اور پھر وہ ہار اپنے ہاتھوں سے سیدہ امامہؓ کی گلے میں ڈال دیا (سیر الصحابیات ص ۱۱۲ بحوالہ زرقانی) ......... اس طرح حافظ ابن عبدالبرؒ نے بھی ''الاستیعاب'' میں ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے ایک اور روایت نقل فرمائی ہے ......... صدیقہؓ کائنات فرماتی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں زیور بھیجے ......... جن میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی ......... انگوٹھی کا نگینہ حبشی عقیق کا تھا ......... آپ نے وہ انگوٹھی سیدہ امامہؓ کو مرحمت فرمائی ......... پھر فرمایا ......... ''بیٹی یہ زیور ہے ......... اسے پہن لو'' ......... (بنات مصطفیٰ مصنفہ امیر بخش عارفی)

**گرامی قدر!** یہ وہ روایات ہیں ......... جو بڑی آسانی سے حدیث کی کتابوں میں ملتی ہیں ......... رجال کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہیں ......... ابن حجر کی الاصابہ ......... اسد الغابہ ......... اور الاستیعاب ......... وغیرہ یہ کتابیں کسی تعارف کی محتاج نہیں ......... علوم اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا ہر شخص انہیں بخوبی جانتا ہے ......... بلکہ گاہے بگاہے ان سے استفادہ بھی کرتا ہے ......... ان سب روایات میں سیدہ امامہ کا تذکرہ بھی ہے ......... اور حضور علیہ السلام کی شفقت و عنایت کا بھی ......... اور پھر ان روایات سے میرا وہ دعویٰ بھی دلائل سے مبرہن ہو جاتا ہے ......... جو میں نے اپنی گفتگو کے آغاز میں کیا تھا ......... کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسیوں میں سب سے زیادہ محبت امامہؓ سے فرماتے تھے ......... اور یہ حضور علیہ السلام کی لاڈلی و پیاری نواسی

Scanned with CamScanner

تھیں.........آپ حضرات بھی ان روایات کے سننے کے بعد.........امامہؓ کے مقام
ومرتبے.........امامہؓ کی علوشان.........اور عظمت ورفعت کا اندازہ لگائیں.........کہ
امامہؓ کوئی عام عورت نہیں.........امامہؓ ادنی درجہ کی کوئی عام خاتون نہیں.........کہ جسے
نظر انداز کردیا جائے.........بغیر ذکر کئے چھوڑ دیا جائے.........امامہؓ وہ صاحب
نسبت اور خوش بخت خاتون ہیں.........جو نواسی ہیں تو سید الکائنات کی.........بیٹی
ہیں تو ''افضل بناتی'' کی مصداق زینبؓ بنت رسول اللہ کی.........بیٹی ہے تو پیکر صدق
ووفا سیدنا ابو العاص بن ربیع کی.........بیوی ہیں تو شیر اسلام، تاجدار شجاعت امیر
المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ کی.........ماں ہیں تو سیدنا حسنؓ وحسینؓ.........ام کلثومؓ
.........زینبؓ اور محمد الاوسط کی.........اس خاتون کی نسبت اس مقدسہ کی نسبت عظیم
شخصیات سے ہے.........بڑے عظیم خاندان سے ہے.........یہ خوش بخت اور مقدس
خاتون پیغمبر علیہ السلام کی پیاری نواسی.........سیدہ زینبؓ کی بیٹی.........علی المرتضیٰؓ کی
زوجہ اور حسنین کریمین کی محسنہ مربیہ ہے.........امامہؓ وہ مقدس خاتون ہے جس نے پیغمبر
علیہ السلام کے کاندھے پر سواری کی.........امامہؓ وہ مقدس خاتون ہے جسے نبوت نے
اپنا محبوب ترین اہل فرمایا.........امامہؓ وہ مقدس خاتون ہے جسے نبوت نے کندھے پہ
بٹھا کر نماز ادا فرمائی.........یہ وہ مقدس خاتون ہے جسے زیور پہناتے وقت بیٹی کے
لقب سے یاد فرمایا گیا.........یہ خوش بخت فاطمہؓ کا انتخاب.........سیدنا علیؓ کی زوجہ
ہے.........یہ وہ مقدس خاتون ہے جس کی ماں زینبؓ کے لئے رحمت کائنات نے فرمایا
**''ھی افضل بناتی اصیبت فی''**.........امامہؓ اس نبی زادی کا گوشہ ہے
جس نے اسلام کے خاطر بے پناہ مصائب برداشت کئے.........شعب ابی طالب کی
تین سالہ نظر بندی کا سامنا کیا.........امامہؓ اس نبی زادی کا لخت جگر ہے جس نے پرخطر

Scanned with CamScanner

حالات میں ہجرت کی............ جسے ہجرت سے روکنے کے لئے ظالموں نے بند مکان میں دھکیل دیا............ جو دوران ہجرت کفار کے حملے میں شدید زخمی ہو کے اونٹ سے گری............ پیٹ والا بچہ ساقط ہوا............ امامہؓ اس زینب کا نور چشم ہے جو اسلام کے خاطر خون میں لت پت ہوئی............ جس کی قربانیوں کا اعتراف سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے "**اصیبت فی**" فرما کر کیا۔

امامہؓ کے والد سیدنا ابوالعاص ہیں جنہیں نبوت نے انصاف پرور اور اچھا داماد فرمایا............ جنہیں نبوت نے صادق و وفا شعار فرمایا............ یہ امامہؓ ابوالعاص کی صاحبزادی ہے............ جو شعب ابی طالب کی نظر بندی میں رحمت دو عالمؐ تک خوراک پہنچاتے رہے............ یہ امامہؓ اس ابوالعاص کی صاحبزادی ہے جس نے کفار کے مجمع میں اعلانیہ کلمہ پڑھا............ اعلانیہ مدینہ کو ہجرت کی............ میں کہاں تک امامہ کی فضائل گنواتا چلا جاؤں۔ کہاں تک سیدہ امامہؓ کے والدین کا مقام و مرتبہ بتاتا چلا جاؤں............ کہاں تک اس مقدس خاتون کی رفعت و عظمت بیان کرتا چلا جاؤں............ دریا بکوزہ کی مثال، بات مختصر کیجئے آپ امامہؓ کی عظمت و مرتبت کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں............ آپ امامہؓ کے شرف و مجد کو دیکھنا چاہتے ہیں آپ امامہ کے فضائل سننا چاہتے ہیں تو سنئے امامہ وہ مقدس و پاکیزہ خاتون ہے جس کا بچپن نبوت کا کاندھوں پر کھیلا............ اور جوانی سیدنا علی المرتضیٰؓ کے بستر پر گزری............

**گرامی قدر!** پھر امامہؓ کے ذاتی محاسن، امامہؓ کی سیرت، امامہؓ کے شرم و حیا، امامہؓ کے کردار او اخلاق کو لیجئے............ میں کہتا ہوں کہ امامہؓ کی سیرت کیسی تھی؟ ہمیں معلوم نہ ہوتا............ امامہؓ کا حیا کیسا تھا............ امامہؓ کی ذاتی محاسن کیا تھے؟ ............ اگر فاطمہؓ کی وصیت ہمارے سامنے نہ ہوتی............ یہ ساری پیچیدگیاں، یہ

Scanned with CamScanner

سارے عقدے، سیدہ فاطمہؓ کی وصیت نے حل کر ڈالے ............ حضرت فاطمہؓ کی علی المرتضیٰؓ کو وصیت کہ ............ آپ میرے بعد سیدہ امامہؓ سے نکاح فرمالیں ............ امامہؓ کے متعلق ............ سیدہ فاطمہؓ کی یہ وصیت ............ امامہؓ کی شرافت ............ امامہؓ کے شرم وحیاء ............ امامہؓ کے اعلیٰ و مثالی کردار کا منہ بولتا ثبوت ہے ............ فاطمہؓ جیسی پاکباز خاتون کی وصیت ............ امامہؓ کے محاسن ............ امامہؓ کے کردار ............ امامہؓ کی شرافت ............ امامہؓ کے شرم وحیاء اور امامہؓ کی خانہ داری امور میں مہارت کی بین دلیل ہے ............ اسی وصیت سے ساری پیچیدگیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اسی وصیت سے سارے عقدے وا ہو جاتے ہیں کہ امامہؓ میں وہ بے شمار خوبیاں موجود تھیں ............ امامہؓ میں وہ مثالی صفات موجود تھیں ............ امامہؓ میں وہ حیاء پایا جاتا تھا ............ امامہؓ میں خانہ داری کے وہ گر پائے جاتے تھے ............ امامہؓ میں حسنؓ وحسینؓ کی وہ محبت پائی جاتی تھی، حسنینؓ کی پرورش کا وہ مادہ پایا جاتا تھا امامہؓ میں وہ شرافت ............ دیانت، صداقت، تقویٰ، پرہیزگاری پائی جاتی تھی ............ کہ آج کا دانشور ساری زندگی کھپانے کے باوجود عقل کی تمام تر توانائیاں صرف کرنے کے باوجود ............ امامہؓ کی ان صفات حمیدہ کا ............ امامہؓ کے ان خصائص کا ............ امامہؓ کے ان شمائل کا احاطہ نہیں کرسکتا ............ جن تک فاطمہؓ کی پاکباز نگاہیں پہنچیں ............ اس قدر فضائل و مناقب والی امامہؓ ............ اس قدر مقام و مرتبہ والی امامہؓ ............ سیدنا علی المرتضیٰؓ کے حرم میں آئی ............ علیؓ کی زوجہ بنی، علیؓ کی رفیق حیات بنی ............ تو علیؓ کے مراتب مزید بلند ہو گئے ............ علیؓ کو بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دوہری نسبت ہو گئی ............ علیؓ بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد ہو گئے کیوں؟ ............ نواسی شرعاً اور عرفاً بیٹی کے حکم میں ہوا کرتی ہے ............ یقین نہ آئے تو بخاری شریف اٹھا لیجئے، بخاری جلد ثانی کے صفحہ ............ پر نبی علیہ السلام کی نواسی ام کلثومؓ بنت علیؓ کو بنت رسول کہا گیا ہے ............ یقین نہ آئے تو علماء سے پوچھئے ............ اہل لغت سے سوال کیجئے، نواسی بھی بیٹی کہلاتی ہے ............

Scanned with CamScanner

شرعی احکام نواسی کے بھی وہی ہیں جو بیٹی کے ہیں......... ایک نبی کی بیٹی علیؓ کے نکاح میں......... دوسری نبی کی نواسی علیؓ کے نکاح میں......... پھر نواسی بھی وہ......... جسے نبوتؐ نے خود بیٹی فرمایا......... نبی کی بیٹی اور نبی کی نواسی کا......... یکے بعد دیگرے علی المرتضیٰؓ کے نکاح میں آنا......... علی المرتضیٰؓ کے لئے باعث افتخار اور علی المرتضیٰؓ کے لئے باعث اعزاز ہے......... علیؓ کا شرف ہے......... خدارا غور کیجئے......... اپنے طور فیصلہ کیجئے......... علیؓ کی ایک زوجہ کو مان کر دوسری زوجہ کا انکار کہاں کی شرافت ہے؟......... کہاں کی انصاف پسندی ہے؟......... حسنینؓ کی ایک ماں کا صبح وشام پرچار......... اور دوسری ماں سے چشم پوشی کہاں کا انصاف ہے؟......... مانتے ہیں......... صرف مانتے ہی نہیں بلکہ منواتے بھی ہیں......... فاطمہؓ نبی کی بیٹی ہیں......... فاطمہؓ نبی کی جگر گوشہ ہے......... فاطمہؓ علیؓ کا حرم ہیں......... فاطمہؓ علیؓ کی زوجہ ہیں......... فاطمہؓ قابل احترام خاتون ہیں......... لیکن یہ بھی نہ بھولنا چاہیئے......... ناکہ علیؓ کی دوسری زوجہ امامہؓ نبی علیہ السلام کی نواسی ہیں......... علیؓ کی دوسری زوجہ......... امامہؓ نبی کی لاڈلی ہے......... امامہؓ بھی علیؓ کا حرم ہے......... امامہؓ بھی علیؓ کی دستار......... علیؓ کا وقار ہے......... امامہؓ بھی علیؓ زوجہ ہے......... صرف زوجہ ہی نہیں......... خاتون جنت کا انتخاب بھی ہے......... علیؓ کی سیرت......... علیؓ کے کردار......... علیؓ کی سوانح حیات......... علیؓ کی ازدواجی زندگی بیان کرتے وقت......... جہاں فاطمہؓ کا تذکرہ علیؓ کی زوجہ کے طور پر ہوگا......... جہاں فاطمہؓ کا تذکرہ علیؓ کے حرم کے طور پر ہوگا......... جہاں فاطمہؓ کا تذکرہ علیؓ کے لباس کے طور پر ہوگا......... وہاں امامہؓ کی بات بھی ضرور کی جائے گی......... امامہؓ کا تذکرہ بھی علیؓ کی زوجہ کے طور پر ہونا چاہیئے......... امامہؓ کا تذکرہ بھی علیؓ کے لباس......... علیؓ کے دستار کے طور پر ہونا چاہیئے......... اس لئے کہ نہ فاطمہؓ کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ فاطمہؓ کے انتخاب کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

**گرامی قدر!** ازواج مطہراتؓ......... امہات المومنین......... وبنات

Scanned with CamScanner

رسولؐ اور دیگر صحابیات کے اسمائے گرامی کی طرح ........ یہ نام بھی اس قابل ہے
کہ ........ یہ نام نئی نسل کے شگوفوں کو یاد کرایا جائے ........ دیگر اسلامی ناموں کی
طرح یہ نام بھی عام کرنے کے قابل ہے ........ یہ نام بھی اس قابل ہے کہ اپنی بچیوں
کے نام ........ بیٹیوں کے نام ........ اپنی پوتیوں اور نواسیوں کے نام ........ امامہؓ کی
طرف بھی منسوب کئے جائیں ........ یہ شخصیت بھی اس قابل ہے کہ ........ اس کے
تذکرے عام کئے جائیں ........ اس شخصیت کی سیرت و کردار بیان کیا جائے ........
اور یہ نام اتنا عام کر دیا جائے کہ ........ لفظ امامہؓ کے سامنے آنے کے بعد مزید کسی
تعارف کی محتاج نہ رہے ........ بلکہ ہر وقت ہر مسلمان کے حاشیہ خیال میں پہلے ہی سے
موجود ہو کہ ........ یہ نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری نواسی کا ہے ........ یہ نام علیؓ
کی دوسری زوجہ کا ہے ........ یہ نام حسنین کریمینؓ کی دوسری والدہ کا ہے ........ یہ
حسنینؓ کی محسنہ و مربیہ کا نام ہے ........ یہ فاطمہؓ کے انتخاب کا اسم گرامی ہے ........ یہ
نام اس مقدسہ ہے ........ جس کی زندگی کے کم از کم ۲۵ سال علی المرتضیٰؓ کی رفاقت میں
گزرے ہیں ........ جس کی زندگی کے ۲۵ سال علیؓ کے حرم میں گزرے ........ یہ نام
بھی محبت کے قابل ہے ........ یہ نام بھی چومنے کے قابل ہے ........ یہ نام بھی عام
کرنے کے لائق ہے ........ تاکہ نسل نو اس نام کی عظمت و رفعت کو سامنے رکھ کر علی
المرتضیٰؓ کے مقام و مرتبے کو ذہن نشین کر سکے ........ اب العزت سے دعا ہے
کہ ........ وہ تمام مسلمانوں کو حق سمجھنے سمجھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب
فرمائے ۔ آمین ثم آمین

**وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥**

Scanned with CamScanner

# ضمیمہ

## سیدنا علی المرتضیٰؓ کی ازواج واولاد

حضرت علی المرتضیٰؓ کی ازدواجی زندگی کی ابتداء سیدہ فاطمہ الزہراؓ کے نکاح سے ہوئی، ان کی زندگی میں تو آپ نے کسی دوسری خاتون سے نکاح نہیں فرمایا، مگر ان کی وفات کے بعد آپ نے مختلف اوقات میں دیگر آٹھ خواتین سے نکاح کیا، جن میں سے سیدہ امامہ بنت ابوالعاصؓ کا نکاح حضرت فاطمہؓ ہی کی وصیت کے مطابق ہوا، آپ کی ازواج اور ان سے ہونے والی آپ کی اولاد کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

### ا۔ سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اور چوتھی صاحبزادی سیدہ فاطمہ الزہراء، حضرت علی کی پہلی زوجہ تھیں، ان سے حضرت علیؓ کے تین صاحبزادے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، محسن اور تین صاحبزادیاں زینب، ام کلثوم اور رقیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں، محسن اور رقیہ نے تو بچپن ہی میں وفات پائی، جبکہ ام کلثوم کا نکاح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ اور زینب کا نکاح سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ سے ہوا، حضرات حسنینؓ کے حالات وواقعات خطبات میں گذر چکے ہیں، سیدہ فاطمہؓ کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہوئی۔

### ۲۔ ام البنین بنت حزام

ان سے نکاح سیدہ فاطمہؓ کی وفات کے بعد ہوا، اور حضرت علیؓ کے چار صاحبزادے عباسؓ، جعفرؓ، عبداللہؓ اور عثمانؓ ان کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جعفرؓ، عبداللہؓ اور

Scanned with CamScanner

عثمانؓ تینوں سیدنا حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔

## ۳۔امامہ بنت ابوالعاصؓ

یہ حضرت زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوالعاصؓ کی صاحبزادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی نواسی تھیں، ان کے والد ابوالعاصؓ صحابی رسول تھے، جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے،( **وقتل یوم الیمامة فی خلافة الصدیق کذا فی الکرمانی** بحوالہ سنن ابوداؤد حاشیہ نمبر۷ص۱۳۲ج۱) ان کا نکاح حضرت فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ سے ہوا۔(**تزوجها علی بعد فاطمة** بحوالہ مذکور)۔اور ایک صاحبزادے محمد الاوسط پیدا ہوئے یہ حضرت علیؓ کی شہادت تک انہی کے نکاح میں رہیں۔

## ۴۔لیلیٰ بنت مسعود

ان سے حضرت علیؓ کے دو صاحبزادے عبیداللہؓ اور ابوبکرؓ پیدا ہوئے جو کربلا میں اپنے بھائی سیدنا حسینؓ کی جانب سے مدافعت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

## ۵۔اسماء بنت عمیس

ان کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا تھا، ان کی شہادت کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے نکاح میں رہیں، ان کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے نکاح ہوا۔ان سے حضرت علیؓ کے صاحبزادے یحیٰ، محمد، اصغر پیدا ہوئے۔

## ۶۔صہباء (ام حبیب بنت ربیعہ)

یہ ام ولد تھیں، ان سے رقیہ بنت علی اور عمر بن علی پیدا ہوئے۔

Scanned with CamScanner

## ۷۔خولہ بنت جعفر

ان سے حضرت علی کے صاحبزادے محمد بن علی جو محمد بن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں پیدا ہوئے ، یہ بڑے بزرگوں میں شمار ہوتے تھے کتاب اللہ وسنت نبوی کے عالم تھے۔حضرات ابوبکر وعمر کی افضلیت کے قائل تھے،حضرت عثمان کی تعریف کیا کرتے تھے۔

## ۸۔ام سعید بنت عروہ

ان سے ام الحسن اور رملہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

## ۹۔محیاۃ بن امرأ القیس

ان سے حضرت علیؓ کی ایک صاحبزادی جو بچپن میں انتقال کرگئی۔

ان بیویوں کے علاوہ آپؓ کی متعدد لونڈیا بھی تھیں جن سے حسب ذیل لڑکیاں متولد ہوئیں۔

۱۔ام ھانی ۲۔میمونہ ۳۔زینب صغریٰ ۴۔رملہ صغریٰ ۵۔ام کلثوم صغریٰ ۶۔فاطمہ ۷۔امامہ ۸۔خدیجہ ۹۔ام الکرام ۱۰۔ام سلمہ ۱۱۔ام جعفر ۱۲۔جمانہ ۱۳۔نفیسہ

ان ازواج مطہرات اور لونڈیوں سے حضرت علیؓ کے چودہ صاحبزادے اور سترہ لڑکیاں پیدا ہوئیں مگر سلسلہ نسب صرف پانچ صاحبزادوں سے جاری ہوا۔جن کے نام یہ ہیں۔

حضرت حسنؓ،حضرت حسینؓ،محمد بن حنفیہؓ،عباس بن علیؓ،عمر بن علیؓ۔

(ابن اثیر وابوالفداء،بحوالہ المرتضیٰ ص ۲۸۳ مصنفہ سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ)

Scanned with CamScanner

## منقبت سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ

کاتب قرآن ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

جس کے نام سے یہودیت بھی کپکپائی
جس کے دور میں سبائیت پہ موت چھائی

یہی تو وہ جوان ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

سر پھرے یہودیوں کے ڈھیر جس نے کردیئے
کل زبر تھے جو یہودی آج زیر کردیئے

ایسا اک طوفان ہے معاویہؓ معاویہؓ
کاتب قرآن ہے معاویہؓ معاویہؓ

اللہ تو معاویہؓ کو علم کتاب دے
عذاب سے بچائے رب! وہ علم حساب دے

عجب تیرا مقام ہے معاویہؓ معاویہؓ
کاتب قرآن ہے معاویہؓ معاویہؓ

رعب جس کے نام کا ہے دین کے اغیار پر
یہودیت سبائیت اور دنیائے کفار پر

موت کا پیغام ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

Scanned with CamScanner

جب بڑھا معاویہؓ تو روم پار کر گیا
چین اور قبرص بھی تار تار کر گیا
فاتح اسلام ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

معاویہؓ نے حق کا علم بلند کر دیا
سازشی کفار کو گھروں میں بند کر دیا
ایسا اک انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

ارشد جو ہے دشمن معاویہؓ
لعین ہے بے دین ہے اور کافر بدترین ہے
کفر پہ طوفان ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

کاتب قرآن ہے معاویہؓ معاویہؓ
عظیم انسان ہے معاویہؓ معاویہؓ

بشکریہ جناب مظفر الرحمٰن عباسی

Scanned with CamScanner

# مأخذ علمی


| | |
|---|---|
| صحیح بخاری | محمد بن اسماعیل البخاری |
| صحیح مسلم | مسلم بن الحجاج القشیری |
| جامع الترمذی | ابوعیسی ترمذی |
| سنن ابی داؤد | امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث |
| اصابہ فی تمیز الصحابہ | لابن حجر مطبوعہ مصر |
| میزان الاعتدال | علامہ ذہبی |
| غنیۃ الطالبین (اردو) | مترجم عبدالدئم جلالی |
| رسالہ رسومات محرم وتعزیہ داری | صدیقی ٹرسٹ |
| اسدالغابہ | |
| تاریخ اسلام | اکبرشاہ نجیب آبادی |
| المرتضی | مولانا ابوالحسن علی ندویؒ |
| واقعہ کربلا اوراس کا پس منظر | مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی |
| حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق | مفتی محمد تقی عثمانی |
| تحفہ امامیہ | حافظ مہر محمد میانوالی |
| ماثبت من السنۃ فی ایام السنۃ | شیخ عبدالحق محدث دھلوی |
| آئینہ کربلا | |
| منکرات محرم | مفتی رشید احمد لدھیانوی |
| منہاج التبلیغ | علامہ دوست محمد قریشیؒ |


Scanned with CamScanner